



۱۸ / فرسخ ۲۵۵۳۸ ع

۱۶ / شعبان ۱۳۸۶ ہجری

۱ / دسمبر ۱۹۶۷ عیسوی

ہمارا ہمیشہ ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے!

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی سلسلہ الایمان

”اسلام کا خدا وہی ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آتا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا جو وہی خدا ہے جو ان کا نور قلب اور انسان کا کائنات اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے۔“ (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۵)

”کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے ہم اسپر ایمان لائے ہم نے اس کو شناخت کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔“

”کیا بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا ہمیشہ ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خواجہ پوری اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ عمل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کو نئے سے حاصل ہو۔“

”اے عمر و مومناں! چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ یہی کب کر دوں اور کس طرح اس خوشخبری کو لوگوں کے دلوں میں بٹھا دوں۔ کس طرف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے نا لوگ سن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔“

رکشتی نوح

زندہ خدائی زندہ تجلیات

انسانی عظمت کا بظہار خداوند کے عجب یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر ایک انسان کے دل میں محبت کی ایک آگ ہے جو ہر جگہ رہی ہے وہ کسی کم سنہ چیرتی تاشق کہ رہا ہے۔ اس کا فانی جذبہ محبت کا اثر ہے کہ محبت سے لوگ بھول جینا کرا سکتی محبت کو جو محبوب عشقی کا حق تھا وہ دوسری پر خرچ کرے، جو لیکن جب اپنی بے نشان سے بعد سے واضح سفارقت دے کر الگ ہوتے ہیں یا باوجود بڑی کوشش اور سعی کے وہ اس کے دل کو لود سے طور پر نہیں پہنچا سکتے تو دل محسوس کرتا ہے کہ یہ محبت ان فانی چیزوں کے لئے نہیں بلکہ کسی اور شے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

اسد یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قدرت حق نے عظمت انسان میں اپنی یہ محبت کی یہ آگ سب کے لئے سرگردان نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اگر مردو یا ہے تو وہ بھی وہی ہے جسی چیز کا اس نے عشق لگایا ہے اس کا اس میں بھی اس لئے نوبہ ہی نکھولا ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ

لَا تَدْرِي دَكَّةَ الْأَيْصَامَا دَهْوُ بَيْدِ دَكِّ الْأَدْبَابِ أَوْ دَهْوُ
اللطيف المحض - (الف آیت ۱۰۴)

انسانی نظروں میں تک نہیں پہنچ سکتی لیکن وہ نظروں تک پہنچا ہے۔ اس لئے کہ وہ بڑا باریک بینی پر مشتمل ہے، والا خدا ہے یعنی انسان اپنے علم کے زور سے خدا کو نہیں دیکھ سکتا، ذہنی طور پر بھی اس کے جاننے سے ماں کی چھائیوں میں خود بخود مدد ہوا کرتا ہے، جہیز جب بنے سے کے اندر سجدہ کا سچا جذبہ برکت میں آتا ہے تو خدا تعالیٰ نے بھی اپنے فضل سے اس کی چھوڑ دے کہ برتا ہے تب انسان کو مطلوب عشقی مل جاتا ہے اور اس کی عشقی دور دربر جاتی ہے۔

خدائی عظمت سے اس رنگ کا کریم زانی کا سلسلہ ہمیشہ جاری ہے۔ اور جب تک انسان اس دنیا میں بود و باش رکھتا ہے یہ سلسلہ جاری رہے گا اس میں فقط طاق ممکن نہیں۔ وہ لوگ وہی بھول کا شکار ہیں جو ایک مقام پر آکر اس سلسلہ کا غلط خیال کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ جب انسانی عظمت نہیں بدنی اس کے تقاضے کی پوری ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا اہل حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اللَّهُ مِصْطَفَىٰ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُؤُوسًا وَمِنَ النَّاسِ رَاجِحًا
آیت ۷۵

انہوں نے فرشتوں میں سے اپنے رسول کو منتخب کرتا رہتا ہے اور اس طرح انسانوں میں سے بھی۔

آپ کو کریم و مصطفیٰ نعل مفسر کے مفید رجوع اور اس استقبال و دوزوں کے لئے دیتا ہے، یہ عظمت انسانی کے اس تقاضے کا مثالی جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں کسی مرد کو دل کو اپنی تجلیات کی آماجگاہ بنا لیا ہے اور یہی اس کے توسط سے خدا کی مخلوق اس کے بخوار سے حصہ لیتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی اصنی و اجلا داخل تجلی سید و لداوم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَقَدْ أَنْشَدْنَا لِي فَكَانَتْ نَابِ قُرْسِينَ أَوَادُخًا

مذہبوں کے اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے آپ خدا سے ملنے کے لئے سے قریب ہوئے اور دعائیں آپ کے ملاقات کے شوق میں اوپر سے نیچے آیا اور دوزوں اس طرح آپس میں متحد ہو گئے جس طرح دو کمانوں کو جوڑتے سے دوزوں کا اندر ایک جہر مانتا ہے۔ ایسے وقت میں خدا کی فرستہ ہوئی آپ پر ہوئی۔ اور اس کا نتیجہ بیعتا کر خدا تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں اس امر کا غلام کر دیا کہ اگر ارشاد فرمایا کہ

مَنْ لَمْ يَنْتَبِطْ لِي فَجَاءَهُ اللَّهُ تَابِعُوهُ يَكْسِبْ كَمَا اللَّهُ
تو کہہ دے گا اسے تو اگر تم اللہ سے محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرو خدا تم سے محبت کرے گا۔

چنانچہ خدا کو بھولی ہوئی دنیا نے پھر اپنے محبوب عشقی سے اپنا تعلق پیدا کیا اور اللہ کے دستان سے سنا دکام ہوئے۔

اور پھر اس دنیا میں جب سچے روحانیت ذہنیات سے معدوم ہو چکی تھی اور اللہ

دوست کا بڑا زور تھا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کامل حضرت رضا خاتم احمد صاحب نادانی پر خدا تعالیٰ کی کج خلقی ہوئی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے اس فضل کا ذکر کرتے ہوئے اس خدا کی طرف دعوت دینے ہوئے فرمایا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ خَلَقْتَ رُوحِي وَجَسَدِي بِخَيْرِ اَنْد
برسایا جلوہ نمود و است، بحر ابدی پیسند ہے

وہ خدا میں سے مخلوق اور لوگ ہے میری اس لئے جو پر تجلی کی ہے اگر تو اہل ہے تو مجھے تیرا کہ درمیان میں صفا مسطورہ سے لکھو اور

اسی طرح آپ نے فرمایا ہے

یہ وہ باقی بول کر آیا آسمان سے وقت پر
میں وہ بول کر نرسد جسے سے خدا ان اشکار

نیرسد ریاسہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو کہیں طور تسلی کا بتا یا ہم نے
آج ان نوزہ کو ساز رہے اس عاجزی
دل کو ان نوروں کی رنگ دلایا ہم نے

خدا تعالیٰ کی یہ تجلیات سیدنا حضرت سید موعود علیہ السلام پر کئی رنگ میں ہوئی اور ہر رنگی اپنے اندر بڑی شکر اور قدرت رکھتی ہے۔ ہر ایک وقت متلاشی حق کے لئے براہیت اور معینہ مدحت کے لئے اور ایمان کا ذریعہ ہے اور خدا کی وہ بابت سب سے جس میں زندہ خدا کی یہ زندہ تجلیات چھوڑ پڑے ہوئی۔ مشافہی وہ مقام ہے جس میں آدم سے یوں مددی پہلے خدا تعالیٰ نے حضور کو ہمیشہ کی طرف دعوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اطلاع دی تھی کہ

اِنَّ مِجْمَعِي السَّادِيْنَ رِيعَمُ الشَّرِيْعَةَ - وَلَوْ كَانَتِ الْاِيْمَانُ عِنْدَ التَّرَابِ الْفَالَا
یعنی آپ کے ذریعہ دین محمدی کا احیاء ہوگا اور شریعت کا تمام عمل میں آئے گا اور خدا کے پاس کیا بنایا ایمان چھڑ جائے گا اور لوگ تازہ ایمان کے شہزادے پر ہو گئے۔

اِسْ كَاللّٰهُ يَنْعِيْكَ اِسْ كَاللّٰهُ يَنْعِيْكَ اِسْ كَاللّٰهُ يَنْعِيْكَ
of Islam

یہ تھے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت عطا کر دیا۔

۱۲) - میں تیری تبلیغ کوڑی کے کھنڈوں تک پہنچاؤں گا
۱۳) - اصحاب العنفة ما ادرك ما اصحاب العنفة يصلون
علیہ۔

اسلام کے صدر اولیٰ کی طرح اس زمانہ میں اصحاب العنفة کی طرز دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں کی ایک بڑی گروہ جماعت عطا ہوئی جلا اپنے ذہنی علاقوں کو چھوڑ کر حقیقی دینی خدمت و اشاعت کے جذبہ سے تیرے آستانہ پر دعوتی راستے چلنے میں گئے۔

اب ان چار قسم کی تجلیات کا تسلسلہ ہی ظہور کوئی نئی چوٹی بات نہیں رہی اس لیے، ایک بڑی گواہ ہے اور ایک ایک بات

آفتاب آمد دلیل آفتاب
کارنگ۔ رکھتی ہے۔ !!

خدا تعالیٰ نے کائنات میں نفل کے کریم ساری جمعیہ میں احمد جماعت و احمد جماعت ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کو ساری حقیقی معنوں میں کام لے کر اپنے کیا بھلا اس کے پیروں میں تبلیغ و اشاعت کی آں کریم اور کیا بھلا جماعت کے اسرار کے ذاتی مہم نمونہ کے جو اسلام کی بیعت باقی تعمیر میں کرتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا، جب حضور اس تادیب کی لہجہ میں آئیے تھے آپ کا حلقہ تبارت ہے معدوم تھا کہ اب تو خدا کے فضل سے آپ کے ماننے والوں پر سورج غروب نہیں ہوتا اور دنیا کا کوئی مذہب تک ایسا نہیں جہاں اس پر گریہ وجود سے عقیدت رکھنے والے موجود نہ ہوں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے اپنی زندگی میں ہی اللہ تعالیٰ کے اس فضل و انوار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ خَلَقْتَ رُوحِي وَجَسَدِي بِخَيْرِ اَنْد
تو دنیاں بھی تھی نہیں ایسی کہ گویا زیر خد
کوئی بھی واقف نہ تھا تجھ سے نہ میرا خد
بیس کا اب دیکھو کہ جس پر اس قدر ہر کار
باقی صغیر پر دیکھیں

لئے کہ اس کے بعض ہی طریقوں سے ہر ماہی بے
 اور آرزو سے بھر سکتا ہے کہ اس کا مانع باطل
 کند ہو جاتا ہے۔

آئینہ نسوں کی درسی اور قوموں کی تقویٰ
 کی طرف مدہی صورتی ہوتی ہیں یا تو غلط اور
 نصیحت سے بچوں کو صحیح مذاق کا طرف
 لایا جائے اور ان کے لئے بچپن سے ہی ایسا
 ماحول پیدا کر دیا جائے کہ وہ وہی کلمہ سوچنے
 جو ہم چاہتے ہیں اور اگر ہم ان کو آزاد چھوڑ
 دیتے ہیں اور ان ہی مٹھی کا بیج مذاق ان ہی
 پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر مدہی
 صورت یہ ہے کہ بچوں کے مذاق کو ٹھیک اور
 مانے۔ اگر کوئی اختیار مناجات سے تولد
 بخیر دنیا جیسا ہے، اگر کوئی ڈاکٹر دنیا جیسا
 ہے تو اسے ڈاکٹر بنا دیا جائے، اگر کوئی
 درکس بنا جیسا ہے تو اسے درکس بنا دیا
 جائے کیونکہ ہم نے ہم نے اس کے اندر دنیا
 جیسا پیدا نہیں کیا۔ اور جب اپنا وجود ہم
 اس کے اندر پیدا نہیں کیا تو اس کے
 ذاتی مذاق کو بھی ٹھیک کر دیں تو باطل بچوں
 والی بات ہو جائے گی جو کھلنے سے کہ
 تو لوہے میں لگے ہوئے ہیں ان کی عقیدت معلوم
 نہیں ہوتی ہم بھی اس ذریعہ سے قوم کے
 ایک مفید عنصر کو ضائع کرنے والے
 قرار پائیں گے۔

پھر مدہی جی

مختلف علوم میں انسان کا شغف
 اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ وہ زمین و آسمان
 معلوم کر کے لئے اپنی عقل سے رائے تمام
 نکال کر شروع کر دیتا ہے۔ جیسا کہ یورپ کو دیکھ لو
 وہ علم میں جس قدر ترقی کر چکا ہے کل اور
 یہ حال ہے کہ یورپ خدا تعالیٰ کا نام کر
 کر رہا ہے۔ مذہب سے باطل لاپرواہ ہے
 اور ادھر اس کی حماقت کا یہ حال ہے کہ ذرا
 کوئی کلمہ دے میں تفصیلی دیکھ کر آئندہ کے
 حالات تباہی کا چون توڑے بڑے لائق
 پرنسپل اور ٹیک اور ڈاکٹر اور انجینئر اپنے
 ہاتھ کھول کر سامنے بیٹھ جائیں گے اور
 کہیں گے کہ ہمیں آئندہ کے حالات بتائیے
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے انور
 نظریاتی طور پر یہ مادہ ہے کہ وہ حقیقت
 عالم اور

راز کائنات کو معلوم کرنا چاہتا
 انہوں نے اپنے جھوٹے علم پر غور کرتے ہوئے
 خدا تعالیٰ کا راز انکا دکھ دیکھا کی نظر میں جو
 جستجوئی کہ اس دنیا کا ایک شے ہے جن
 کو دریافت کرنا چاہیے اس جستجو کو وہ دانش
 کے جن علم غیب معلوم کرنے کے لئے ہوا

دیکھ لیا صاف بتا رہا ہے کہ انسان کی اہم کاری
 دنیا سے تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ علوم مادہ اور
 کے حصول کے لئے ہر وقت پریشان رہتا ہے
 اور یہی بیان ہے جو اسے بھی کسی راستہ سے
 جاتی ہے اور کبھی کسی راستہ سے جاتی
 ہے۔ اور کبھی کسی راستہ سے۔ کوئی پاسٹری
 میں دگا جاتا ہے۔ کوئی تاش کے پتوں سے
 غیب معلوم کرنا چاہتا ہے کوئی ستاروں کو
 دیکھ کر ان سے آئینہ کے حالات معلوم کرنے
 کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی زمین پر لگنے والی
 کھینچ کر غیب معلوم کرتا ہے۔ کوئی تیسرے
 سے راز رکھ کر کوشش کرتا ہے کہ اسے
 غیب کو کوئی خبر معلوم ہو جائے۔ خالق مٹکا
 آجاتا ہے تو کھینچ کر کھینچتا ہے اور اگر
 عقبت آجائیں تو کہتے ہیں دکائی ہوگی۔ اسی
 طرح بعض لوگ زبردستی ہیں یعنی تیسرے
 آئینہ کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتے
 ہیں۔ عرض یہ خواہیں کہ راز کائنات دریافت
 کرنے جا بھی چکے ہیں یا جاتی ہیں۔ یہ نظریہ
 بات ہے کہ وہ اس کے لئے صحیح طریق اختیار
 کرتا ہے یا غلط۔ میں ایک دیکھ کر لکھی تو
 مجھے معلوم ہوا کہ سڑکی میں کیا اس کی قیمت بڑھنے
 لگی ہے اس وقت نظارہ آثار ایسے تھے جن سے
 سے معلوم ہوا تھا کہ کیا اس کی قیمت بڑھنے
 لگی۔ مگر جو ایک اس کی قیمت بڑھ گئی۔ جس سے
 لوگوں سے پوچھی کہ بات کیا ہے تو انہوں نے
 بتایا کہ

انٹرنیشنل ایک مادی ہوا ہے
 اس سے تاجروں نے آئندہ کے بعض حالات
 دریافت کیے۔ تو اس نے کہا کہ کیا اس کی قیمت
 بڑھ جائے گی یہ کہہ سکتے ہی تمام تاجروں نے
 کہاں کی خریدی شروع کر دی اور اس کی قیمت
 بڑھ گئی۔ مگر جو ایک کوئی حقیقی طاقت ان کے
 پیچھے نہیں تھی۔ دو جادوؤں تو قیمت بڑھی مگر
 پھر کم ہونے لگی اور اس قدر کم ہوئی کہ کھینچنے
 تاجروں کے دیوانے ٹکائے۔ طبی اصول تو
 یہ ہے کہ جو کم ہوا اور کٹا ناؤں کی مانگ یا وہ
 ہوا۔ اس وقت قیمت بے تک بڑھتی ہے
 لیکن اگر جو کئی ہوا دیکھی جاتی رہی ہے کہ
 ذرا وہ آگے ہوا تو اس کی قیمت میں عالمی طور
 پر اضافہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد کوئی
 کے تھی تاجروں کے دیوانے ٹکائے۔ کیونکہ
 زمین والوں نے اس قیمت پر روٹی خریدنے
 سے انکا دکھ دیا۔ پھر ایک والوں نے انکا
 کر دیا۔ لنگھا شہزادہ والی سے انکا روبرو اور
 اس طرح ہزاروں ادا لید ہو گئے۔ اب یہ ایک
 حالت کی بات تھی کہ کسی مادی سے قربت
 کیا جائے کہ آئندہ کے حالات بتا دے اور پھر
 جو کچھ وہ ناپ شناس بتا دے اس کے مطابق
 عمل شروع کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس حالت کا
 ارتعاب ان سے اس لئے ہوا کہ انسان چاہتا

ہے مجھے غیب کا کسی طرح پتہ لگ جائے
 اور اس کے لئے علم و فہم ایسے ایسے
 اہل حق طریق اختیار کرتا ہے کہ جیت آتی ہے
 عرضی اس کی عظمت میں راز کائنات معلوم
 کرنے کی جستجو پائی جاتی ہے اور یہ معلوم خواہ
 کئے نکلنا ہوں اس امر پر ایک کمال خدمت
 ہیں کہ انسان علوم مادہ اور الطبیعیات کی
 پیاس رکھتا ہے۔ اور

ان کے بغیر جن میں تہیں آتا
 پھر وہ علم دنیا کی تحقیق میں لگتا ہے کہیں
 آسمانی عالم کا حال ادریائے لگتا ہے، اور زمین
 کو پھاڑتا ہے۔ ستاروں کی چابلی دیکھ دیکھ کر
 آئینہ کے حالات معلوم کرنے کی کوشش
 کرتا ہے، پھر زمین کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو
 کہیں کہیں راز کائنات کے کہیں خزانوں
 کی دریافت کرتا ہے کہ یہاں...
 ہے۔ کوئی شخص پہلی ہی کوئی لوب کے
 کوڑھ سونے کی اور کوئی چاندی کی کاہن
 دریافت کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے
 کوئی چابی ہوگی۔ کے خواص معلوم کرنا اور
 ان کی تحقیق پر تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ کوئی
 دعاؤں کے کھینچنے سنانا ہے۔ کوئی ہوا
 کوئی پانی۔ کوئی بجلی کوئی آگ اور کوئی دھواں
 کو تو لوہے لانے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی
 ذرا دراصلی بات پر حقائق کے خیال میں
 مشغول ہو جاتا ہے۔ کسی نے جھوٹ ٹوٹ
 کہہ دیا کہ کبھی سے فلاں عمل پڑھا تھا اس کی اس
 قدر تاثر ہوئی کہ بس جہت تاہم ہوتے ہوتے
 رہ گئے۔ وہ ہنستا ہے تو اس کے سر پر بھی
 جنوں سوار ہو جاتا ہے اور وہ بھی جنات
 کو تو لوہے لانے کے لئے مرکز عمل ہو جاتا
 ہے جس طرح کسی گویا کہ مردان کو دھوکہ دینے
 کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں کہ میں سے فلاں
 نسخہ بنا یا اور سنانا پھینکے۔ یہ گویا ایسی طرح
 وہ کہتا ہے کہ میں سے فلاں عمل کیا تو کائنات
 تبدیل ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ دو مہینے
 سننا ہے تو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ تو فلاں
 کہہ سکتا ہے ان کو پھر روٹا ہو کر لوں کا چنا چکے
 وہ کسی میدان میں اپنے اور گورکھ میں بیٹھ
 کہتا ہے کہ یہ گویا جانا اور سنانے پڑتا ہے کہ
 جانا ہے اور خیال کرتا ہے کہ ابھی جنات
 میرے تابو میں آجائیں گے۔ اگر مادی کو قدرت
 بن کر تو مجھے جانتے تو ناقص اور باطنی لوگوں
 اس تک جادو جہد میں کیوں مشغول ہوتے۔ آخر
 وجہ کیا ہے کہ یورپ کا ناقص بھی اسی میں
 مشغول ہے اور ہندوستان کا جاہل بھی
 اسی جہد مشغول ہے اور اس کے صاف
 سمجھے نہیں کہ غافل مادی علوم سے انسان کی
 قلب کی نہیں پاتا بلکہ وہ مادہ اور الطبیعیات
 علوم کی جستجو چاہتا ہے
 غرض کہ طرف سے مادی نام میں رنگ

لگاتے کی یہ جادو جہد بتاتی ہے کہ اس کے اندر
 کسی بالائی طاقت کو پانے کی ایک تڑپ
 ہے جو کبھی کبھی اڑی ہوئیوں میں وہ کرب
 کائنات حالت میں ہیں جاتی ہے جن میں بہتت
 کہ مذہب سے اور اس کے دنیا جاتی ہے غالب
 ہوجاتی ہے لگائی کی جادو جہد بتاتی ہے
 کہ اس کے پیچھے ہے ہائے کا وہی جہد کا راز ہے
 بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ جگہ سے ہونے انسان
 اپنے نفس کو تو لوہے لانے کی کوشش کرتا ہے۔
 مگر جب وہ سراج تہ سے تو اس کے قلب کے
 اندر وہی خیالات نہیں ہند اس کی کہ حرکات
 سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ یہ کبھی لوگ ایسے ہوتے
 ہیں جو کسی کو کوئی چیز چاہتے ہیں وہ لوگوں
 اپنے نفس کو تو لوہے لانے ہیں اور کوشش کرتے
 ہیں کہ کسی کو ان کی چوری کا ملہ نہ ہو کر جو کس
 دن ان کے داغ پڑی خیال اس قدر ہے
 اس لئے جادو ہوتے ہیں پھر مادی دیر کے
 بعد ہی بڑھتا ہے۔ یہ اور ان کی چوری کا
 لوگوں کو علم ہو جاتا ہے بہت سے چور ایسے
 ہوتے ہیں جن کو لوگوں کو پتہ نہیں لگتا مگر جو
 ہر وقت انہیں بھی خیال رہتا ہے کہ کہیں لوگوں کو
 چوری چوری کا ملہ نہ ہو جائے اس لئے جب وہ
 سوتے ہیں خواب کے حالات میں بل پڑتے لگتے
 ہیں کبھی کہتے ہیں دیکھنا دیکھنا فلاں کو نہ ہونے
 حاد ہوا میرا ہی پڑا ہے۔ دیکھنا دیکھنا کو
 خبر نہ دے دینا کہ میں بڑھتا ہوں ہونے نہیں
 کے ہیں سے فلاں کو خوب کرنا ہے۔ لوگ اور
 باقوں کو سننے ہی تو انہیں ذرا پتہ لگ جاتا
 ہے کہ کبھی کبھی وہ ہے چاہو کبھی چاہو کہ کمال
 ہو جاتا ہے۔ اس طرح بعض تامل ایسے ہوتے ہیں
 جو کبھی ہونے تو اپنے نفس کو تو لوہے لاننے
 کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب سوجا گئے تو
 پڑ پڑتے لگتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اور سے فلاں
 شخصوں کی روح آگئی ہے۔ اور سے مجھے کیوں
 مارے ہیں مجھے صاف کر دو۔ یہ آئینہ ایسا
 نہیں کہ وہ کسی ایسا یہ ان آوازوں کو سننا
 ہے تو اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ کبھی نفس ناقص
 سے ہے ان کے سب کا نفس مایوس
 اور پشیمانی داغ ہیں نہیں ہنستا سے متعلق پشیمانی
 ہوتے ہیں۔ جب اس کا نفس مایوس اور پشیمانی
 داغ غم لعل ہوتا ہے تو

سب کائنات مایوس
 ان خیالات کو لاہر کرتا ہے مجھے ہوتے
 سوتے رہا اور میں ہمسایوں کے ناقص رہنے
 کی زبان سے بھی باتیں آتی ہیں۔ اس طرح دنیا
 میں ہنستا ہے لوگ ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے
 دہد دکھا لگا کر تے ہیں لیکن ان کے
 حالات ان کے سب کا نفس مایوس کیا گیا
 کو لاہر کر رہے ہوتے ہیں وہ مجھے نہیں کہہ سکتے
 اور سوتے کہ کبھی کوئی پشیمانی ہے کہ کبھی

لگوان کے حالات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس خواہش کو مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ وہ صرف ان خیالات کو کھیل کر نافرمانی طور پر پیشہ کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ مستقل طور پر نہیں اور ہرگز جو بڑے زہریلے سبکدوش حالت میں رہتے ہیں ان کا اس کے اثر میں ہونا کبھی کبھی ممکن ہے کہ جس طرح بچہ جب کھلنے کے سامنے ہوگا نہیں سمجھتا تو اسے مڑنے سے روکنے لگتا ہے یہ بھی بچہ کبھی

کھانا چاہ سکتا ہے اس سے پہلے نہیں اور اگر اس کا یہ نتیجہ درست ہے تو اسے مزید مستحق اور تحقیق منکر دینی چاہیے مگر یہ کچھ بھی مزید تجسس اور جستجو نہیں کھارنا ہے بلکہ اب بھی نئی سے نئی بات سیکھ رہی ہیں۔ اور

جسٹو اور تلاش کا ایک دوسرا

ہے جو دنیا میں غباری ہے جس کے منہ میں یہ کوڑھ ابھی نہیں نکل نہیں ہے یعنی اور جب وہ منہ تک پہنچتی ہیں تو منہ کی تڑپیں کرنے کے نہیں کیا کرتا ہے وہ بالکل مٹا لے اسی حقیقت کا طرف اشارہ کرتے ہوئے زات سے در فلسفہ و فلسفہ سوسائٹم ہم نے مقررہ سے جوئی میں اعلیٰ درجہ کی طاقت پیدا کی ہے اور ایسا مادہ ہم نے مقررہ سے اندر روایت کیا ہے کہ تم پر عمل پیرا رہنے کا ثابت رہتے ہو بلکہ صراط پر رہنے میں عمل کیا ہے جو ذاتی کرنے سے بھی بچتا ہے اور یہاں طرف گزرنے سے بھی بچتا ہے اور بھرا اپنے اندر یہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ آگے کی طرف بڑھتا جلا جائے گا یا انسان میں اللہ تعالیٰ نے اندر صوفی کا مادہ پیدا کیا ہے اور اسے اپنا دایاں اور بائیں ہیلو مضبوط جانے کے طاقت حاصل فرماتا ہے جب اس نے انسان کو اس طرح معزز اللہ تعالیٰ بنا دیا ہے تو کسی طرح ممکن تھا کہ وہ اس کے لئے راستہ نہ بنانا اور منزل مقصود پر اسے نہ پہنچانے

ان کی منزل مقصود خدا تعالیٰ ہے اور وہ اس منزل مقصود پر اس وقت پہنچ سکتا ہے جب وہ درائش طرف کامیاب نہ ہو سکے اور بائیں طرف کامیاب نہ ہو سکے معزز اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ہر قسم کی ایک طرف کھینکا ہوا ہوا۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ نے انسان کو معزز اللہ تعالیٰ بنا دیا۔ تو اس کے لئے یہ ہر قسم کی وہ اپنے اندر اس کا ثابت رکھتا ہے کہ وہ ان کی طرف گزرنے سے بھی محروم نہ رہتا ہے اور بائیں طرف گزرنے سے بھی محروم نہ رہتا ہے۔ ان کے تمام اثرات کا یہی اسی میں ہوتا ہے کہ وہ دائیں بائیں کو گھولنے سے بچ کر سیدھا چلے اور منزل مقصود سے دور نہ نکلتے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کی جان میں اور یہ وہ حقیقت ہے کہ جسے حضرت مسیح معبود علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

کھینکا نہ ہو کہ وہ دنیا سے

کہ جسے خدا کی ضرورت نہیں مگر اس سے ہی اس کی بات نہیں ہوتی مگر تیرے خود اس کی خوشن بین ہوئی ہے اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق یہ کہہ کر کہ وہ آپ جو آپ سے اس کے لئے نہیں ہوتے یہ کہہ کر اس چیز کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ اگر کسی دیکھ کر کہتا ہے کہ حضرت دراصل تک میں کوئی شخص کہہ دے کہ اس دیکھ کر کوئی منہ نہیں تو یہ اس کی کھینکا ہوگا۔ اگر وہ چلنا چاہتا ہے تو اسے چلانے اور کاٹنے میں جائے گا۔ اسی طرح جب دنیا کے انتہائی سبکدوش معلوم نہ کیا جائے۔ یہ کہہ کر دنیا کو کوئی طاقت نہیں ہے۔ حضرت مسیح معبود علیہ السلام نے اس پر فرمایا کہ

مردمب کی بیٹی شرفی

بیرق سے کہ ان خدا تعالیٰ سے ہی اعلیٰ درجہ کا خلق رکھے۔ اور جو نہایت اعلیٰ ہے جو خدا تعالیٰ نے اس میں رکھے۔ نہ معجزی اللہ کے بجا لائے۔ ان کو کوئی طاقت نہیں ہے۔ حضرت مسیح معبود علیہ السلام نے اس پر فرمایا کہ

کوئی ہی کرے۔ خدا تعالیٰ ان کو ایک معزز اللہ تعالیٰ نفس عطایا کیا ہے اس میں ترقی کا مادہ ہے جو اعلیٰ درجہ کے مقصود تک پہنچنے کے لئے ہے۔ پھر اس میں اپنے دائیں اور بائیں کو معذور رکھنے کا مادہ ہے جس سے عموماً کی تکلیف ہوتی ہے وہ جانتا ہے کہ ان کام میں لگا کر چاہیے اور ناپا نہیں۔ ناپاں کام میں لے کر نہیں ہے اور ناپاں مگر جب انسان کے اندر یہ تمام قابلیتیں پائی جاتی ہیں تو کسی راہ میں احمد مسلم کہہ کر انکار کر سکتے ہو

ایک اور سبب

دنش و وسا سوسائٹم کے یہ ہیں کہ ہم اس نفس کو مشغولت کے طور پر مشغول کرتے ہیں۔ جو عظیم الشان ہے اور جس کی طرف آپ بھی آپ انھی اعلیٰ درجہ میں ہر زمانہ کے نفس سوال اور ان مذاکرہ کو پیش کرتے ہیں جو نے ایسے کامیاب ہو کر بنا دیا۔ یہاں نفس کو گورہ سے طور پر مستعمل کیا گیا ہے۔ مگر حقیقتاً اس کی ترقی و ترقیم کے لئے ہے اور نفس سے مراد ہر نفس نہیں جو عظیم الشان نفس ہے اور ترقی کا ترقیم اور تعلیم کے لئے ہے۔ ان ترقی زمانہ کا ایک سو ترقی کا مادہ ہے اور مراد یہ ہے کہ ہم اس شخص کی طرف تم کو توجہ دلاتے ہیں جو اپنی مشغولت میں ان کو دیکھ رہے ہیں اور یہاں تک کہ اس کا نام نہ لیں اور اس کی طرف توجہ نہ دیا جائے۔ اس امر کا قرآن کریم کے بعض اور مقامات سے بھی ثبوت ملتا ہے کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوئی آتا ہے اس کے دھوکے سے پہلے ہی لوگوں کی

اس کی طرف انگلیاں اٹھنی شروع ہوجاتی ہیں

اور وہ تسلیم کرنے کی کبھی وہ شخص ہے جو عاری تو کم کو کامیاب کر سکتا ہے۔ بنا بی حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے کہ ان کو قوم کے افراد نے ان سے کہا یا صاحبزادے کھینکا نہیں تا کہ خود کھینکا تھا اے ہرودس (میں) اے صالح میں تو تم پر بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ اور ہم سمجھتے تھے تو اسے اعلیٰ اقدار کا مالک ہے۔ نیزہ اندر قوت عمل پائی جاتی ہے اور تو قوم کی ترقی کا سبب بن کر نکلتا ہے میں لزاماً ہوتی کہ تو قوم کو اٹھا کر نہیں کہ نہیں سنے جائے گا مگر تو کو شایا خراب نکلا اور اس نے جمعی تمام امیروں پر پائی پیدیا ترقیوں یہ کہنے لگ گیا ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے طریق عمل کو چھوڑیں۔ اور تیری بات کو مان کر تیری کی پرستش نہ کریں۔ اب یہ امر ظاہر ہے کہ جو باہر ان میں حضرت صالح علیہ السلام کو ترقی پہنچنے کی ان باتوں میں

حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم کی ترقی میں سمجھتے تھے۔ وہ جو بڑے اور بڑے اور خدا تھانے سے لگد میں اپنی ترقی سمجھتے تھے اور حضرت صالح علیہ السلام صدائت اور صداقت اور خدا کے لئے نفس میں اپنی قوم کی ترقی سمجھتے تھے۔ ہر زمانہ انہیں یہ امید ہوتی تھی کہ جو ترقی صالح کے ساتھ وابستہ ہے اور ان کی یہ باتیں بالکل درست تھی گواہی تھی تزلزل کا علاج وہ ہیں باتوں کو درست اور سیدھے تھے وہ درست نہیں تھا

یہی رنگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظریہ آتا ہے

اور یہی رنگ حضرت مسیح مولود اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پایا جاتا تھا حضرت عبدالاول رضی اللہ عنہ کے خیر صحتی اور جو صاحبان لڑھکیوں سے دوری سے پہلے حضرت مسیح مولود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھل دیا تھا کہ ہم ہر نفس کو کہہ نہیں پھینچتے تم سب سب ہر نفس خدا کے لئے گویا دنیا کی گلی جی اسی دلت سے آتے ہیں لیکن ہر نفس میں تمہیں اور جو اٹھتی تھی وہ آپ کی طرف اشارہ کرتی۔ مولوی برصان الدین صاحب حضرت مسیح مولود علیہ السلام کے نہایت مخلص صحابی تھے۔ انہوں نے سننا یا کہ جب استاد امیر میں نے حضرت مسیح مولود علیہ السلام کا ذکر سنا اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ صاحب کے ایک گارڈ ہیں ایسے شخص ظاہر ہوا ہے جس سے اسلام کا آئندہ ترقی و ترقی وابستہ معلوم ہوتی ہے اور وہی عیسائیکہ اور مسلمانوں میں ترقی کے اعتراضات کا ہونا دیکھنے تو یہ نے ارادہ کیا کہ آپ کو دیکھنا چاہیے چاہئے جس کا دیوان آیا مگر یہاں آپ اسلام چکا کہ حضرت مسیح مولود علیہ السلام کسی مقصد کے لئے نہ تھے اور وہ اس پر تشریف لے گئے تھے۔ یہی کہ گوراد مسیح پر لینی۔ اور آپ کے جاننے قیام کو دریافت کرتا تھا ڈاک بول کر گیا۔ یہاں حضرت مسیح مولود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنوں تشریف رکھتے تھے۔ باہر کا مسافر صاحب علیہ صلی علیہ وسلم تھے۔ وہی نے ان سے کہا کہ میں حضرت ادراسا صاحب کی زیارت کرنے کے لئے آیا ہوں اسی طرح مجھے آپ کی زیارت کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ اس وقت زیارت نہیں ہوتی حضرت مسیح مولود علیہ السلام ایک ضروری اشتہار لکھتے تھے۔ یہی نے ان کی مشین میں کین لگ کر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ آخر یہ ایک طرف ایسے چول پہنچ گیا۔ اور میں نے

خدا تعالیٰ نکتہ ہنجانے کا راستہ صرف اسلام ہی ہے

از محکم مہاراجہ محمد ابراہیم صاحب نائلس قادیانی نائب ظفر و قریبہ تبلیغ قادیانی

امرادہ کر لیا کہ حافظہ خداوندی مثل صاحب ذرا اور صراحت ہو تو میں لپیڑ ہو جی ہے کہ وہ ایک ایسا نکتہ ہے کہ زیارت کر لوں گا چنانچہ وہ کھینچے ہی تقویٰ اور دیر کے بعد ہی حافظہ صاحب جو کسی کام کے لئے آئے تو میرے پیچھے سے اور اڑنے کے طرف بڑھا اور ایک ایسا نکتہ اندر کی طرف ہنجانا اسی وقت حضرت سید محمد علیہ السلام نماز کا مقربین لئے جلدی بند کی کہ وہ میں ٹپک رہے تھے اور آپ کی پیچھے رہا اور اسے کہ طرف تھی پھر بعد از اس کے پھر کا بھی آپ کو داپس آئے جس پر دیر لگنے لگی اور میں اطمینان سے آپ کی زیارت کر سکوں گا مگر حضرت سید محمد علیہ السلام کے واسطے اس جلدی راپس لوٹ آئے۔ اس وقت مجھ پر ایسا غلبہ طاری ہوا کہ میں ڈر کر کے بارے ہاں سے بھاگ اٹھا اور میں نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ آپ حضور کے ہیں میرا شفیع آقا تیرے حضور ہیں یہ اس لئے ضرور دیکھنا چاہتا ہوں۔

جب دیکھو مذاہب کے پیروں کو اسلام کی دعوت دینی مافیہ ہے کہ اب غراتھانے نکتہ بیٹھے کاراستہ صرف اسلام سے اور کوئی دوسرا مذہب اس نکتہ بیٹھے مآذول نہیں گزارہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ مشرکوں کو تو بتو رائے جانے، میں ذکر کرتا ایک ہی راستہ۔ انسان جس راستہ سے چلے چل کر خدا تک پہنچے، جب پہنچ سکتا ہے ضروری نہیں کہ کسی خاص راستہ ہی کو اختیار کیا جائے۔ لیکن ان کا ایسا کہن راست نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کوئی شہر نہیں، بلکہ وہ بادشاہ ہے اور حکومت و سلطنت کا مالک ہے اس کی حکومت کا ایک ہی قانون و دھارا ہے جسے ہر حکومت کا ایک قانون اور دستور العمل ہوتا ہے اس طرح اس کی طرف سے قانون کی راہنمائی کے لئے ہمیں ایک ہی قانون و دستور العمل سے مذکورہ ایک سے زیادہ روئیاں ہوں اور ہر بڑی حکومت کا ایک ہی قانون عبارت کا ایک ہی قانون ہے۔ اور یہی ایک ہی قانون ہے۔ اور اس کا ایک ہی قانون ہے۔ عسکر فیکہ ہر حکومت صرف ایک ایک قانون رکھتی ہے جسے وہ چاہو رکھتی ہے۔ اگر کسی وقت اس دستور العمل میں رد و بدل کی ضرورت پڑتی ہے تو حکومت اس کی رد و بدل کر کے حسب ضرورت اسے جاری کر دیتی ہے۔ ہر نکتہ کی حکومت دینی لیا قانون جو حال اور لاگو رکھتی ہے جو آج بھی جاری ہوتا ہے۔ اگرچہ تم دستور العمل مشرکوں کو دینے جانتے ہیں، حکومت میں ان کا کوئی دخل نہیں رہتا۔ البتہ ضرورت کے وقت تصدیق کے لئے ان کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ مگر آؤی لاگو اور جاری دستور العمل ایک سے زیادہ نہیں جاسکتے۔ حکومت ایک ہی کام دیتا ہے۔ باقی خود کر

دیتے جانتے ہیں۔ یہ نہیں کہ سمجھی ان میں سے کوئی قابل عمل جو اور سمجھی کوئی پناہیک ہی وقت میں وہ سب لاگو ہوں۔ اگر ایسا ہو تو حکومت اور ملک کے لئے سخت وقت اور پریشانی پیدا ہو جائے اور ملک اپنی کارستانی کا ہرگز کرہ مانتے۔ اور حکومت بیکار ہو جائے۔ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ صرف آخر کی دستور العمل کو ہی تسلیم کر لیا جائے اور باقیوں کے متعلق یہ کہہ دیا جائے کہ اب ان کا زمانہ ختم ہو چکا ہے یہ عمل خدا تعالیٰ کے دستور العمل دشمنان کے لئے ہے اور ان کے سوا باقی سب تو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اس کی طرف خدا تعالیٰ میں قانون مقرر ہوتا چلا آیا ہے اس نے حسب حالات قانون مقرر کرنا شروع کیا اور ساری حالات کے بدلے پر اس میں رد و بدل کر کے اپنے لئے سرے جاری کر دیتا رہا۔ یہ قانون مختلف قانون اور مکملوں کے ذریعوں میں پہنچتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ زمانہ آ گیا جس کے تمام اقوام عالم کے لئے ایک ہی قانون کی ضرورت محسوس کی گئی جس پر اسلام کا قانون آ گیا۔ اور باقی سب قوانین ختم ہو گئے۔ اور یہ اعلان کر دیا گیا کہ یہ آخری قانون ہے۔ اس میں رد و بدل کی ضرورت نہیں ہے گی۔ اس میں پیش آنے والی سب ضروریات کا سامان رکھ دیا گیا ہے۔ اور اس میں کہیں تخریب نہ ہو سکے کہ ہر بیٹہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے اور محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اور قانون کے لئے نام ساز اور شرانہ و دستور العمل ختم کر دیتے ہیں۔ اور اچھی ہرگز دنیا کی انسانوں کو دیا ہے۔ میں اس کے بعد کسی گھڑی کے لئے کی ضرورت ہی نہیں رہی اور نہ ہی وہ کارآمد رہے۔ پس لاگو و جاری قانون جو قابل استعمال ہے صرف ایک وہی ہے ہاں وقت ضرورت اس کی تصدیق کے لئے

دیکھو تو انہی کو بطور حوالہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ اگر وہ لاگو نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی وہ اپنی اصل غرض کو پورا کرتے ہیں جس کی وجہ یہ ہیں۔

۱) وہ صرف ایک قوم کے لئے تھے وہ مانگتے تھے۔

۲) ان کے ماننے والوں نے خود ہی ان میں اپنی طرف سے رد و بدل کر کے ان کو اپنی اصل حالت پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور ایک اور سب کے مخالف بنا دیا۔ اور اس طرح خود ہی اپنی طرف سے آخری دستور العمل کے لئے ضرورت پیدا کر دی۔ اور اس کے لئے راستہ عاف کر دیا۔ اس طرح ان کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور ان میں رد و بدل نہ کیا جاتا ہے جس طرح ان میں رد و بدل ہو جاتا ان کی عدم ضرورت کی دلیل ہے اسی طرح وہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اب وہ اپنا مقصد پورا نہیں کر سکتے۔

۳) وہ عارضی وقت ہونے کی وجہ سے کمال اور جا رہے تھے۔ اس وقت انسانی دماغ اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچا تھا۔ وہ کمال تک نہ پہنچا تھا۔ محراب ضرورت تھی کہ اس مرحلے کے وقت کمال نہ جاسکے و خاتمہ لگ کر ختم ہو گیا۔ وہ وقت آیا تو کمال جا نہ سکتا تھا اور نہ پہنچتا تھا۔ اور اس لئے انتہائی تعلیم تھی کہ ایک طور پر ضرورت باقی نہ رہی۔

۴) ان کی منطوقی کی پر بھی وجہ تھی کہ ان پر چل کر کوئی خدا تعالیٰ کے لئے نہیں پہنچ سکتا تھا اور نہ پہنچ رہا تھا۔ اور نہ ہی کسی طرف سے ایسا دھمکا پیش کیا جاتا اور ان کا بفرست دیا جاتا تھا۔ جس کا کوئی رد و بدل نہ ہوا۔ ان کے لئے یہ کہہ دیا جاتا تھا کہ ایسا دھمکا کرنا انسان کے لئے لوہا نہیں بلکہ ایک طسرنہ کی رہا ہمارا ہے۔ حالانکہ سابقہ ہادی اور پیشوا دنیا میں آکر ایسے دھمکے کرتے رہے تھے۔ اور یہ بات انہیں ہی و شمس ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق اور اس کی طرف سے کھینچے ہوئے کا اعلان نہ کریں تو دنیا کی اصلاح کا کام کر ہی نہیں سکتے۔ نہ ان کو فائدہ کی طرف دعوت دے سکتے ہیں۔ اور

اس زمانہ کا نفس کمال میں سے وارد کر لیا کہ یہ فیصلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس نے اسے بنایا ہے اسی کو اور اسی طرح اسی نفس کے لئے اولاد کو تیار کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو تو ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں کمال موجود ثابت ہوئے ہیں آپ اگر فرج کے ساتھ گئے تو بہترین دلیل ثابت ہوئے۔ نہ فقہا کا کام آئے ہاں میں لیا تو بہترین کاغذی ثابت ہوئے۔ ان کا وقت آیا تو بہترین یعنی ثابت ہوئے تیار کیا کہ وقت آیا تو بہترین یعنی ثابت ہوئے تو میں گئے تو بہترین کا وقت ثابت ہوئے۔

بچی سے تعلق رکھتا تو بہترین باب ثابت ہوتے اور سستی کے لئے تو بہترین وقت ثابت ہوتے۔ جس سے طرفوں کوئی ایک بات بھی نہیں ہے۔ اس سبب دوسروں سے دوسرے اور ہر پر سے وہ جتنے بھی غریب ہیں آپ نے چنانچہ جو مقام حاصل کیا۔ اور اس طرح اپنے نفس کے کمال ہو گیا۔ اور دنیا کے لئے ایک ایسا نکتہ ثابت ہوا کہ جس سے مسیحا

وہابی ص ۱۰۰

سورہ فاتحہ میں صفات باری تعالیٰ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری

مذکورہ ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب تدریس اور بیرونی ایم۔ اے ڈی ٹی

سورہ فاتحہ کو قرآن کریم کا خلاصہ کہا گیا ہے۔ یہ اس کتاب مقدس کا ایک کامل مقدمہ بھی ہے۔ اسے ام و کتاب بھی کہتے ہیں یعنی یہ قرآن مجید کے معانی اور کلمات کی ماں ہے۔ اس سورہ کے اندر ایسا ایسے نکتے الہامی طور پر نازل کئے گئے ہیں جو اور نئے معانی اور مطالب کا مینا اور حصد ہیں۔ اس سورہ شریف پر غور کرنے سے نئے معارف کھلتے ہیں۔ سورہ فاتحہ کا تعلق خاص طور پر دوسرے عروج کے آغاز سے تھا۔ اس بارگاہِ نبویہ کے دور ثانی سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد طہ علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کو سورہ فاتحہ کے رخصت ہونے والے خزانے کی کئی غلطی فرمائی تھی۔ اور یہاں یہ یقین ہے کہ جو انہری مسلمان اس لطیف اور بیخبر حسین اور پرہیزگار سورہ پر دعا کے ساتھ خورد و نکر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے معافی دے گا۔ مطالب کے لئے سنیے جارہی کر دے گا۔ ایک شعبہ تھے جنہ کی ایک نو آبادی پانی پتلا کوٹوئی میں سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تفریق نہ تھی۔ میں نے اس سے پہلے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اور میں گنہگار تھا کہ یہ وہ علامت تھیں جہاں بانیہ مسلمانوں اور ہندوؤں کا تقابلیہ ایسے عالم و فکریں ایک جگہ پر نہیں ہوئی۔ سورہ فاتحہ انہری اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک نکتہ سکھایا۔ اور وہ یہ ہے کہ اس سورہ میں صفات باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جھاننا جلوہ گری ہوگی ہے۔ اس خیال کے آتے ہی نکتے اور مطالب کی دلچسپی اور ہماری طرز پر پیش چلا گیا۔

کائنات میں رہنے والے جبریلین قدرت کے اور دیگر معیار اقتدار کے ہم انفرادی اور اجتماعی زندگی کو ترقی پذیر اور باعزت خلائق یعنی سمت اور رشک میں نہیں کہہ سکتے اور نیز معیار قدرت کے انسانی معاشرہ اور انسانی روح کا باری اور زندگی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتی۔ معیار قدرت کے ہونے سے نراج اور انہری پیدا ہوئی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ مختلف مذاہب اور مختلف فلسفہ ایک ایک معیار قدرت پیش کرتے ہیں۔ قرآن حکیم نے ایک نئے معیار قدرت پیش کیا ہے اور پھر اس کی رغبت اور نفاذ رسانے کے چاہنے کا ناعذرہ بھی بنا دیا ہے۔ گویا قرآن نے اخلاق کا ضابطہ صفات عالیہ اور حسن و صداقت کا ایک اعلیٰ ترین معیار پیش کرتے ہوئے یہ دلیل بھی دے دی ہے کہ وہ کیوں اعلیٰ ترین ہے۔ اور یہ دلیل اعلیٰ صفات اور روشنی سے آتی تھی اور انفرادی ہے۔ حق منطقی اور معنی ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں خدا اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نزول سے جہاں اصل ہدایت تو الہام ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے نام لئے ہوئے کائنات اور حیوانات اور رشد و ہدایت کی ابتداء ہوگئی ہے۔ نہ انجمن انہری نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ اقتدار و معیار اور اعمالی سمجھ کے منور ہونے کیلئے ایک نصب العین کی ضرورت ہے اور یہی خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ فرمایا ساری خوبیاں سارا حسن ساری قدرت اور سارے حمد اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات میں مرکوز ہیں۔ اور انسانی اخلاق کو باطنی طور پر بھی ہے کہ ہم حسن و صداقت کو اپنی کسوٹی پر جانچیں جو اخلاقی اور اعمالی خدا کی صفات کے مطابق اور اس کے خاطر ہو رہے ہیں اور جو اس سے الگ ہوں وہ پرہیز ہے۔ یہی اسلامی معیار قدرت ہیں اس کی تشریح الہامیہ بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے عالموں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ وہی نظام اخلاق معیاری ہوگا جو سارے عالموں کی ترقی اور صلاح چاہے گا اور اس کی تقاضا ہوگی پیش کریگا۔ اللہ تعالیٰ دعا و حسن و حمد اس لئے ہے کہ وہ رب العالمین ہے گویا یہ دلیل دی گئی ہے کہ اعلیٰ ترین معیار قدرت انسانی ناگہرا نکلنا اور الہامی ہی ہو سکتا ہے

رب کے معنی ہیں پیدا کرنے والا اور روش کرنے والا اور ترقی کی انتہائی منزلوں پر پہنچانے والا جب تک کوئی نظام اخلاقی نظام معاشرہ نظام سیاست اور اقتصاد تمام عالم کی پرورش ترقی اور صلاح کا ضابطہ بنا کر دے وہ معیاری نہیں بن سکتا۔ اور اصل یہ مقام اس مقام کو حاصل ہو سکتا ہے جو خود اللہ تعالیٰ کے نصیب کے مطابق الہامی طور پر اس شریعت کے رنگ میں پیش کیا گیا ہو۔ اور اس نظام کی تشریح قرآن حکیم میں ہے سورہ بقرہ کی ابتداء میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ وہ کتاب ہے اس کی کوئی شک نہیں ہے اور یہ کتاب جس میں معیاری رشد و ہدایت کا ضابطہ پیش کیا گیا ہے کہ مرکزی نکتہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا ہے۔ پھر فرمایا کہ عالموں کا رب ہے جو بھی ہے وہ بظہیر ہے۔ جسے ہم پر ہم فضل فرماتا رہتا ہے۔ ہماری ہدایتی سے پہلے سے ہی ہمہ جہا سے لئے نصیب پیدا کر چکا ہوتا ہے۔ جیسے ماں باپ کے نصیب ایک اچھا معاشرہ قدرت کی ہدایاں ہوا، باقی جہاں اور رشک زمین و آسمان وغیرہ۔ یہ نصیب ہمارے لئے ہوئے کا بیل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نصیب رحمت کا اظہار ہیں۔ خدا رحیم ہے۔ یعنی وہ اعمال کا پچھے سے اچھا بنی کر اور بدلہ دیتا ہے اور ایک اچھا بنی کر اس کے کھلا کر دیتا ہے۔ معیار قدرت کے اندر بھی یہ بات ہونی چاہی۔

وہ اخلاق اچھے ہیں جس میں رحمت اور رحیمیت کی جلوہ گری ہو رہے ہو۔ وہ نظام اچھا ہے جس میں رحمت اور رحیمیت کا جلوہ چھوڑا ہو جو کچھ آدمی فطریہ حسن و حمد پیدا کرتا ہے۔ حسن، صداقت اور تعریف کی تشریح ہو چکی ہے۔ پھر فرمایا کہ حمد کے اظہار کی چوتھی منزل نیک دیدہ والوں کی منزل ہے یعنی خدا تعالیٰ اعمال کے نتائج بھی پیدا کرتا ہے اس کو ظاہر اور قدرت بھی حاصل ہے وہ ناگہرا نہ رنگ میں فیصلہ فرماتا ہے وہ جو اور نہ راہی وہاں ہے۔ وہ نادر وہ تغایر کا مالک ہے۔ وہ اس وقت کو صحیح نظام اور اعلیٰ آقا راہ کر کے والا ہے۔ وہ مذہب الہامی ناگہرا نکلنا اور الہامی ہی پیدا کر کے ہے۔ یہ سارے یہ مطلب ہے کہ وہاں کے مختلف معانی سے پرہیز کرنے ہیں۔ پھر مالک کا یہ مطلب ہے کہ وہ ماہ اور روش پر اس کی ملکیت علم کے کائنات اور حیات پر ہی اس کی ملکیت ہے۔ اور مالک تو یہ حق ہوتا ہے۔ کہ وہ جسے چاہے جہاں اور جہاں کرے۔ اس کی تواضع کو کرنا روک ٹوک نہیں۔ اس کے منصب کو بھی کوئی روک دے والا نہیں۔ لیکن چونکہ وہ رحمن اور رحیم ہے۔ اور پرہیزان متروک کرنے والا ہے۔ اس لئے دعا تو ان کی کرنا چاہیے

زیادہ مزہ نہیں دینا اور جو کچھ وہ مالک ہے اس لئے معاف بھی کر سکتا ہے۔ اور جو کچھ وہ بہت سے لئے سزا کے ذریعہ بھی اصلاح اور ترقی کا سامان فرماتا ہے۔ اس کی معاف بخشش بھی عجزوں اور سزا سب رنگ میں رہیں ہوتی ہے۔

اس سورہ میں معیار مشارکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی ہے اس کے بہتر کا تصور وہاں ہے۔ ممالک اس دنیا میں اس طرح پیدا ہوتے ہیں کہ ہم ممالک والے کی پرہیزگاری کے کمال بندے ہیں۔ اس لئے سورہ کے دوسرے حصے میں یہ دعا کا نکتہ لگایا ہے کہ اے اللہ تم ہی ہی عبادت کرنے والے ہیں اور تجھ سے ہی دعا چاہتے ہیں اے اللہ ہمیں اللہ والی اور انسانی طور پر سیرت سے راستے پر چلا کر کہہ۔ اعلیٰ ترین معیار اقتدار کو ہمیں اور ان کو ملے۔ رنگ میں اپنا میں تاکہ ترقی اور صلاح حاصل کر سکیں۔

اب اس دعا سے ہر بات ہے کہ مسلمان کو خدا ماننے کی ضرورت ہے۔ عہد کے سختی بھی یہی ہے کہ ہم مالک کا نفع پذیر ہی قبول کریں لیکن ہم رب بن جائیں اور حق میں جاویں۔ ہمیں نہ جائیں۔ مالک ہیوم اللہ ہی جائیں۔ ہاں ان صفات کی انسانی میں شک ہے۔ اعلیٰ رنگ میں ہم ہو سکتے ہیں۔ اس میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کا خلق کے بند ہیں اسے کو نہیں بناو۔ اور قرآن حکیم میں آپ سے دعا دعا ہے کہ مالک کے بہتر رنگ سے خود دعا کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رنگ میں بولی کہ ساری کائنات میں آپ اپنی مثال ہے۔ اور وہی مالک ہے۔ مالک کو ہمیں کو مکمل رنگ میں اپنے اور چاروں طرف لپکا۔ لہذا اعلیٰ طور پر حضور مرام بھی سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیات کی آئینہ سادہ فرماتے ہیں۔

حضرت عائشہ نے فرمائی ہے کہ میں نے جہاں رسول کو کبیرت بیان فرمائی۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول کو ہم کسما خلق کا خدا خلق کی تعریف کرتے ہیں کہ ہمیں ہے کہ ایک لفظ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کا اعلیٰ اور جلیلی تشریح اور تفسیر کے لئے خود رسول کو ہم کو مبعوث فرمایا۔ رسول کریم کو ہم انسانی بیکیں قرآن حکیم بھی کہہ سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک معیار کا ہونا ضروری ہے کہ وہاں کے مختلف معانی سے پرہیز کرنے ہیں۔ اور اس کے نکتے اور مطالب کی دلچسپی اور ہماری طرز پر پیش چلا گیا۔

اللہ کے لئے ایک معیار کا ہونا ضروری ہے کہ وہاں کے مختلف معانی سے پرہیز کرنے ہیں۔ اور اس کے نکتے اور مطالب کی دلچسپی اور ہماری طرز پر پیش چلا گیا۔

بھینجے، اچھے شوہر، اچھے باپ، اچھے دوست، اچھے لاکر، اچھے ترین سپاہی، بہترین جنرل، بے مثال قائد، مثالی نواح اور عبادی بادشاہ ثابت ہوئے۔ آپ کی زندگی میں بھی بہترین عمر ہی ثابت ہوئے۔ اور مدنی زندگی میں بھی آپ نے انسانوں کے بھی حقوق ادا کئے اور خدا کے بھی۔ آپ نے دنیا کو بھی بہترین رنگ میں بت کر دکھایا اور دین کے لئے بھی اعلیٰ ترین راہ راہ چھ کیا۔ آپ نے اخلاق اور روحانیت میں بھی بے مثال ترقیاں کیں۔ آپ نے پیغمبری بھی ایسی کی جیسی کسی سے بھی نہیں کی۔ اس جلیل عہدے کا تختہ ادا کر دیا۔ آپ نے درحالیٰ ترقی کی معراج حاصل کی، اعلیٰ سطح پر پہنچا۔ وہ بیلے تو لوگ خدا کا نام

راہ ترقی کرتے ہیں اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اعلیٰ ترین سطح پر پہنچے۔ جیسے میں تمہیں ایک نذرانہ ہے کہ ذی انوار غیر متعصب لوگ حضور کی تعریف و توصیف کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ایک مصنف نے حضور کی بے شمار صفات و اوصاف اور روحانی کوہِ مختصر کے ساتھ یوں پیش کیا ہے:-

"He was pop and Caesar in one, but pop without the pertention of hope and Caesar without the Legendery of Caesar"

یہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ ترین اوصاف بھی تھا۔ اور تیسری کی طاقت و حکمرانی بھی۔ لیکن آپ میں پاپیت سے نہیں کاٹھن نہیں تھا۔ اور نہ غیر خدا کی توجہ و تامل بھی تھا۔ افزون حضور میں ساری خوبیاں جلوہ گر ہیں اور سب آپ آئینہ امام محمد تھے۔ رب العالمین کی صفت کو کچھ حضرت حضور میں اس صفت کی بھی مکمل طور پر پہلوں کو ملی ہے یہی وجہ ہے کہ حضور کو رحمت للعالمین کہا گیا ہے یعنی آپ سارے عالموں کے لئے باعثِ رحمت ہیں۔ یہ نعمت بھی بہت وسیع ہے لیکن ان کے چند پہلوؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضور کی عظمت سے پہلے ساری دنیا درحالیٰ طور پر مڑی تھی۔ آپ نے اپنی طاقت و توسیع سے دنیا کو کئی درجوں کی ترقی دی۔ جوش جو کہ انسانی دنیا کو مہلک و مہلکوں کو بھونک دیا۔ اور سارے عالم کو آپ کے لئے برائے نبیوں کو بھی نئے نئے نئے تہذیب پیدا کر کے سارے عالم کو آپ کے لئے ترقی دی۔ یعنی آپ سارے عالم کے لئے ترقی کا نور ہیں۔ یہی ثابت ہوئے۔ ان

لئے ایک کوہِ مشرق بھی کہا گیا ہے۔ آپ نے اس نئی روحانی پیداوار کے بعد روایت کا دوسری منزل کا زمیں بھی ادا کیا۔ یعنی انفرادی و قومی کی ترقی سے فریاد اور انہیں ان کی پرورش کر کے انہیں ترقی کی بلند ترین منزل پر پہنچایا۔ عرب کی مثال لیجئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کا جو پہلو پہلے ظاہر کیا گیا تھا وہاں ایران، ترکستان، سائتار اور انڈونیشیا، افریقہ اور اندلس میں بھی حضور کی روایت کی چمکا نظر آئی۔ اور آج یورپ اور امریکہ میں بھی یہ روحانی پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

حضور کی تعلیمات کے ذریعہ روحانی اور مادی دونوں قسم کی ترقیاں ہر مہم ذہن انسانی کو آزاد و موافقہ کا ثبات کرائیں گے۔ سلیقہ سیکھا۔ ادراک کے ضمن سے سائنسی علم پھیلے گئے۔ آپ کی امت میں ایک طرف مروجوں اور دوسری طرف مفروضوں کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور دوسری جانب ترقی و ترقی اور ترقیوں کا امت سے باہر نئے لوگوں نے بھی حضور کی مادی اور روحانی روایت سے ناگہ آگوشا پائی۔ وہ وحدانیت کی تعلیم پھیلتی گئی اور ایسی ہی عقل و فطرت کے عالم میں نئے روح پروردگار

حضور کی روایت ایک زندہ روایت ہے۔ عالم نوع میں بھی حضور کا فیضان جاری ہے۔ اسلامی ترقیت قیامت تک کے لئے ہے۔ اور ہر قوم اور ملک کے لئے۔ نہ اس لئے کہ روایت کی طرح غیر محسوس اللہ علیہ وسلم کی روایت بھی اخلاقی اور انہدی سے کیونکہ رحمت کا روحانی ترقی بھی اسلامی تعلیم کے نہیں ہے یہی اور رہا خدا تعالیٰ کی صفوں کا ہر پہلو۔ شہر آں حکیم کی تباہی ہوئی صفات اللہ علیہ کی روشنی میں ہرگز۔

حضور کی روایت کے چہرے عالمی کا ایک پہلو یہ ہے کہ حضور کی امت میں ظلمی صورت کا سلسلہ جاری ہے۔ حضور کی روایت نے اس معنی میں حضرت مسیح جو خود علیہ السلام کو روحانی زندگی عطا کی۔ حضور حضرت مسیح کو معبود کے روحانہ باپ بنے۔ آپ بھی اور آقا بھی بشارت بھی اور محبوب بھی۔ صاحبِ شہادت ہیں۔ اور تاریخ میں ساری ترقیوں حضرت مسیح انعام احمد علیہ السلام کو عطا کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوئی۔ اور ان حضرت انیسٹین روایت میں شہادت بھی ہے۔ ہر عالم میں پیشتر مروجہ روحانیت اور علم اور علم تک یہ ثابت ہوتا رہے کہ ان حضرت رب العالمین کے ناطق اور رحمتِ عالمین ہیں۔

عمر کی یہ دیکھئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان جو کہ تمام ملکوں اور قوموں کے لئے تاقیامت جاری رہنے والا ہوگا۔ لہذا جو رحمت اور برکت کے کام آپ نے اپنی زندگی میں کئے وہ آج کے دنوں کے لئے صفتِ رحمانیت کے تحت آئے۔ آپ نے ایسی ترقیوں کے لئے بھی خبر و برکت کا سرمایہ جمع کر دیا جو پہلو پہلو ہیں۔ آئی تھیں اور آپ کی رحمت کی گھٹا ان ملکوں کے لئے بھی آئی اور مستقبل میں برسی جن کا کوئی تعلق آپ سے نہ تھا۔ حضور کو ان لوگوں کی بھی فکر تھی جو عمل کی ترقی نہیں پاتے تھے۔ آپ کے ذریعہ جو تعلیم پھیلی اور آپ کی کوششوں سے بولامیت پیدا ہوئی وہ سارے انسانوں کے لئے کھلی رہی ہے۔ ان انسانوں نے اس کا فیضان کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ پھر بھی رسول کریم کی برکت شریعت اور امت میں ان سارے انسانوں کے لئے جو دور دراز کے تھے یا مستقبل میں پیدا ہونے والے تھے۔ سائنس اور سائنس کی ترقیوں کی طرح روحانی ترقیوں کی ترقیوں میں حضور کے ذریعہ سے حضور کے لئے نئے نئے روحانی علوم کا دریا جاری ہوا۔ اور آج تک مختلف ملکوں اور قوموں کو سیراب کر رہا ہے۔ مگر یہ مختلف جنہوں سے حضور کی ذات معبود رحمانیت ثابت ہوئی۔ حضور کی تعلیمیں جو کہ ترقی کے لئے تھیں اور ان سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے قلب صافی ہیں رحمانیت کا جو شہا تھا

اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں رحمتیت کا جلوہ گرہی بھی تھی۔ اس کی یہی بہت بڑی تفصیل ہے حضور کی تعلیمات میں تجرنت ایسے اور اصلاحات تھے جن میں سے یہ سبق ملتا ہے کہ کام کرنے والوں کے ایسے کاموں کی ترقی کرنی چاہیے اور انہیں بہتر سے بہتر بدل دینا چاہیے۔ مددگاروں میں آیا ہے کہ مردوں کے سینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مراد کا اندازہ دینا چاہیے اور اسے اجرت سے زیادہ دینا چاہئے لوگوں سے نہی سے بات کرنی چھٹے کو دانا اور ان کی غلطیوں کو معاف کرنا اور کہ یہ کام نانات تھے جو سب کے مشہور سخن حاکم خانی کی پہلی ایک جنگ میں اسیر ہو کر آئی۔ آپ نے اسے آزاد کر دیا۔ اس کے ساتھ بہت ہی حسن و ہنر کے ساتھ پیش آئے۔ اور نہ مایا کے حاکم طاقی بہت ہی آدمی تھا۔

کے ساتھ بھی غلامی رسم کو کم کر کے سلوک برتا دیا، حضور اچھے بیویوں، اچھے اولاد اپنے رشتہ داروں اپنے غلاموں اور اپنے اصحاب کے ساتھ ہر لمحہ رحم و کرم کرتا رہتا رہتا تھے۔ آپ کی رحمتیت کا یہ عالم تھا کہ جو لوگ آپ کی باپ کی خرابی کا لظمت و دودھ کرتے تھے۔ آپ انہی سے زیادہ نفرت اور مدد فرماتے تھے۔ اور ان کے لئے وہ رات دیاں کیا کرتے تھے جب کبھی رات گذرنے کے لئے کاغذ ہوتا تو آپ کھینچنے سے پہلے انہی آرام نیک کے مریے سے باہر لے جاتے اور اپنے اصحاب کی حفاظت کے لئے ہر طرح کا سامان ڈالتے۔ وٹس کی خبر لیتے اور اپنے دستوں کو چھینک نہ پھینچتے دیتے۔ حضور کی رحمتیت کے ان گنت واقعات ہیں اور حضور کی سیرت کی سولی شریعت میں بھی رحمتیت کی جاگہ جلوہ گرہی تھی ہے۔ اس شریعت کے پیچھے ہیں جس میں طرح حضور کے کوششوں کی ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ بے شک اصحاب پر لے جئے اور ان میں سے یہیں خود رسول نے جس طرح ان کی ترقیوں اور کاموں کی قدر کی اور ان سے بڑھ کر خود کام کر دکھایا۔ وہ رحمتیت کا بہترین مثال ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ثلاث یوم المسلمین کا نفل بھی بنا دیا۔ آپ کی تعلیمات اور آپ کا سیرت میں ماہیت کی جلوہ گرہی جاگہ تھی ہے۔ عربوں کو دین کے لئے بہت کچھ ہے۔ ان میں سے رحمتی کے اعتبار سے رسول کریم صفات ماہیت کے آئینہ دار ثابت ہوئے۔ عربوں کے لئے جتنا اور بڑا کچھ ہے۔ یہی حضور کو اللہ تعالیٰ نے اکشر و مہیتر متنگوں میں بخش دی اور آپ نے مسفر حوں اور محکموں کے ساتھ ماہیت کا نفاذ کر کے اپنے لئے اپنے اصحاب کو جڑا اور اپنے غلاموں کو سزا دی اور اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے وقت آپ کو اس صفت کو بڑے شاندار طور پر پیش کر دیا۔ جب رسول کریم کو اقتدار کامل حاصل ہوا تو آپ نے ان لوگوں کے گناہ بخش دیئے اور رحمت کر دیا کہ آپ کو اپنی ماہیت اور رحمت پر امتداد حاصل ہے۔ آپ کے اعلیٰ لغت کے مالک ہیں۔ مالک صرف نہ ہی ہیں دنیا بھر وہ صرف ہی کہتے تھے۔ جیسا اللہ اور بندہ نفسہ معافی کا تالک ہیں بے یگانہ اسلامی نفسہ۔ خدا تعالیٰ نے کوہِ کمال کو مالک قرار دیا ہے۔ لہذا اسی معنی کو جس سے ناگہ پھینچتے اور جس سے ترقی اور نفاذ ہو خودی قرار دینا ہے مالکیت کی صفت صحیح رنگ میں رہا ہے۔ یہی

حضرت رسول مقبول صلی علیہ وسلم کا بے نظیر وکل عالمی

درتسلیم محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ

عالم طور پر توکل بردار کا مفہوم یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسان ہاتھ پاؤں توڑ کر چلنے پھرنے کی خاطر ہر دماغی قوت سے کام لیتا چھوڑ دے۔ اور ہم رسیدہ اسباب و ذرائع سے بکھر مذکورہ سے اور امید برکے کے خدا تعالیٰ خود ہی اکیلا کربان ستوار دے گا اور اس کی بجز کسی دوسرے کا حال کھریہ لڑشیں حد درجہ مضحکہ خیز اور بکل ہے کیونکہ اس میں تو بسنہ و خدا اور خدا بندے کے مقام پر اللہ کا ہے۔

آخر آقا اور صلوات کے مابین ہی تو مابہ الامتیار ہے کہ وہ مخدوم اور یہ خادم ہے وہ کارکن و ماوراء اور یہ کارگر ہے۔ وہ مالک اور یہ محکوم ہے۔ وہ بادشاہ اور یہ گدائے بیزار ہے۔ وہ فرمانروا یہ فرمانبردار ہے۔

توکل علی اللہ کے معنی جتنا کیا ہے اگر اس کا ایک درم اشارت بھی ہے اور وہ یہ کہ سزا ان برائے نام ہے یا سر سے کفریہ سزا ان ہے یا عین بیکہ نظر تمام حالات سازگار ہیں۔ دنیا بڑا وہ تار ہے تاہم توکل علی اللہ کا یہ عالم ہے کہ دل میں ایک ڈراما برائے نہیں ملتی یا اس نہیں پھرتی دیکھنے والے اکل استقامت ذوق انکسرت کو دیکھنے ہی اور عش عش کرنا ہوتی ہے۔ نصیر کا یہ ٹرغ بیٹے کے مقابل میں بدرجہا زیادہ ایمان افزا اور نفع آمل ہے۔ چنانچہ آج رسول اکرم صلوات کے اسی توکل علی اللہ کے بعض مناظر کی نقاب کشائی مطلوب ہے

۱

جب حضرت صلوات نے دعویٰ کیا اس وقت آپ کسی شمار و تعداد میں نہ تھے آپ کی ظاہری حالت ایسی تھی کہ میری کسی نہ کوئی اذیت و سزا تھا نہ جاہ و حلالان کوئی تھا تھا نہ مال و منال بھی و ہر قسم کا کفار کفر سے بے دھڑک بظلم رو رکھا۔ آپ کی راہ میں سارے بھولتے تھے آپ کے اوپر مظلومت پھینکی تھی آپ کا ذوق اُڑنا تھا۔ آپ پر سنگساری کی۔ مگر آپ نے اُفت تک نہ کی۔

ایک دلی ایسا اتفاقی شو کہ مناد بد توش اصرار کے لیے نکرے خوار کبھی کے معنی میں کاربھی لایا۔ یہ مشغول تھے کہ ایک باہمی اُن سے یوں زیادتی چھڑا کر کے نے یکے مال اور بھول کے ہاتھ خردنند گیا تھا اس کا رویہ اس کے دھڑا وجہ اذہ اسے سگ اس کی اور یہ نہیں کرتا، میں یہاں کوئی غریب الوطن اور بے یار و مددگار ہوں میری ماہرگی کما ہے۔

تمہارا تو قریش کی گھٹی میں بڑی تھی یہ زیادتی تو ایک گھونٹہ ہاتھ آیا اور کہا کہ مگر میں دقت ایک شخص سے تھی سے اوہل تم کھانا ہے اور وہ ہے محمد بن عبدالمنذر۔ وہ سلف الفضول کا بھی تھیں مگر ہے۔ اگر نہ تمہاری حماقت کا بیڑا اٹھا ہے تو تمہاری تم وہ دل چسپاں ہے اور نہ نہ یہ ہے ہاتھ دھو رکھو۔

وہ انجان دہیا تو کیا جائے کہ تک کہ حضرت رسول کی مملوک کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا جاکر کھانا لایا اور پھر سارا

کہ حضرت نے دستکش برجاؤ تاکہ ہم آزادانہ اس سے بچ سکیں۔ اذیاب نے توں کے ہاتھ سے ہونے کیوں دیکھے تو حضرت صلوات کو بلایا اور بڑی لائنت اور رحمت سے فرمایا کہ ہے جان علم، اس ساری قوم کا مقابلہ کرنے سے لگا جا رہا ہوں، میرے بڑے ہاتھ پر دم کر اور یہ کام چھوڑ دو۔

حضرت صلوات نے دیکھا کہ وہ نہ تو بھلا تھا۔ اسے آپ کا آخری کھانا بھی ٹوٹا جا رہا ہے۔ آبدیدہ ہو کر گلوگلو آواز میں فرمایا چچا جان، یہ کام تو مجھے ہی مانا ہے، میں زیادتی چھوڑا ہے، یا تو میں اس کا اور میں فنا ہو جاؤں گا یا جس جملہ کاروں پر اذیت تھا مجھے کامیاب د کاروں کر دے گا۔

یہ توکل علی اللہ کا ایسا شاندار مظاہرہ تھا جس کی مثال پورانے کے کر دھونڈنے سے نہیں مل سکتی۔

۳

حضرت صلوات کے ظہور پر لوگ کو تعجب تو بڑھ گیا کہ اکیلا کربان کھیرتا ہے، لیکن اہل کفر و خدائی کے لاسے ہرے تو ان کے بجا رہوں کو اپنے خدا میں بڑا لگ گیا چنانچہ مشرکوں نے نعرہ تو حید کو دبانے سے لے کر بھوکے کا تہمتیں میں بھی

کار کر کے تہمت خود بھی زد کر دی۔ آخر کار یہ مصلح جہتیں کی نظر چار تو حید کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ قریش کے نون آشام بہادری نے سنگی تلوار میں ہاتھوں میں سے کھینچا۔ بڑت کا محاصرہ کر لیا۔ ایک کے پیر ہوا اور مردوں بڑے بڑے امید تھے کہ آج پریم تو حید پیشہ کے لئے سرنگ اور شکر و برکت کا کھیر ماسر بند ہو جائے گا۔

لیکن قدرت کی اعجاز تھی اور رسول اکرم صلوات علیہ وسلم کے توکل علی اللہ کی جتنی کے ظہور کے لئے بھی وقت تھی عقہہ تھا۔ چنانچہ حضرت صلوات کے بے موصوفی انکار کر کے محمد آفرینش دوانی کیا جان اور یگانوں کی ستم رانی، دشمنان دین کی روز افزوں ایذا رسانی اور اب ہمارے دین کی خون ریزی کے عرصہ پر حماقت ایسی تھی کہ جس کے ہاتھ سے بڑے جفا دہی اور بے رحمی کا نہرہ آپ

آپ ہو جاتے۔

انہیں مردوں صلوات پر ہی دھمکی اور اظہار کے ساتھ اپنے سلفوں کی کفرانی غواہی اور زیادتی جتنی تھی ذکر قریش کیا، مگر سربا یکہ تمہارا ہاں بھی بیٹھا ہے اور پھر روزانہ کھولا اور باہر تشریف لے گئے۔ یہ تو حضرت صلوات کو خدا کی مشاقت اور عجب ہی پر کمال نہیں تھا، اس لئے وہ انا و بنا خدا نے آپ کے توکل علی اللہ کو ایسا نورا کہما دین کی گویا جیسا کہ جاتی رہی، ان کی

اتحاد میں کہ حضور و اکرم صلوات سے امداد کا طلب ہوا۔ آپ فرمایا کھانپ گئے کہ یہ قریش کی ایک گہری چال ہے، ہم توکل بردار آپ اس مملوک کی داد دے سکتے تھے، اپنے مافی و دشمنان میں سے ہاں تشریف لے گئے۔ اور بڑی بے خوفی اور دلیری سے فرمایا کہ بلا ہوں دہرا اور بلا تا خیر مقرر کا حق ادا کرو۔

اب وہی آپ کے مخدوم دارادہ و بڑت و بسالت اور صلوات و امداد سے ایسا مرغوب ہو گیا کہ دم نہ مار سکا اور ابھی وقت ایک ایک پائی ادا کر دی۔ مناد و دیگر بڑوں عجیب و غریب تمنا شا کے منتظر تھے، ان حالات سے آگاہ ہوئے تو انکسرت ہڈیاں ہر گئے۔

۲

کندہ کر کے حضرت صلوات کا پیغام رسالت سنانا ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا اور تمنا کھرا کر اس سے دل ہلائے۔ لیکن اس نغدی فریضہ سے آپ کی کوہلی اور اسی دہتی ہو رنگ لائے فریضہ۔ ان لئے آہستہ آہستہ آپ کا پیغام دلوں میں اترنے لگا اور کندہ رنگ کارنگ پھینکا پڑنے لگا۔

کندہ کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا توکل علی اللہ کی جتنی کے ظہور کے لئے بھی وقت تھی عقہہ تھا۔ چنانچہ حضرت صلوات کے بے موصوفی انکار کر کے محمد آفرینش دوانی کیا جان اور یگانوں کی ستم رانی، دشمنان دین کی روز افزوں ایذا رسانی اور اب ہمارے دین کی خون ریزی کے عرصہ پر حماقت ایسی تھی کہ جس کے ہاتھ سے بڑے جفا دہی اور بے رحمی کا نہرہ آپ

اب قریش کا عجز و استقام اور بھی جوش زن ہوا اور وہ حضرت صلوات کے مہم جوئی اور صلوات کے ہاں کے لگایا اپنے پیچھے کو بھینچا اسلام سے روکو نہ رہا

تو یہ بھی رہ گئیں اور ان کے پاپ کا ارادے
دوسرے رہ گئے اور اب بھی ہوش بہا ہوتا ہے
چلا کہ ان کا شکر ان کے ہاتھ سے نکال دیا ہے

۴

بہا کر دی تاکہ ان کے دل میں از اس مارے غار کے لئے
بنا توہ کر دے اور پھر بھی تو اسے روادار توہ کر
یہ ایک ایسی لطف تھا رسول کو یہ مسلم کے
توکل علی اللہ کا ایمان اور ذوق خوار

۵

کفار کے یہاں پر مراد وہاں سے نکل کر
یہی اور نسلانی اور بیچ و تاب کھاتے ہے
کان کے سارے یہ حصہ ہے ایک ایک
کر کے خاک میں مل گئے۔ وہ اور آجہانی
عزم و استقامت و ہمت اور فتور اور شجاعت
وہاں سے باوجود محمد عربی صلعم کے خون
سے پھولی نہ کھیل گئے۔ وہ اپنی شیرازہ بندی
مجاہدینی رازداری اور شیرازی کے ہاتھ
اور سی طرح خائب و خاسر ہو گئے کہ ان کے
شرح و مذاحت سے زمین کی گلا گڑ گئے۔
آخرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یزید
یا مردہ گرفتار کرنے و اسے کے لئے
مشرق و مغرب اور قریں کے انعام کا اعلان کیا
اس پر سزا دینا جہنم سے ہتھیار لگاتے،
اسکی نازی پر سوار ہوا اور آپ کا چھپا
کیا۔ مدینہ کی کھڑکیوں پر مار دیا اور
تھے۔ فرات مار دیا اور پھر دیکھ کر
بجز نہیں، آپ گھبرا گئے کہ خدا دا اللہ تعالیٰ
کی گرفتاری اور نعمت اعظمی کو کوئی قدر
اور سزا نہ پہنچ جائے۔ مگر وہ ر سے سن ان
توکل کہ رسالت صلعم کو اتنے بڑے
خطرے کا احساس تک نہ تھا۔

جب سزا دینا قریب پہنچا تو اس کے ٹھکے
نے ٹھکے کھائی، سوادری اور سوار دونوں
گرسے، اٹھے سینھ، بڑھے مگر پھر گرسے
یہ عجیب ماجرا دیکھ کر سزا دہ کی آنکھیں کھل
گئیں اور ان کے دہنچے داہو گئے۔ جس پر
کہا تھا اس کا گناہا خاندان تو یہ ایمان سے
جنگ کا تھا۔ اور وہ اپنی گستاخی اور بدعتی
کے لئے خوف کو کم کا ظلم کرنا ہوا۔

رحمہم سے بوجھا، مرانہ، تم جو میرے
حق پر آمادہ ہوئے تو اس کا موجب و عزم کی
پیدا سے آنا، مشرف کو سزا دہ کا انعام دیکھ
کر لای گیا، لیکن اب جو دولت ایمان کی ہے
تو سب دولتیں بیچ لیا گئے تھے۔ میں یمن
اکرم صلعم نے فرمایا، میں تمہارے ساتھیوں
میں تیرے دوسری کے شاہی ستیوں دیکھ کر ہوں
سبحان اللہ توکل ہو تو ایسا کہ انتہائی
بے حسرتاں کے باوجود یہ یزید حکم اور
دشمن کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
سے جنت الیم ہادی ہے۔

۶

کفار کو اور پروا رکھتے ہیں مگر وہ
دک اٹھتے ہیں، چنانچہ اب اہلسن نہیں تھے
انہیں یہی پڑھا تھا کہ ایک لشکر سوار سے

میں پر چڑھ دوڑو۔ اس کی اہمیت سے اہمیت
بجا دو۔ جمعی پھر سسماؤں کو گھمانے لگا دو۔
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے خون کی ارزانی سے اپنی پیاس بجھا لو۔
حالا سو اگر وہ خدا بھی عقل و شعور سے
کام لیتے تو ایسی جسامت نہ کرتے۔ اللہ
تعالیٰ نے تجھ کو نبی فرمایا ہے کہ ان
ادھن الیہوت لبسیت الحبوت
کہ تو دیا میں کہ در تری گھر کئی کا جالا ہے
مگر وہ تک اللہ تعالیٰ نے بنا یا تو وہی
جالا محمد عربی صلعم کے لئے نصن حصین
اور طلحہ آہنین بن گیا۔ جب عدوان خود
وہ جہاں بھی نہ توڑے تو اسے لواب دینہ کے
در در دیوار اور سلطان مجر کے علاقہ جہاں
نشا رکا توڑا، کیونکہ من ہوگا یاہم اللہ تعالیٰ
نے بنا کر کفار کے دین میں کوئی تیرا ہی نہ
یہ جانے اور نہ بتانا ان کے دلوں میں
چنگل لے سکے کہ اگر وہ فلاں جہاں ملے
تو فرور کا ماہ ہو جائے۔

الذین کفار تکمیل کاٹے سے لیس
ایک بڑا لڑکے کے کہ مدینہ پر حملہ اور
ہوئے۔ آدھر رسول اکرم نے میدان کے
مقام پر فریسے ڈالے۔ لیکن حالت یہ کہ
کلین سویتہ قدابان اسلام اور وہ بھی
غیر صلعم اور تھے، ناگزیر وہ اور ناگزیر کار
دینا جاتی اور باقی کہ یہ معافے کی پتہ
دستی، اور اگر کفار کو اپنے نہ مہیا زور
سلا و سامان، جنگجوئی اور تیرہ کاری پر
گھنٹھا تو رسول اکرم کا دامن توکل علی اللہ کی
دولت سے مالا مال تھا۔

ادھر جنگ شروع ہوئی اور حضرت
رسول اکرم صلعم نے دعا کے پیر سے
شروع کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ
اہلکت ہذہ العصابۃ لسن
تعبی فی الراض ابنہ۔ کہ اسے
مولا تو صرف اس لئے تجھے ہی کہ تیرا
نام لہند ہو لیکن اگر بیٹھی ہر مسلمان اس
میدان میں کھیت سے تو آئندہ ہر تمہاری
تیری عبادت کہی نہ ہوگی
اس دعا نے غرض الہی کو لایا۔ اور
یوم بدر پر فرات بن گیا۔ کفار کی جڑ
کٹ گئی۔ دودھ کا دودھ اور یانی کا پانی
ہو گیا۔ بیٹھے بیٹھے صنابہ زینب موت
کے گھاٹ اتر گئے اور اسلام کی بی بیوں
استوار سے استوار تر ہو گئیں۔

۷

اگرچہ جنگ بدر میں کفار کی جڑیں کٹ
گئیں مگر وہ زخمی سانپ کی طرح مل کھاتے
ہوئے گھر لوٹے، بلکہ کافی گھر ایسا تھا
جس کا مورث و مرقی باہتم و پورا جہاں میدان
بدر میں کھڑے گوارا کو نہ پہنچا، اس لئے ہر گھر

ایک نام کہہ بن گیا۔ باہتم و مرقی ہونے
یہی طے کیا کہ کشت گمان بدر کا سیاہ دنیا
جائے۔ تا انتقامی ناوا اندر ہی اندر کھولنا
رہے۔
غزوں کے لئے اپنے مقتولوں کے غم
یس مرر کے بیبا اور ان پر توجہ دیا تم سے تک
جانا، مرزا تھا ناہم چونکہ قوی فیصلہ کے سامنے
مجبور تھے اس لئے دم ٹھٹھ کر رہ گئے۔ اس
مترک میں اسود کے تھے جہاں بیٹے کام سے
تھے اس کا دل امداد تھا لیکن بیٹے پر
بہ نظر رکھے غلام تھا۔ کھانا پکانا ایک دن
تھی غزوت کے رونے کی آواز اس کے
کان میں آئی۔ سمجھا کہ شہداء کشت گمان بدر
کے ماتم کی اجازت دیدی، لیکن جب پتہ
چلا کہ وہ اپنے اہل بیت کے گم ہونے پر رو
پڑی ہے تو وہ ٹھٹھ پڑا۔ اور فی البدیہ
اشہاد کہہ کر جھوٹے روایا اور اپنے
ولی کی بیعتیں نکالیں۔ ان اشعار کا مطلب
یہ تھا کہ:

”کیا یہ غزوت اہمیت اور کٹ کٹ
میں وقت فدا ہے اور میرے
مدد سے اس کی خیر اور نفعی ہے
یہ بھی کوئی رونے کی بات ہے۔
رونا ہے میدان بدر پر رو
جہاں ہادی رحمت پھوٹ گئی۔
دونوں نے تفضل پر وہ اور تیروں
کے شیر عمارت پر تو کھڑے
جب علم غمہ از غمہ لا غمہ غمہ کا یہ
حال ہو تو قریب کھ سے سنگین ارادوں
کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں، سچو سچو واقف
کے دیدار کی ہر سال کے اندر اندر کفار
کو بوری تیار کی کے ساتھ ایک لشکر سوار
لے کر مدینہ پر چڑھا۔ آئے کہ امد کے دان
میں اسلامی قریب سے ٹھٹھ پھیر پھری۔ اور
ایسا گھمسان کا رہا چکا کہ دشت و جبل
کا سب اٹھے مصلح صاف بوا کو میدان
کا راز خانان رسالت کے ہاتھ لگا کر
مسلمانوں کی ذرا ہم غلطی سے پانسہ پھوٹ گیا،
اور ان کی کشت شکست سے بدل تھی اور
رسول اکرم صلعم کی شہادت کی اڑا ہونگی
کی آگ کی طرح جرجھ پھیل گئی۔

دیکھ کر کفار کا سلا م اعظم اوسمان کا پارا
کہہ میں محمد کا مولا، میں پہنچے جو اب
دینا چاہتا تو سفوف صلعم نے روک دیا کہ
اس طرح دشمن کو آپ کی نشان دہی
ہوگی۔ وہ پھر کھارو کہہ سے، اور پھر کھارو
ڈرلا، سفوف صلعم نے کسی کو لب کشت کی
اجازت نہ دی، لیکن جب اوسمان نے
میدان خالی کار اپنے مسجد باطل تہن کی
سے کفار کو لایا رسول اکرم تھے جن کو
گئے اور فرمایا جواب کیوں نہ دے کہ
اللہ اعلیٰ اساجل یعنی اللہ ہی بڑے بڑے

ہے۔ ابو سنیان پھر لڑا کہ ان لڑنا
 انھیں ہی ولا عزی لکھو یعنی ہمارے
 پاس عزی ہے اگر تمہارے پاس کوئی عزی
 نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت مسلم نے
 پھر نعرہ لگایا کہ ان اللہ مولنا
 ولا مولنا لکھو یعنی اللہ ہمارا اور
 اللہ تمہارا ہے پھر تمہاری کوئی بارود نہ
 نہیں اسلحہ لڑ رہیاں لڑا جو لڑا یہ کہ
 اگر محمد، ابو بکر اور عمر قتل ہو گئے ہیں تو
 یہ باطل دشمنی اور نفاق شکان فرسے
 کوئی لگا اور لگوار ہمارے خود کا یہ
 اندازہ صاف غمازی کر رہا ہے کہ
 آنحضرت مسلم اور آپ کے جان شاد
 زندہ ہیں ان پر اس سے پھر حملہ کرنا ہوا
 نہیں پرستانان توحید کو تازہ دیکھا
 جی ہار گیا اور ان طرح مسلمانوں کو سخت
 پھران کی تیغ میں پڑ گئی۔
 ایسی ہرگز حالت میں جب تک کہ
 جنگ کا لٹکا ہوا نہ تھا کہ وہ اپنے پرشے
 وہو۔ اچھی ہو ہو گی۔ پر یہ وہ ڈالنے کے
 لئے ہوش سے رہو۔ یہاں دشمن کو
 پتہ چل جائے اور وہ حملہ کر دے۔
 حضرت رسول کریم مسلم معبودان باطلہ
 کے نام کا بیچارہ نہ بن سکے۔ بلکہ
 لڑکر بغض اترتی برتری موجود رہن کے
 جہاں دجبروت کا ایسا نعرہ لگا پاک
 ساری فضا کو گونج اٹھی

۸

ایک وفد آپ خزانہ کھنڈے پاس
 رہے اور راستہ میں ایک گجراتی
 گیا جہاں سایہ دار درختوں کے
 گھنے چھتے تھے۔ جہاں شہزادہ ہمدانی
 پختت ہو کر ادھر ادھر ساریں رہتے
 آنحضرت مسلم بھی ایک سایہ دار درخت
 کے نیچے ٹھوٹے تھے اور آپ
 کا تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔
 پانچ ایک ایک بددعاں آنکھوں پر شایہ
 اسی صورت میں تھیں۔ اس نے
 انوار سنیان سے نکالی۔ اس نے یہی
 حضرت مسلم کا آنکھوں کو بھی لٹکھا
 دینے تیغ تخت سر رکھ کر اور رہا ہے
 کے بعد کون کون کھمبے سے ٹکراتا
 ہے وہ وقت توکل علی اللہ کی جگہ
 اور حضرت مسلم نے بڑی بھیجی اور سنیان
 سے جواب دیا۔ اللہ ہی ہمدانی
 ہمدانی ہمدانی لڑا اور لڑا ہمدانی ہمدانی
 تو اور رسول اللہ صلعم کے ہاتھ میں ہی اول
 حضرت مسلم اس بد سے روک رہے
 تھے کہ اب تم نہ لڑو۔ کون تمہیں برس
 ڈالتے سے یہ سنتا ہے وہ بدوں وقت
 علم سے حضور کو دم کا لٹکے بڑا اور

جیم نمبر سے ان سے دنگ مفریایا۔ یہ اعجاز
 نما توکل علی اللہ میں قدر درج افزا اور ایمان
 انجیز ہے

۹

فتح مکہ کے بعد وہ عین کے موقع پر
 جبکہ اسلامی لشکر کی بہت سے تو مسلم
 توفیق القلوب بلکہ تقریباً ہزار ہزار مطلقاً
 بھی شامل تھے جواب تک مسلمان نہ ہونے
 تھے۔ ایک وقت ایسا آیا جبکہ اہل تہذیب
 دشمنوں کی ایمانک اور لے شاہ تہذیب لڑا
 سے ان لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور
 ایسی افزائش ہی کر سارا اسلامی لشکر
 تیز تر ہو گیا۔ چونکہ ہوشی اور اپنی مرادوں
 سمیت میدان سے علی گھاٹی۔ اور تمام
 لشکر ایسے حوالے ہائے ہونے کو کوئی
 نہ ہو نہ ہونے ہی بلکہ ایسا بھی ہوا کہ حضرت
 رسول کریم صلعم کو تہذیب تہذیب
 کوئی اور ہوتا تو لڑکر بھاگ جاتا مگر
 رسول اکرم صلعم کے توکل علی اللہ کا یہ عالم
 تھا۔ آپ ہر چیز ہستے ہونے میں ان جگہ
 ڈٹے رہے۔ فرمایا۔

انما اللہ یزکک الذی یرید

انما اللہ یزکک الذی یرید

یہ اللہ تعالیٰ کا نبی برحق ہوں اس لئے میدان
 سے بھاگتا مجھے زیبا نہیں اور میں تیریش
 کے تیریش اعظم عبدالمطلب کا فرزند ہوں
 اسی لئے مجھے ہمت نہیں دیکھتا سنا۔
 اگرچہ پیچھے رہتی تھی سادہ وجہ
 حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا
 کا توں ہی پڑا توں ہی معلوم ہوا کہ میدان شہر
 میں حضور اہل بیت لڑنا جا رہے۔ ذرا پان
 اس نام اچھی ہو گیا ہوں اور لوں سے کو
 کو اور انما و جزاں مرز عالم کی طرف بھگے
 اور ان کے کان میں سب یہ دانے تھے کہ اگر
 جسے ہونے لگا۔ پھر آپ صلعم کے لئے جو ہر
 کا نشانہ گویا ہنسا رہ گیا تو دنیا نے آپ کے
 صبر و شہادت و اعتماد اور توکل علی اللہ کی تہذیب
 مژدہ دیکھا کہ ہمدانی۔

۱۰

شہنشاہ ایران خسرو پورہ بڑی شہنشاہ
 مہرگت اور عرب و ہند بہ حال بادشاہ
 تھا جب آنحضرت صلعم نے فوجیں بلوائی کو
 تبلیغی خط لکھے تو خسرو پورہ کو بھی
 دعوت اسلام دی۔ بجائے اس کے
 کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس پر فوج لگاتا ہے
 مستحق ہی جوار پانچ ہو گیا۔ روزانہ مبارک
 کو چاک کر ڈالا۔ لیکن چند روز کے بعد خود
 اس کی حکومت کے پھٹے اڑ گئے۔
 کہنے لگے کہ اللہ ہرگز بھی لٹکھتا ہے
 اور اسے ہی اسے ایک دقت باذاتی گورنر

یہ کو کم بھیج کر اس نبی عرب کو حملہ از بلد
 گرفتار کر کے شاہی دربار میں حاضر کیا
 جائے۔ باذان نے خود آدھ آدھوں کو
 مدینہ بھیجا وہ بارگاہ رسالت میں پہنچے اور
 کسری کا پیغام پہنچا کہ زمین کی تھیلے نہ رہی
 ہے۔ روزنہ شہنشاہ ایران ہمزیرہ عرب کو
 تاخت و تاراج کر دے گا۔ حضرت مسلم نے
 لکھ لیا کہ میں جواب دیا جائے گا
 کون جانتا ہے کہ اس ایک رات کی
 نندوں میں محمد رسول اللہ صلعم نے اپنے
 خالق و مالک سے کیا کیا راز و نیاز کی
 باتیں کیں۔ خدا اور بندہ خدا کی کیا کیا
 مرگوشا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
 لاج رکھنے کے لئے مساکرینان قنعا و قنہ
 نے کیا کیا تیار کیا ہیں۔ علامتہ اللہ نے
 کیا کیا پروگرام بنائے۔ مگر جب نور کا
 ترکا پورا۔ اور گورنریں باذان سے نکلنے
 آئی جواب کے لئے دربار ہوتیں۔ فرمایا
 بار بار ہونے کو حضرت مسلم نے فرمایا
 کہ ایک رات میرے ہونے تمہارے خدا کو
 پاک کر دیا۔ جاؤ اور باذان کو میرا پیغام
 پہنچا دو۔

آپ کا یہ ارشاد گرامی سنکر
 اپنے اندر رکھنے سے شعور پر حیرت چھا
 گئے۔ لیکن جب وہ آپ کو یہ معلوم
 ہوا کہ خسرو پورہ ہند کے بیٹے شہنشاہ
 نے اپنے آپ کے ظلم و ستم کا معافی
 کرنے کے لئے اپنے اسے ذاتی موت
 کے گھاٹ آثار دیدو محمد رسول اللہ صلعم
 کے توکل علی اللہ کی دعا کا بیٹھ کر
 اور اسلام و باقی اسلام کے
 بدخواہ لڑنے پر اندام ہو گئے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی
 سالہ پاکیزہ زندگی میں آپ کے توکل
 علی اللہ کے ایسے ایسے شانہ
 منہ لئے تھے ہم کہ ہر مثال توکل علی
 اللہ کا شاہکار ہے۔ اور اس امر کا
 اور زندہ جس دیدنیوت کو سچا شکر
 دیتی اللہ تعالیٰ کے گناہ میں آجاتا ہے۔
 اللہ صل علی محمد و آلہ
 الی محمد و آلہ صلوات اللہ علیہ
 انہا حمیدہ بچیہ الی
 خاک را کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ۱۲ ۱۱

زندہ خدا کی زندہ تجلیات

بقیہ صفحہ ۱۲

اس زمانہ میں خدا نے وہی شہرت کی خبر
 جو کاب پوری ہوئی بعد از سرور و دربار
 جہاں ہر اکھبار اللہ کی لڑی ہر مرکز کو کھنڈ
 کی نو لڑا کہ کتنے سے حضرت صلعم و آلہ
 والسلام کے زمانہ سے قبل انک زمانہ میں
 کی خاصیت خدا نے آپ کو دی اور پھر
 سا ان بھی بڑے خاصیت خدا نے آپ کو
 کسی وقت بھی رزق کی پریشانی ہرگز نہیں
 فراموشی کا وہ دہرہ جس کے لئے ہر نبی
 حضرت صلعم و آلہ السلام کے ساتھ تھا
 ہی ایمان اور نصیبت کیساتھ ہر راہی
 چکھا ہوا ہے!

علاوہ ازیں یہ وہ مذہبی تہذیب ہے جسکی
 خواہش ہے کہ ہر فرد کی کشتی آبی
 میں اس کے لئے اس کی تہذیب کی ہر راہی
 میں لے لیا ہے۔ چنانچہ ایک تہذیب کے زمانہ
 طاعون کے وقت خاندان طاعون میں متزلزل
 رہتا ہے اس کی حفاظت میں رکھا۔ دو سر
 نوحی ایام میں خاندان نے اپنے اسی
 اس کے مفکر مقامات اور ان میں لکھنے
 کی عفت زانی بیہوشی میں خاندان کا
 تھا اس ناک و دور میں ہی ہونے لگا
 توجید کہ خدا بلند ہوئی اور اس
 سے اسلام کی لڑنے موت دینے دے
 عبادت اللہ اور اللہ تعالیٰ کے
 اور دارالسنو کی تہذیب کی تہذیب
 و بائنا المؤمنین و المؤمنات و
 اللہ تعالیٰ کے

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کی ایک کرامت

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ ایف۔ ایف۔ صاحب محراب حکمتا دیان

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رحمی اللہ تعالیٰ عنہ داخلہ اللہ ربانیہ فی الجنتہ آم انزلان حضرت سید موصو ذلیلہ الصلوات والسلام پر ایمان لائے۔ ۱۰۰۰ سے دن میں چوبیس گھنٹے مشال عبادت و محنت کا اظہار کیا اور اس کی زندگی کی بجائے اپنی زندگی کو ترجیح دی اور اس نے کائنات اللہ اور امت حق حق اور الہیاتی باطل کرتے ہوئے اپنی جان سے ہاتھ دھوئے کہ اگر پہل بھی اور اپنی زندگی پائی۔ اس لیے کہ متعدد کرامت کا اظہار ہوئی۔ میں کا آخر میں ذکر کروں گا ایک کرامت کے متعلق جو محرم حسرت عبداللہ صاحب کی شہادت دہیں یہ دروغ کی جاتی ہے۔

بہار اللہ الرحمن الرحیم۔ عمدہ و فضیل علیٰ رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رحمی اللہ تعالیٰ عنہ داخلہ اللہ ربانیہ فی الجنتہ آم انزلان حضرت سید موصو ذلیلہ الصلوات والسلام پر ایمان لائے۔ ۱۰۰۰ سے دن میں چوبیس گھنٹے مشال عبادت و محنت کا اظہار کیا اور اس کی زندگی کی بجائے اپنی زندگی کو ترجیح دی اور اس نے کائنات اللہ اور امت حق حق اور الہیاتی باطل کرتے ہوئے اپنی جان سے ہاتھ دھوئے کہ اگر پہل بھی اور اپنی زندگی پائی۔ اس لیے کہ متعدد کرامت کا اظہار ہوئی۔ میں کا آخر میں ذکر کروں گا ایک کرامت کے متعلق جو محرم حسرت عبداللہ صاحب کی شہادت دہیں یہ دروغ کی جاتی ہے۔

سے کسی آد کے لئے رات گزارا۔ جسے درشت قدر ہو گا۔ اس میں جو میدان ہے۔ عبادت کے لئے گیا۔ اس میدان میں ڈنڈا کوڑی کی پوریں کی کاغذی ہوئی ہے۔ اس کو تھوڑے دروازے لاہوری کے نام سے موصوف چوک پوریس کے سپاہیوں نے پھ سے دریافت کیا کہ آج رات، انور زادہ سید عبداللطیف صاحب غورمت والوں پر کسی کا پیرا تھا۔ میں نے کہا کہ چھ ماہ پہلے تھا۔ تو لاہوری دروازہ والے سپاہیوں نے کہا کہ آج رات ہم نے یہی فیصلہ لیا کہ انور زادہ صاحب موصوف کی کشتش دانی جنگ سے توڑ کا ایک گول سترن اٹھا کر اس کی طرف جاتا تھا۔ میرے برادر موصوف پر ان واقعہ کا اثر تھا۔ اور انہوں نے میرے اعتراف قبول کرنے پر میری مخالفت نہیں کی۔

رشتان انگوٹھا،
 محرم عبداللہ صاحب موصوف،
 بتاریخ ۱۱/۱۶
 کاتب الحدیث ملک صلاح الدین ایم۔ ایف۔ ایف۔
 تھان دیان ۱۱/۱۶
 حضرت اقدس خدیوہ فرماتے ہیں:-
 ”میں نے ایک کشتی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ..... جو بہانیت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ سے کافی کمی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے کوئی سے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین سے ہٹا دو۔“

اس چیز سے مکان کے خوب ہے۔ کو دہ.... پھر وہ وہ آگے گی اور ساتھ ہی مجھے چھوٹا بچہ کوڑی کے کابل سے کاٹا گیا اور سدا ہمارے طرف آیا۔ اس کے لیے یہ عجیب کہ کہ تم کو کسی طرح شہید موصوف کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بار در ہو کر ہماری جان بچانے کو بڑھا کے گا۔

”خدا تعالیٰ نے بہت سے ان کے قبلم مقام پیدا کرے گا“

ذکر الہ اشیا و تین موصوف
 حضرت موصوف کی یہ بھی کہ کرامت ہے کہ آپ کی قربانی کے مٹھرائے سن ہوئے کہ وہی اہلی نے خبر دی تھی جو پوری ہوئی۔ بہت سے پاک نعوس اس ملک میں داخلہ سلسلہ ہمید ہوئے۔ جن میں سے کسی ایک شہید کئے گئے۔ یا ان کو زندگی بھر جان وال کا خطرہ لاحق رہا متعدد افراد کو فی سبیل اللہ جہت کرنا پڑی۔ اور اب تک بھی وہاں آج بھی موجود ہیں۔ گویا حضرت موصوف کی شہادت سے آج تک میں جماعت کے پودے کا استیصال نہیں ہوا بلکہ سرسبز ہے بلکہ سدا بہار ہے۔

آپ کی ایک جہاد کرامت حضرت اقدس خدیوہ فرماتے ہیں:-
 ”جب میں نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تو چار ماہ بعد تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶ رکنوں پر ۱۹ کو مقام کوڑا سپور ایک مقدمہ برخواست..... یہ رسالہ تالیف کروں اور اس کو ساتھ لے جاؤں۔ تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ ہوئی پیدا ہوئی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کام کا تمام نہ گیا۔ صرف وہ چار دن ہیں بلکہ میں اس طرح درد گردہ میں مبتلا رہا جو ایک سنگ بیماری ہے تو یہ تالیف نہیں ہو سکتی۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ میں نے رات

کے وقت میں جب تک گھٹنے کے قریب ہاتھ کے بعد رات گذری تھی۔ اس سنگ کے لوگوں کے لیے کتاب میں دعا کا ناموں تم آئیں کہ ہر سوز میں اسی دردناک حالت میں صاحبزادہ لڑکی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی گیا اپنی اس مرحوم کے لئے میں اس کو کھنا چاہتا تھا۔ تو ساتھ ہی مجھے فریاد ہوئی اور الہام ہوا اسلام تولا من رب و رحیم یعنی سلامی اور اور نافرمان ہے یہ منہ سے کلام آئے۔ پھر تم سے مجھے اس ذات کی خبر کے لئے میں میری جان سے کبھی کبھی کے چہ نہیں کئے تھے کہ اس باطنی تسکین ہو گیا اور اسی درو نصف کے خوب کتاب کو لکھ گیا۔ نامہ اللہ فی ذاکہ“

(صفحہ ۶۷، ۶۸)

خدیوہ فرماتے ہیں کہ حضرت موصوف کے متعلق نصف لاکھ کے قریب تھے جن میں بعض ارکان حکومت بھی تھے آپ ہی لاکھ کی جاگیر کے مالک تھے وہاں سب بڑے عالم شمار ہوتے تھے اور کراچی کا جنازہ پڑھا اور نئے امیر کی دستار بندی آپ کے سپرد تھی۔ گویا جاہ و مرتبہ اور شان کے لحاظ سے آپ اپنے ملک میں نہیں رکھتے تھے۔ (صفحہ ۶۸)

بیزر فرماتے ہیں:-
 ”وہ ایک شخص تھا کہ سب سے بڑے آیا اور سب سے بڑے تھے۔ میں نے حضرت موصوف کو دیکھا تو اس کے لئے غلط لکھے۔ مرکز میں آئے اور انہوں نے تقریباً پانچ ماہوں کے اور اس وقت کے لئے ملی قربانی کرنے کی تلقین فرماتے ہیں، وہ موصوف ہوتا ہے ۸۸، نیز فرماتے ہیں:-
 ”شہید موصوف نے مرکزی جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے۔ اور در حقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی مثال تھی۔ اب تک میں اس کی پیروی کرتے چلتے ہیں کہ جو خوش ان میں سے ادنیٰ خدمت بجالاتا ہے۔ وہ نہایت کتاب سے کہ اس کے لئے دعا کیا جائے اور جسے کہہ چکر پانچ تھے۔ حالانکہ خدا کا اس پر ایمان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی۔۔۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھائے اور وہ سب تھے جس کا اس شہید موصوف نے نمونہ پیش کیا“ (ص ۵۸)

”خدا کی جماعت کو ایک ایسی قوم بنا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یا آد سے اٹھو نفوٹا اور طاہرات کے اول درجہ پر تمام ہوں جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو“

(صفحہ ۷۵، ۷۶)

اللہم افرحہم ورتقنا لما تفرحنا۔ آمین۔

تحریک جدید — دائمی حصول ثواب کا ذریعہ

ادبکم ملک صلاح الدین تہذیب و تادیب الملک تادیبان

تہذیب و تادیب کا انا و میرت نسیم کر دانی
تھے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے
آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

اب خلافت ثلاثہ کا بارگاہ مبارکت در
شروع ہے جس میں حضرت غلیظہ امیر
انشائت ایہو اللہ تعالیٰ نے ہذا العزیز
نے علوم نہائی کو سیکھنے اور پھیلانے
کے لئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے حضور
جامعہ کے سرچھوٹے بڑے احمق
سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپ کی
اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ
تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والا
ہے گا۔ بزرگوار حضرت فضیل عمرہ کے
کاہن کو چار گھار رکھتے تھے اور دوست
کے ساتھ جاری رکھتے تھے۔ لئے حضرت
نے یہ نفع عمرنا و تہذیب خندہ کے نام
سے ایک نئی تحریک کا آغاز فرمایا
ہے۔ اور غلیظہ جامعہ کو قربانی میں
اپنا قدم آگے بڑھاتے تھے۔ یہ
ایک خاص موقع پر پہنچا ہے۔ یہ
بروز حضرت شہادت مبارکت اور
جامعہ ترقی کے لئے مسجک سہل کی
جیستہ رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہندستان
کے ہر مخلصین جامعہ کو ان تحریکات
پر مشاغل بنوئے اور زیادہ سے
ایشیاد اور ترقی راہی کا نمونہ پیش
کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل کو
حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔
آج جامعہ احمدیہ ایک ابتدائی
بیج کی حیثیت سے نکل کر ایک مضبوط
درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے
اور یہ ترقی نظام خلافت کی برکات
کا نتیجہ ہے۔ آج اس مادی اور دنیوی
کے وہی تمام دنیا کی نگاہیں ہماری
طرف ہیں۔ بہت کم روزانہ طور پر مرد
دنیوی زندگی کی روح چھوٹے از
اسلام اور احمدیہ کے پیغام کو
کے کونے کونے میں پہنچانے کا غلیظہ
انشان کا کام ہر سال ہوتا ہے۔
ہذا ضرورت اس امر کے ہے کہ
ہم اپنی ذمہ داریوں کو وسیع طور پر
سمجھیں اور مخالفت حق کی صحیح
تہذیب اور اصلاحت کرتے ہوئے
اپنے دہہ بیوت کی عملی تکمیل کر کے
تمام دنیا میں روحان انقلاب کے
دھن کو ترویج سے توجہ نزلانے والے
ہیں۔ اہم اپنے مشعل سے یہ ثابت
کرتے والے ہوں کہ ہم درحقیقت دین
کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔
دنیا سے کھٹھارنے ہم سب کو
کائنات کی فکر کرنا والا ہے اور زندگی
کے ہر لمحہ رحمت کے ساتھ مقبول خدمت سلسلہ کا توفیق بخشے۔ آمین۔

مومنوں کے ثواب بنتی رہتے
ہیں گواہیں زندگی میں بھی اور زندگی
کے بعد بھی ثواب ملتا رہے بگڑنا
رہے۔ جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ہے
کہ اسے یہ موقع تحریک جدید کے
ذریعہ عمل برپا ہو گیا۔ ایک جاہل
حضرت غلیظہ امیر انشا علی رضی اللہ تعالیٰ
عزہ کے ذریعہ نام نہاد ایک اسلامی
تحریک ہے۔ جس سے ہر چار دانگ
عالم میں تہذیب کے مسائل بھائے گئے
مشہور زبان میں منظم ہوئے اور ہر
سے ہیں۔ مسلمانوں کی انواع تباہیوں
اور مزید تباہی جاری ہو رہی ہے۔ اور وہ
توسیع جو صدیوں سے مردہ تھی
ناگاہ ان میں نفع روح برآ اور وہ
ادبی باتیں تھیں۔ غرض مغربی افریقہ
اور مشرقی ملک میں اسلام نے دہائی
طاغوتوں کو بنیادوں سے ہلکا کر رکھا
ہے۔ اور وہ خود قیام پزیر تھے۔ اس کا
اسلام جامعہ احمدیہ کے ذریعہ ہند
بروز ترقی پکڑا رہا ہے اور یہ تعداد
ہیں نفوس اس کے ملتے جکتے ہوئے
ہیں۔ یقیناً آپ جانتے ہوں گے کہ
آپ اپنی زندگیوں میں سچے اسلام کو
برصغرتا مہلتا کھولنا اور جملہ تہذیب و
ادب کے نئے سارہ نئے نوج در
زندگیوں کو پناہ لینا و تھمیں۔ اس کا
یقینی ذریعہ ہماری ہے کہ آپ دہائیوں اور
دیگر تہذیبوں کے مشاغلہ تحریک
جدید کے جنموں میں سابقت کی
روح پیدا کریں اپنے آپ میں اپنے
خوب نمونوں میں۔ اپنے آثار میں اور
اپنے رفتار اور جماعتوں میں۔ اللہ تعالیٰ
ہم کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین
مستور پڑھنے فرمایا ہے
"ہر جماعت ہوں کہ ہر وہ شخص
جو اپنے اندر ایمان کا ایک
ذریعہ بھی رکھتا ہے وہ ہماری
اس تحریک پر آگے آئے
گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ
کے نام نہاد کی آواز پر کان
نہیں دے گا۔ اس کا ایمان
کھو یا جائے گا"

"اگر تم نے احمدیت کو
دیانت داری سے قبول
کیا ہے۔ تو اسے مردہ
اور اسے عورت اور تمہارا
نفس ہے کہ تحریک
جدید کے اثرات سے
مقاہد میں میرے ساتھ
قانون کرو۔ زمین و آسمان
کا خدا گواہ ہے۔ کہ جو
کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ اپنے
نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔
خدا تعالیٰ اور اسلام
کے لئے کہہ رہا ہوں۔
محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا
ہوں۔ تم آگے بڑھو اور
اپنا حق۔ اپنا حق اور
اپنا حق خدا اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
قربان کرو۔"
"اس بات کو مد نظر رکھتے
ہوئے کہ اس قسم کی تحریک
صدیوں میں کوئی ایک ہی
ہو کر آتی ہے۔ اور اس بات
کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ حضرت
سید محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا دور ایک
یا دو گنا زمانہ دور ہے۔
جس کی تمام اہمیا اور
اہمیں نے حضرت زور
سے لے کر حضرت نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر
دہی ہے۔ اور اس بات
کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آپ
کے کام کو مضبوط کرنے اور
انشائت احمدیت کو بنیاد
کو بنانے میں ہر شخص جمع

تہذیب و تادیب کا انا و میرت نسیم کر دانی

اسلام کی نشاۃ ثانیہ - وقت کی آواز

اداکرم مولوی محمد رضا صاحب سیدنا علی احمدی میرا آباد

اسی نشاۃ ثانیہ کے زیر عنوان سیدنا محمد سے نکلنے والے کتبہ اشاعت سلم روزہ ماہر مہلتے دکن کی مورخہ ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۹۰۱ء کی اشاعت جناب سید عبدالمصطفیٰ صاحب سیدنا محمد عبدالرحمن صاحب نے کیا ہے۔ مشائخ جڑا ہے۔ پورچھ کو مصر میں حال ہی میں ناصر حکومت کے عہدے سازوں نے اسے انعام میں پہنچانے کی سزا دی تھی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے جس کا اظہار انہیں نشاۃ ثانیہ کا ادارہ نشاۃ ثانیہ مجتہد نشاۃ ثانیہ وغیرہ تنظیموں کے ناموں اور رسم رسماؤں کے مذکورہ بالا طرز کے مجلوں کے ذریعہ زبان حلال و حلال سے کیا جا رہا ہے۔

آزاد سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت ثانیہ کا یہ کام کیا ہے؟ کیا اسلام کی حالت واقعی ویسی ہو چکی ہے جس کے لئے ایک نشاۃ ثانیہ کی ضرورت ہے؟ اور یہ نشاۃ ثانیہ کیسے طرح ہو سکتی ہے؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اولیٰ بنی اسلام حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی تھی۔ اس نشاۃ ثانیہ کے بعد اس زمانہ میں مجددیہ دورہ ہر سال کا جو مکرر ہوتا رہا ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی آواز ہو رہی ہے۔

اسے صرف سے لہذا ہو رہی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت پہلے زمانوں کی نسبت اس وقت بہت زیادہ ہے۔ جناب سید قطب صاحب کا مذکورہ مضمون بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

... اس بات کو تسلیم کرنا ناگزیر ہے کہ اس امت کا تعمیر نو کی جائے

مجھ کو وہ اس کردار کو ادا کر کے جس سے اللہ کی توحید کی جاتی ہے۔ اور اس بات کو تسلیم کرنے سے بھی مقرر نہیں ہے کہ اس امت کی نشاۃ ثانیہ کی جائے جس کو باطل تصورات باطل عقائد اور باطل نظموں سے اور نہ اسلامی طرز زندگی سے کوئی تعلق ہے۔ خواہ وہ اس بات کا دعویٰ ہی کرتی رہے کہ وہ اس سرزمین پر اب تک تمام آدمیوں پر ہے جس کو عالم اسلامی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ... امت مسلمہ سے اپنا وجود اور ... ہے۔

... ہے اسلامی نشاۃ ثانیہ کی کوششیں یہ وہ سلاہت قدم ہے جس کو ہرگز ترک نہیں کیا جا سکتا۔ رہنا ہے دکن

فرق کو اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ دنیا میں امت مسلمہ کا وجود برائے نام جو کر رہ گیا ہے۔ مذاہن میں روحانی زندگی کے مفاد پائے جاتے ہیں اور نہ اس کے وجود میں سیدنا محمد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نظر آتا ہے۔ اس بات کا احساس کہ امت مسلمہ آفت مرہومہ جو کر رہ گئی ہے۔ اللہ کی امتداد سے ہی پایا جاتا ہے۔ اور اس میں از سر نو روح کو پھیلنے اور اس کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کوششیں بھی لی جانی رہیں۔ کسی خاص راستے کے لئے مسلمانوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ مسلمان غیریت اور مغزیت کو اپنا لے اور وہ مغزیت تو امام کے روح بدوش کھوٹے ہوئے کے قابل ہی بن جائے گا تو اس کی نشاۃ ثانیہ یہاں تک کہ یہ امت اس مخرج کی خاطر بڑی بڑی اور کھینچتا مگر جس کی جگہ چلائی گئی اور ایک ایسا دور ہی قائم ہو جس میں ہر نیکو انسان کی ہمت چھڑنی کرنے کی بجائے تیرا ہے۔ ہاں ہی جگہ سے پہلے گئے۔

تعمیر ایک نیا دنیا کی تلاش شروع ہوئی۔ چنانچہ سید قطب صاحب لکھتے ہیں اس کے بعد اس بات کو تسلیم کرنے سے

مقرر نہیں ہے کہ اس امت ایک نیا دنیا کی تلاش شروع ہوئی۔ چنانچہ سید قطب صاحب لکھتے ہیں اس کے بعد اس بات کو تسلیم کرنے سے

کے ساتھ ہے۔ مغرب اور اس کے افراد کی قیادت تقریباً زمانوں کے زیر پرچم چکی ہے۔ اس لئے نہیں کہ مغزیت تدریب مادی یا اقتصادی یا دینی اعتبار سے مخلص ہو گئی ہے بلکہ مغزیت نظام حیات کا دور اس اعتبار سے ختم ہو گیا ہے کہ اس کے پاس انسانیت کی خدمت پیش کرنے کے لئے وہ نظریات مرہومہ ہیں جو اس کو انسانیت کی قیادت کا دور تو ہم پہنچا سکتے ہیں۔ ... اس طرح وہ طبیعت اور قومیت کے نظریات بھی اپنا اپنا ادا کر چکے ہیں۔ جو سو سو برس اور آئیوں صدی کے درمیان ایک عام مقبولیت حاصل کر چکے تھے۔ اور جن کی دنیا و پروردگار نے معاف کرے جو وہ ہیں آئے تھے۔ اور یہ سب کے سب اپنے افلاس کا اعلان کر چکے ہیں۔

اس وقت پر مغزیت مگر یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کوششیں اور مقررہ کام جو کر رہ گئی ہیں چنانچہ لکھتے ہیں

اس طرح سارے افراد اور اجتماعی نظام بالآخر ناکام ہو چکے ہیں۔ اس واضح اعتراف کے بعد پھر جانتے ہیں کہ

"اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی کوششیں ہمیں پہلا قدم ہے جس کو ہرگز ہرگز ترک نہیں کیا جا سکتا"

لیکن سوال یہ ہے کہ کبھی سنوں میں ہوا کہ نشاۃ ثانیہ کیسے طرح ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارا یہ ایمان ہے کہ اور یقیناً ہے کہ ہم ایک ایسے سچے مذہب کے پیرو ہیں جس کی تعلیمات قیامت تک باطلی زبان و مکان جوں کی توں قابل عمل ہیں جو یقیناً ہمیں اپنے مسائل کا عملی مذاکرے پاک حکام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و روایات میں ضرور ملے گا۔ صرف چشم جہیرت کی چنانچہ یہاں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق خدا کے لئے فرماتا ہے کہ کھوانا ہی بدعت فی الامتین دوسرا مضمون متعلق علیہم آیا تہ و لیکر ہم ہر بدعتہم الکتاب والحقمہ یعنی خدا

تعالیٰ نے ہی وہ ذات باریک ہے جس سے آسمین جہا ایک رسول کو سورہ نزلے گا جو لوگوں کو خدا کا کلام سنانا تھا اور ان کا ترجمہ لغوی فرمایا کرتا تھا اور ان کو خدا کی کتاب اور اس کی تکلیف سکھایا کرتا تھا وہاں نشاۃ ثانیہ کے متعلق بھی ارشاد فرماتا ہے کہ

واخزین منہم ما یحکموا بہم ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو بھی نیک ان سے ٹال نہیں بھیجے ایک دوسری جماعت بھی ظہور پزیر ہوگی جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے برادر زلفی کاہل کے ذریعہ زمین فرمایا گئے۔ مگر یہ جماعت ابھی تک دنیا میں ظاہر ہو کر مجاہد کی جماعت میں ہی نہیں۔

اور وہ محمد بخاری شریف کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب سورہ محمد کی یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آخروں منہم کون ہیں تو آپ نے حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ سلمان الاہلبی مصلحاً بالقرآن الہدایہ رسول اور بخاری من فاروقی بخاری کتاب التفسیر بخاری اگر ایک ایمان نہ تھا تو آپ کی اولیٰ اور اہل ناری کی نسل سے ایک یا ایک سے زائد لوگ آسے اور اس سے آئیں گے۔ اس حدیث میں ارشاد ہوا تھا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجنتا ثانیہ بنا تے ہیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ظہور اس رنگ میں ہوگا کہ آپ کا روز اور ظہور کا لہری ناری النسل میں سے ہوگا۔ اور اس کا زمانہ مسلمانوں کے ایمان کے آگے جاتے گا جو کہ اور اس کے ذریعہ دوبارہ دنیا میں ایمان واپس آئے گا۔

قرآن کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیش خیروں کے مطابق عین مقررہ وقت پر نازل ہائے کہ حضرت مولا صلوات اللہ علیہ صاحب نادانی علیہ السلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اور وہ بھی اس اعتبار سے حضرت سلمان فارسی کی قوم میں سے آپ کی کے زمانہ کے دور پر سچے معروضہ و جہد و جہود جس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے آکر تمام دنیا کو ہر طرف جانفزا کر کے لایا اور اس کی مشیادہ بندی اور انہیں ایک مرکزی جگہ پر جمع کرنے کے لئے جن امام از انان مقرر کر کے بھیجا گیا اور اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس منصب پر فائز فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو امام عالم ہونا چاہیے کہ

علاوہ ثابت فرمایا کہ اسلام کی نشاۃ
 ثانیہ کا آغاز ہو سکتا ہے۔ آپ کی آواز
 پر جن سعیدوں نے صدقہ دل سے لبیک
 کہا اور آپ کی سچی اتباع کی انہیں خدا
 تعالیٰ نے اسلام کی فرتی اور اس کی
 نشاۃ ثانیہ کے لئے مرادل دستہ کے طور
 پر چن لیا۔ ان میں ایسا عظیم الشان تبدیلی
 آئی کہ وہ اپنی جائیں اموال خیرین اور
 اولادیں اپنے اسلاف صحابہ کرام رضوان
 اللہ علیہم کے نقش قدم پر گامزن ہوتے
 ہوئے خدا تعالیٰ کے راستے میں
 قربان کرنے کے لئے تیار ہوئے جن
 کا نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے حضورؐ کے
 جرم میں دنیا کے منگواروں تک اسلام
 کا بیٹا م بنیادیا اور ارباب کے منہم کو
 انہوں کے تپتے پھراؤں اور
 ہر جگہ کے ترقی یافتہ محسناًوں اور دنیا
 کے دیگر ملک میں یہ اہل بیتا آمین
 بنائے۔

جرات نہیں رکھ سکتے تھے ہمارا دعویٰ پیش اور
 امام ہے جس کی ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 تیار ہیں۔
 لیکن اس کے رکن دنیا میں ایک ہی جلت
 ایسا بڑا ہی باجماعہ کھلانے کی سختی سے اد
 جن کا ایک قابل افاضت امام اور ایک
 مرکز اور ایک تنظیم کو منظم نظام عمل ہے اور
 وہ حضرت سید محمد علیہ السلام کی قائم کردہ جنت
 احمدیہ ہے۔
 یہ جانتے ہیں کہ اس کے فراد خواہ دنیا کے کسی
 کو نے یہ آہدوں اپنے امام اور حضرت سید
 موجود علیہ السلام کے سچے جانین کے ایک
 اور نئے اشارہ پر اپنا سب کچھ بھجوا کر نیکے
 لئے تیار ہیں جو جماعت احمدیہ کی چھل اور
 ہادی کی تاریخ اس حقیقت کا آئینہ دار
 ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ایک جلسہ کو مخاطب کرتے چلے
 فرماتے ہیں کہ
 "مذاہب نے مجھے وہ دل بستے ہیں جو
 میری آواز پر ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سکندر کی
 گہرا بڑوں سے جھگڑا تک لگانے کو
 نہیں تو، ہر صدر میں جھگڑا۔ کھانے کے
 لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پیاروں کی بیڑوں
 سے آگے آگے کرانے سے لے کر ہرگز ہرگز
 پیاروں کو ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 نوروں میں کو جو جانے کا حکم
 دون تو وہ ملتے ہوئے نوروں
 میں کو کر دکھا دیں۔ اگر خود کشتی
 تمام مذہبوں اگر کو کشتی اسلام میں
 ناچار ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 نہیں ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 کے تیار ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 میں ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 حکم دینا اور وہ صوا آ دی اسی
 وقت اپنے پیٹ میں خیر مار کہ
 مرہائے اللہ الفعل اور زوری
 شہد

اس کے برخلاف اسلام کی نشاۃ ثانیہ
 کی مسیاد سراج الوقت حکومت کے
 خلاف علم بغاوت طبع کر کے اور اس
 ساقیۃ الائنے کی سازش کرنے اور اس
 طرح اپنے تصورات و تخیلات کی پیدا
 کردہ "حکومت الہیہ" کے قائم کرنے میں
 نہیں جیسا کہ مضمون نگار کے طویل
 مضمون کے بعض فقرات سے متضح ہوتے
 ہیں اور اس وقت رات و تخیلات کو عملی
 جامہ پہنانے کی کوشش میں مضمون
 نگار کو تختہ دار پر پہنچا دیا گیا پڑھی۔
 اور ان پر غلطیا صحیح نشاندہ اور صحیح
 کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنے کا
 الزام لگایا گیا۔ پھر قلمبرہ کے روزنامہ
 الابرار میں ان کے مقدمہ کی جو روئیدار
 چھپی ہے اس میں قلمبرہ ہے
 "عدالت میں سید مطلب
 مرحوم و مدفون کے سامنے
 ان کے وہ بیانات
 دہرائے گئے جن میں
 انہوں نے موجودہ نظام کو
 مرتا سراسر جاہل فرادہ
 سے اور اسے بیخ و بن سے
 اکٹرا پھینکنے کو ہی اس
 دور میں اسلام کا صحیح

مغصب و متعدد بتایا
 ہے۔
 رحمۃ الرحیم اور الفرحان
 اکبر نے
 اس سے ظاہر ہے کہ مضمون نگار نے
 اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کسی
 قسم کا مسعود اور طسریقہ ایجا کیا
 ہے۔
 اور ظاہر ہے کہ اس طرح کا اسلام
 کے ساقیۃ دار کا بھی تعلق نہیں۔
 اگر اس طرح کو اپنایا جائے تو اسلام کی
 نشاۃ ثانیہ صرف ایک سوچم سفلیل
 بن کر رہ جاتی۔
 اور اس کے بالمقابل جماعت
 احمدیہ صحیح مسنون میں دنیا کے
 سامنے عملی رنگ میں اسلام کی
 نشاۃ ثانیہ پیش کرتی ہے جس میں اسے
 دن دو گنی سات چو گنی ترقی حاصل ہو رہی
 ہے اس طرح دولت کی اس آہ آہا کا
 صحیح جواب جماعت احمدیہ ہی علاوہ
 رہی ہے؛
 اور دنیا قریب ہے کہ دنیا میں صرف
 ہی ایک مذہب باقی رہے گا جو
 عزت کے ساقیۃ یاد کیا
 جائے گا؛

چنانچہ جناب سید مطلب صاحب نے
 اپنے مضمون میں ایک آئی قسم کی جماعت
 کے قیام کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے
 لکھا کہ

اس کے لئے یہ بات بڑی
 زبردست اہمیت کا حامل ہے
 کہ ابتدا میں کچھ لوگ براہی و
 کی حیثیت سے اس کا علم کریں
 اور اس راستہ پر نکل چلیں اور
 اس جماعت کے خلاف
 جنگ وہہ کریں جو زمین پر
 جری طرح صحابی ہوتے ہیں
 لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ
 ایک جماعت یا اسکی تنظیم اور مرکزیت اس
 صورت میں ہی قائم ہو سکتی ہے جس کے
 اندر ایک قابل اظہار و دعائی رہنما
 موجود ہو۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ علی الجاہلین
 اہل قلمبرہ کے نام کے ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 قائم نہیں ہو سکتی جس کے ادنیٰ سے ادنیٰ
 ہمنارہ پر اس کے ہمنارہ اور ہمنارہ ہرگز
 دینے کے لئے تیار ہوں گے اور ہرگز ہرگز
 کے اندر تنظیم اور مرکزیت اسی صورت
 میں ہی پیدا ہو سکتی ہے جس کے نام کے
 ایک جلیل القدر یعنی تسالی اظہار و دعائی
 رہنما ہو جو جو جس کے گرد تمام جماعت
 کے اعضاء اور متمدن اور منسک ہرگز
 ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 تمام فرقوں میں ایک ایسے ہی قابل اظہار
 رہنما پارہ دعائی رہنما کو ہرگز ہرگز ہرگز
 کہیں نظر نہیں آتا جسکی کو ان فرقوں میں
 سے کوئی ایک ہی جس کے نتیجہ میں دنیا کی
 شہرت کیاریں بن جتے ہوں یہ کہنے کی

بقیہ نمبر سترست لکھنؤ پریس لکچر (بقیہ نمبر ۱۳۳)

نمبر	نام کتاب	تعداد کتاب	نمبر	نام کتاب	تعداد کتاب
۱۲۳	قرآن مجید کا پہلا پارہ تفسیری لکچر	۴	۱۲۳	ایک نہایت جامع و نامیہ لکچر	۱۰۰
۱۲۵	الفعل جوہل نمبر	۹	۱۲۴	حضرت امیر المؤمنین کا روزیہ	۵۰
۱۲۶	ماہنامہ مسیحیان اردو	۴			
۱۲۷	میری والدین اردو	۶			
۱۲۸	لائف حضرت مرزا شاد الدین صاحب	۵			
۱۲۹	اسلام میں آفات کا آثار اردو	۷			
۱۳۰	مولانا مودودی پرنسز اور انجمن احمدیہ	۷			
۱۳۱	مستشرق کتب	۹			
۱۰۰	کھلی کتاب				

محکم حاجی فضل احمد صاحب کیوٹھولی دوری قادیان وفات پانے
 انشاء اللہ انا ایسا ہوں
 قادیان ۷ نومبر ۱۹۰۷ء بوقت عشاء کو ہمیں جن نسل احمد صاحب کیوٹھولی اور ش قادیان
 بقصد اہل و عیال وفات پانے۔ انشاء اللہ انا ایسا ہوں۔ آج ایک پیر و پھر جنازہ گاہ میں مرحوم حاجی
 صاحب کی نماز جنازہ پڑھی اور مولانا فضل صاحب قاضی امرتسار نے ان کے جنازے میں
 درود شاد قادیان کہا اور قادیان شریک ہوئے اور مولیٰ ہونے کی وجہ سے آپ کو کتب و کتب میں پڑو
 ڈک کیا گیا۔
 مرحوم حاجی صاحب بڑے دل کو بڑے وسیع من کرنا کا جو پورے شہر قادیان میں خلوک اذہر
 تھے اور سب سے کچھ ہی مومن کو باقی بچے رہے تھے۔ ان کے جنازہ پڑھنے اور ان کو
 کھڑکی اور مرکزی صوفیات نے فریاد کرتے ہوئے اور تھے۔ آخری عمر میں ان کے
 جسم میں آج بھی درد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں داخل فرمائے۔ آمین۔
 کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی تصدیق

بزرگان اُمت کی شہادتیں

یٰٰنصراۃ اِحۃالٰ نوحی الیہم من التماۃ و الہام اکثر سراج رسولی

از حکم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل پنجاب و مولوی محمد عتیق روضی

عوام اور اہل علم نے آپ کی مخالفت کی وہاں
خدا سے سے تعلق رکھنے والے سے کہو
یہ ہے بزرگ بھی تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ
اور سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ہم سے خبر کیا کہ آپ کی تصدیق فرمائی۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے توحید
الشہادین میں تحریر فرمایا ہے کہ شاید
دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ
لوگوں نے بیڑھے اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق فرمائی۔
میں اس صفحہ میں ان چند بزرگ

ہستیوں کو ذکر کر رہا ہوں جو صاحب
سعیاً و کسوف تھے اور بزرگ اور زیادہ
کثرت اللہ تعالیٰ سے اور سیدنا رسول
یاک صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر کیا حضرت
یحییٰ موعود علیہ السلام کی تصدیق فرمائی۔
اول۔ حضرت مولانا مولوی عبداللہ
صاحب غزنوی کی شہادت۔

حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی
جہاں زمانہ کے صاحب رویا و کثرت
بزرگ تھے انہوں نے اپنی وفات سے
قبل اپنے کشف کی بنا پر یہ پست گوئی
کی تھی کہ ایک نور آسمان سے قادیان کی
طرف نازل ہوا۔ جگر افوس کی کہ میری اولاد
اس سے محروم رہے گی۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام اپنی کتاب
ازادہ اہام میں اس شہادت کا ان الفاظ
میں تذکرہ فرمایا ہے۔

”مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی
مردم جو اس عاجز کے زمانہ
غلو سے پہلے گذر چکے ہیں ان
کے متعلق یہ بات ہے کہ ان کی
تاریخ ہجران سلاطین سے
خبر ہوا کہ وہ گذرے کہ حافظ
محمد یوسف صاحب جو ایک مرد
صانع ہے ریاضی اور حیثیت
اور اول درجہ کے رفیق اور
مخلص مولوی عبد اللہ صاحب
غزنوی کے ہیں وہ قادیان میں
دس عاجز کے پائ آئے اور
باقول کے سلسلہ میں بیان کیا

سینا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیش چکھویش کی روشنی میں اور مسلمانوں کی رو
مروذگی ہوتی حالت نیز زمانے کے حالات
کے پیش نظر کفر اہل ایم حضرت کو یقین تھا کہ
حضرت امام ہدی علیہ السلام کا ظہور یہ جو
صدی کے آخر یا چودھری صدی کے شروع میں
ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ
امت کیے جاگ رہے تھے کہ جس کے شروع
میں یہ ہوں اور اس خیر میں حضرت یحییٰ و امام ہدی
علیہ السلام ہوں گے۔

زمانے کے حالات یہ تھے کہ تیرھویں
صدی میں مسلمان تفریق میں جا چکے تھے اور
دوسری کھانہ سے دنیا تارک ہوا رہ چکا تھی یا
روحانی کا سرور گنہگار کے عظمت میں شہ
ہوئی تھا اور لوگ سرد درجہ ہوں تھے کہ کو
جائیں اور کیا کریں بجز ظالم انسانیت کے دنیا
روحانی میں تیرھویں صدی کے آخر میں

عظیم پیدا ہوا اور قادیان کی قدرتی اس سرزمین
میں وہ خدا جلوتہ گرفتار جو مسلمان کی چوٹیوں
پر نور دار ہوا تھا اس بزرگ ہرگز نہ
اپنے ایک مقبول بندے کو وحی ہالہام
کے کھانہ اس تا ایک دن اور دنیا کو محور
کرنے کے لئے مجبوت فرمایا اور دنیا کی
اصلاح کے لئے حضرت مرزا علیہ السلام کو
عیلیہ السلام کو یحییٰ موعود بنا کر بھیجا اور اپنے
پیادے سے سچ سے اس طرح ہم کلام فرمایا۔

”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا
نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا
نے تصدیق کر کے گا اور بڑے
زور اور دھمکیوں سے اس کی
سچائی ظاہر کر دے گا۔“

اس لئے کہ مایا تیسہ من رسول اکا
کا نوا ابہ بیستہ ہر ذرہ ان کی کشت
کے مطابق وہی لوگ جو یحییٰ و ہدی کی آمد
کے منتظر تھے اس کے مستحکم ہونے اور
دھمکے دیکھتے تھے بلکہ انہ معاذ میں
سے بن گئے اور اس کو اذیتیں پہنچانے
میں کوئی کسر نہ اٹھائی۔
لیکن مخالفین کی کشت پھل کرتے ہوئے

کہ مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم
نے اپنی وفات سے کچھ دن
پہلے اپنے کشف سے ایک
پیش گوئی کی تھی کہ ایک نور
آسمان سے قادیان کی طرف
نازل ہوا۔ جگر افوس کی کہ میری
اولاد اس سے محروم رہے گی۔
ازادہ اہام صفحہ ۸۶

پہنچا۔
دو نم۔ کتاب شاہ صاحب جمال پوری
کی شہادت

کتاب شاہ صاحب جمال پوری جو
ایک سالک۔ زاہد اور فائدہ بخشے انہوں
نے یہ اطلاع دی تھی کہ تیسے جو ان ہو
گیا ہے اور وہ قادیان میں ہے۔ ان کی
تفصیلی شہادت کو حضرت یحییٰ موعود علیہ
السلام نے کتاب ازادہ اہام میں اس
طرح درج فرمایا ہے۔

”میرے بعض صاحب لفظ نام رسول
صاحب جو الحمد للہ تھے انہوں
نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ (رحمہ)
جبکہ میرے ساتھ کا مشہور قوطا تھا
ایک بزرگ کتاب شاہ نام
مجھ سے مجھے توجیہ کا راہ

دکھایا اور جو باعث اپنے
کلمات فقر کے بہت مشہور
ہو گیا اور اصل باشندہ ضلع لاہور
کا تھا ہمارے گاؤں جمال پور
وضلع لہیان میں آ رہا تھا اور
بتاری میں ایک فقیر ملک اور

زاہد اور فائدہ بخشا اور اسرار
تو عید اس کے دل سے نکلتے تھے
بہین آخیاں پر ایک زبردگی اور
بے ہوشی عادی ہونے کی وجہ سے
گیا اور بعض اوقات قبل از ظہور
بعض غیب کی باتیں اس کی زبان
پر جاری ہوتی اور جس طرح وہ
بیان کرتا اس طرح پوری ہوا میں
چتا تھا ایک وفد اس کے کشت
سنہ کے غلط سے پہلے ایک
خطا مشہور کئے کہ کچھ کشتی
کشتی اور میں از قوت مجھے بھی
عزوی تھی سو قوت سے دنوں کے
بہتر سے کہ خطا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

..... اس رنگ نے ایک
دو مرتبہ ہات کو عرض میں سال
کا گذرا ہوا مجھ کو کیا کہیں اب
ہواں ہو گیا ہے اور لہیانہ
میں آ کر قرآن کی ظلمات نکالے
میں از قرآن کی رر سے فیصلہ
کرتے کتاب میں نے غیب کا
ماہ سے پوچھا کہ کیا قرآن میں

بھی ظلمات ہیں قرآن نور اللہ
کا کلام ہے تو انہوں نے جواب
دیا کہ تفسیروں پر تفسیریں نہیں
اور شہ عری زبان کچھ نہیں
سلفہ بہر سبب کہ کے حقیقتوں
کو چھپایا گیا ہے شہادت
پہ زور سے کہ اصل حقیقت
کو چھپا دیا ہے پھر صاحب
وہ مینے آئے گا تو فیصلہ قرآن
سے کرے گا پھر آپ کے بات
کو رہا کہ یہ بھی کہا کہ فیصلہ
نہر ان پر کرے گا اور
مولوی انکار کر جائیں گے
اور پھر یہ بھی کہا کہ انکار کریں گے
اور جب وہ مینے لہیانہ میں
آئے گا تو خطا کرے گا پھر میں
نے پوچھا مینے اب کہاں سے
توانوں نے جواب دیا۔ یحییٰ
قادیان کے ہیں تا دیان میں
ترب میں نے کہا کہ قادیان تو دنیا
سے ہیں کس جے وہاں نہیں
کہاں سے اس کا انہوں نے پوچھا
جواب نہ دیا۔ اور مجھے کچھ معلوم نہ
تھا کہ ضلع گورداسپور میں بھی
کوئی گاؤں ہے جن کا نام تا دیان
ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا
کہ مینے علیہ السلام علی اللہ آسان
پر لکھا ہے کہ جب اور کہیں
انہوں نے جواب دیا کہ مینے بن مریم نبی اللہ کریم
ہے۔ ہم بادشاہ ہیں محوٹ
ہیں نہیں گئے اور کہا جو آسانوں
والے صاحب ہیں وہ کسی کے
پاس میں کہ نہیں آیا کرتے۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام
ازادہ اہام باب پنجم صفحہ ۸۸

مولوی بشیر احمد صاحب فاضل پنجاب
اور مولوی محمد عتیق روضی

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے توحید
الشہادین میں تحریر فرمایا ہے کہ شاید
دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ
لوگوں نے بیڑھے اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق فرمائی۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے توحید
الشہادین میں تحریر فرمایا ہے کہ شاید
دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ
لوگوں نے بیڑھے اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق فرمائی۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے توحید
الشہادین میں تحریر فرمایا ہے کہ شاید
دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ
لوگوں نے بیڑھے اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق فرمائی۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے توحید
الشہادین میں تحریر فرمایا ہے کہ شاید
دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ
لوگوں نے بیڑھے اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق فرمائی۔

حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے توحید
الشہادین میں تحریر فرمایا ہے کہ شاید
دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ
لوگوں نے بیڑھے اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق فرمائی۔

صاحب کو ایک خط بزبان فارسی تحریر کیا جس میں لکھا کہ :-
 ”ممنون ذیادہ ایسی اور روحانی تحفوں سے اندھے ہیں اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیٹوں اور سامنا ہیں صاحب بصیرت ہیں لہذا آپ مخلصاً جواب دیں کہ میرا غلام احمد ثانی نے مکی حدیث کی توثیق اپنے دعویٰ میں صادق میں کیا اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ بھی ہوئے اور میری طرف سے غلام احمد ہو گئے تو آپ میرا تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذمہ دار ہیں اور اگر وہ چھوٹے ہیں اور ہم نے کافی سے ان کو مان لیا تو ہماری گلہی کا خیال آپ کے سر پر ہے۔“
 اس سوال کا جواب حضرت پیر صاحب العلم نے جو لکھا وہ یہی درجہ ذیل ہے :-

شہادت اول۔ ہمارے مسلک کا دستور یہ ہے کہ ہم نماز مغرب و عشاء میں اپنے مریدوں کے ساتھ علقہ ذکر کے ذکر الہی کیا کرتے ہیں ایک روز ملنے ہیں ہی لائق تکلف آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دیکھا تو ہم نے آپ سے سوال کیا کہ یا حضرت پیغمبر مرزا غلام احمد سے تو آپ نے جواب دیا۔ ”اے ماں! یہی مرزا غلام احمد جو ہماری طرف سے

شہادت دوم ہمارے مخالفان کا طریق ہے کہ لہذا ہمارے عقائد سے کلام نہیں کرتے اور جوتے ہیں۔ یہی سنت رسولی ہے ایک دن خواب میں مجھے آنحضرت سے دیکھا تو ہم نے سوال کیا کہ حضور موارثوں سے اس شخص سے حضرت مرزا غلام احمد پر کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں اور مجھ سے بھی تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

”در حقیقہ ما را بیزانہ شدہ است یعنی مرزا غلام احمد ہمارے عشق کا رحمت ہیں دیوانہ ہے۔“

شہادت سوم۔ ہمارے مسلک اور مخلصان تہذیب گذار ہے اس لئے ہم روزانہ نمازات کے تین بجے کے بعد نکلنے ہیں اور بعد نماز تہذیب گذار کے پہلے پڑھتے ہیں اور اس وقت سے کسی کی خدمت سے نہیں۔ اور یہی سنت رسولی ہے

سے ایک دن اسی کو روٹی لینے کی حاجت میں کچھ غنڈگ طاری ہوئی اور آنحضرت سے کھانا لینا فرمایا اس وقت ہمارے حالت نیزہ اور ہدیہ ایسی کے درمیان تھی تو ہم نے آپ کا دامن چھوا لیا اور فریاد کیا کہ یہ... یا رسول اللہ! تو سہ روزستان چھوڑ کر غریب کے عمارت سے بھی کھانے کے لئے رہیں تو آپ نے بڑے جلال میں میں بار بار فرمایا :-

”هو صادق! هو صادق! هو صادق!“
 یعنی مرزا غلام احمد کیسے ہیں مرزا غلام احمد کیسے ہیں مرزا غلام احمد کیسے ہیں۔

یہ جواب پر صاحب موصوف نے جواب دیا اسماعیل آدم صاحب کے پاس یہ لکھ کر بھیجا کہ ”یہ میرے سچے گواہی جو ہمارے پاس ہیں ہم نے آپ کی قسم سے سکھو دش ہو گئے ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے“

راقم رشید الدین پرچہ صاحب العلم اس جواب کے موصوفی ہونے پر سید اسماعیل صاحب نے حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی بیعت کرنا اور آپ کی حاجت میں شال ہونے۔

۴۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی شہادت۔
 حضرت شیخ موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے سچیت و ہندو بیعت پر جب غلام نے سخت مخالفت کی اور سرپرست عداوت کا طوفان مچا دیا تو آنحضرت شیخ موعود نے تمام علماء سجادہ نشینوں اور مریدوں کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کے لئے دعوت مبادی دی۔ اس فرست میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کا بھی نام لکھا حضرت خواجہ غلام فرید صاحب مایوسان شریف ریاست بہاول پور کے باشندہ تھے اور دہلی میں تھے۔ شہادت اور ہدیہ کی وجہ سے آپ دور دور تک شہرہ مند تھے۔

خواجہ صاحب نے حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی دعوت مبادی کے جواب میں حضور کو ایک خط لکھ کر دی زبان میں تحریر فرمایا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :-

”تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو رب اللہ باری ہے اور وہ اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیق ہے اور نیزہ اس کی آن اور صاحب

پر اور آپ پر سلام اور ہر ایک پر جو راہ صواب میں کوشش کرنے والا ہے اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کا وہ کتاب پہنچی جس میں مبادی کے لئے جواب طلب مہیا کیا ہے اور اگرچہ میں مدیم العزمت تھا تاہم میں نے اس کتاب کی ایک جگہ جو حسن خطاب اور لفظین خطاب پر مشتمل تھی پڑھی ہے۔ سوائے ہر ایک مجیب سے شکر نہ کرتا آپ کو معلوم ہو کہ میں ابتدا سے آپ کی تعلیم کرنے کے مقصد سے پکھڑا ہوں۔

”مجھے تو اب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر کبھی نہ لفظین مذکورہ اور بغایت آمار کے آپ کے حق میں کوئی حکم جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں آپ کو مطلع کرنا ہوں کہ میری بلاشبہ آپ کے نیک مال کا معترف ہوں۔ اور یہی یقین رکھتا ہوں کہ آپ خدا کے ساتھ بندوں میں سے ہیں۔ اور آپ کی سعی عند اللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ہے۔ اور خدا سے بخشندہ بادشاہ کا آپ پر نفضل ہے۔“

میرے لئے تاقبت باخیر کی دعا کریں۔ میں آپ کے لئے انجام خیر دعوئی کی دعا کرتا ہوں۔ اگر مجھے طویل کا اندیشہ نہ ہوتا تو زیادہ کلمتوں کا سلام علی من سلک سبیل الصواب۔

دارشادہ فریدی صدر مہتمم

مندر ہم بلا ہند شہادتیں جو ہم نے درج کی ہیں بخود کرنے والے انسان کے لئے کافی اور شافی ہیں۔ ہر وقت یہی آتا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرنا چاہے تو اول تمام اہل آسمان کو اس سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ پھر زمین میں اس کی قبولیت پھیلا دی جاتی ہے۔ اس قبولیت کے پھیلانے کا ایک طریق یہ بھی ہوتا ہے کہ اس وقت کے نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ بخود پناہ دے اور ان کی عداوت پر گاہ کرتا ہے۔

حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی اہل سنت پر کتب تہذیب توہین کی زندگی ہے۔ اور اس سے چھین کر زندگی بسر کریں۔ اور اس سے چھین چھین کر دور کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اس عداوت کو ختم فرمایا۔ جس نے دنیا کے سامنے تمام روحانی بے بیاریوں کا وہی اکیر نسخہ پیش کیا ہے جو تمام تہذیبوں کا کوئی پیشتر ایسے ہی حالات میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ اور جن کے استغالیٰ تھے تو دنیا میں اس دامن کا دورہ نہ لگتا تھا۔ آج بھی اگر دنیا کے ہر قوم کے امرا ان کو کوئی مسلمان ہو سکتے ہیں تو وہ بھی نسخہ ہے جسے حضرت شیخ موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کو جبار و ناچار پر نسخہ استغالیٰ کا پڑا ہے گا۔ اور ہاں اگر اس نسخہ سے دنیا کو شکار اور تسکین ملے ہوگی۔ انشاء اللہ

فرخواست دعا

مکرم سید عبدالقدیر صاحب صدری فوت احمدیہ انگل کے صاحبزادہ ایم۔ ایس۔ سی۔ ن۔ ۵۔ ۴۱ میں تعلیم پار ہے ہیں دعویٰ مذکورہ کی وجہ سے سبیل میں ہندو کونسل۔ سماج اور دہلی میں کچھوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت اس پر ہنساں فرموان کو محنت کا علاج فرمائے۔ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔ آمین۔
 طالب دانا احقر فضل الرحمن غنی عنہ
 حاکم مقام امیر اڈیشہ

ہنرمند مارٹن اسٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

دو جلسوں میں احمدی مبلغ کی تقریر

از محرم مولوی سید احمد صاحب پٹارچ، اجیر مسلم مشن ممبئی

چند دنوں سے عیسائیوں کے ایک ادارہ "ہنری مارٹن اسٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز" کی سرگرمیاں مددِ رستخان کے بہت سے شہروں میں تیز ہو گئی ہیں۔ اس ادارے نے سچے کو کبھی اپنی جدوجہد کا ایک نثر نہ بنایا ہے۔

ان کا طریقہ یہ ہے کہ یہ ماہانہ ٹینگ کرتے ہیں اور ان میں مسلمان علماء ہر مہینہ ریکرتے ہیں۔ ان کی تقریریں خود سننے میں اور اپنی باتیں ان کو سنا رہے ہیں۔

مجھے ابھی تک ان کی طرف سے چار دعوت نامے مل چکے ہیں۔ اور سرد دعوت نامے میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ کو خصوصی مقرر کے طور پر مٹایا جا رہا ہے۔

ان کے دو جلسے خوشگوار وقتاً میں ہوتے۔ پہلے جلسے میں مددِ رستخان بھر کے پادری آئے ہوتے تھے۔ یہ ایک ماہ کا نصاب تھا۔ اس میں ہر مہینہ ایک مسلمان خالم کو بھی تقریر کے لئے مدعو کیا جاتا تھا۔ مجھے بھی مدعو کیا گیا۔ اور میں نے تقریر کی۔

دوسرا جلسہ جو اس کے تین چار ماہ بعد منعقد ہوا۔ اس میں بھی کوئی خاص بات زیر بحث نہیں آئی۔

یہی جب اس کا تیسرا جلسہ ہوا۔ اور اس میں بھی مجھے خصوصی منظور کے طور پر مٹایا گیا تو میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ اس جلسے میں شرکت کے لئے اس ادارہ کے خواہشمند مقرر ڈیکس اور حیدر آباد وغیرہ سے کئی پادری آئے ہوتے ہیں۔

اس دن پہلی تقریر آپ پادری صاحب کی ہوئی۔ عزرائیل کا "خلیفہ مسیح" اس میں کئی ایسی باتیں آئیں جو اسلامی عقائدات کے خلاف تھیں۔ دوسری تقریر جماعت اسلامی کے نمائندہ سے جناب شمس پیرزادہ صاحب کی ہوئی۔ انہوں نے اپنی

تقریر میں پہلے اور باتوں کے یہ بھی لیکہ اسلام کے علاوہ اور کسی مذہب میں کوئی مددِ اقدس نہیں پائی جاتی۔

سرد دعوت نامے میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ کو خصوصی مقرر کے طور پر مٹایا جا رہا ہے۔

ان کے دو جلسے خوشگوار وقتاً میں ہوتے۔ پہلے جلسے میں مددِ رستخان بھر کے پادری آئے ہوتے تھے۔ یہ ایک ماہ کا نصاب تھا۔ اس میں ہر مہینہ ایک مسلمان خالم کو بھی تقریر کے لئے مدعو کیا جاتا تھا۔ مجھے بھی مدعو کیا گیا۔ اور میں نے تقریر کی۔

دوسرا جلسہ جو اس کے تین چار ماہ بعد منعقد ہوا۔ اس میں بھی کوئی خاص بات زیر بحث نہیں آئی۔

یہی جب اس کا تیسرا جلسہ ہوا۔ اور اس میں بھی مجھے خصوصی منظور کے طور پر مٹایا گیا تو میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ اس جلسے میں شرکت کے لئے اس ادارہ کے خواہشمند مقرر ڈیکس اور حیدر آباد وغیرہ سے کئی پادری آئے ہوتے ہیں۔

اس دن پہلی تقریر آپ پادری صاحب کی ہوئی۔ عزرائیل کا "خلیفہ مسیح" اس میں کئی ایسی باتیں آئیں جو اسلامی عقائدات کے خلاف تھیں۔ دوسری تقریر جماعت اسلامی کے نمائندہ سے جناب شمس پیرزادہ صاحب کی ہوئی۔ انہوں نے اپنی

تقریر میں پہلے اور باتوں کے یہ بھی لیکہ اسلام کے علاوہ اور کسی مذہب میں کوئی مددِ اقدس نہیں پائی جاتی۔

یہ کہا کہ جہاں مغرب غائب ہے وہ اصل مردودہ اور تیش میں اس نثر کی آیت حذف کر دی گئی ہے۔ اور بلاداشت کے طور پر مغرب غائب کر دیا گیا ہے۔ یہاں بات کا دائرہ خود تہ سے کٹا ہوا ہے۔ یہ فقرات مرقی رہی ہیں۔ بلکہ ان فقرات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

پہلی تقریر کا یہ حصہ جو عین عیسائی مسلمان کو اس کا نگار گزار کر مرقی ڈیکس جیسے آدمی نے دورانِ گفتگو میں کہے ٹوک دیا۔ اور کہا کہ آپ اس موضوع پر تقریر نہیں کر سکتے۔

یہی جوابات میں نے بھی کئی اب اس کا ثبوت بھی دینا تھا۔ ان لوگوں کے پاس نئے عہد نامے کا پڑھنا تھا اس کا کوئی کتب خانہ نہیں تھا۔ ایک دفعہ نذر آیت ریکٹ میں تھیں۔ میں نے جب ان حضرات سے یہ کہا کہ یہ وہ آیات ہیں جو اصل یونانی نسخے میں موجود نہیں۔ اور یونانی مختلف نے ان آیات کو اٹھا کر قرار دیا ہے۔

تیسری تقریر میں نے کہا کہ یہاں تک کہ اس کو اس کے متعلق خاص طور پر اور دیگر مذاہب نام کے متعلق نسام کوڑ پر یہ کہنا ہے کہ ان تمام مذاہب میں صداقت کا ایک حصہ ہی پایا جاتا ہے۔

اور وہ اس حصہ صداقت کی تعداد میں کتا ہے۔ تو ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بھی مطلب ہے۔ اس کا بھی مطلب ہے۔

میں تو اپنے عقیدے کی بنا پر اس بات کا اظہار کرنے پر مجبور تھا۔ بخیر بھلا نذر آیت صاحب کو میری تقریر کا ہر حصہ نشانہ گزارا۔ اور عیناً ہی ان حضرات خوش ہو گئے لیکن جب میں نے اگلی بات بھی تو ذمہ لیا۔ جیسے مرقی ڈیکس کو میری آیت ان سے زیادہ سنا کر گزری۔

وہ بات یہ تھی کہ جب میں نے یہ کہا کہ "تسرا آن ہمد کے علاوہ حقیقی نثر ہی کتب میں ان میں سے ایک بھی اپنی شکل و صورت میں موجود نہیں ہے۔ مگر کتاب میں کثرت سے تحریفات ہوئی ہیں۔ جو حصہ حیرت سے قرآن اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ باقی حصے کی تصدیق کرتا ہے۔

کو اور چند مقامات دکھانا ہوں۔ چنانچہ میں نے ان لوگوں کو یونانی انجیل سے مندرجہ ذیل مقامات دکھائے۔ جہاں کہہ رہا تھا۔

انجیل مرقی باب ۷ آیت نمبر ۱۴ غائب ہے۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

یہاں سے کہا کہ یہ تو میں نے سرسری طور پر نہیں آیات دکھائی ہیں۔ اگر آپ تحقیق کریں گے تو خود آپ کو بہت سے ایسے مقامات میں گمان ہوگا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری

(تقریباً صفحہ ۲۸)

کبار کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی یہ
نعیبت فرماتے تھے کہ لوگو! وہ ملک کے
بہر کام کو تاناکہ تو کہ اپنے اعمال کے نتائج
پر ایک نگاہ اختیار حاصل ہو جائے میدان جنگ
کی تنظیم ہو یا معاشرتی زندگی زندگی کی تعمیر
ہو حضور با توں میں ہلے در در میں
دور میں معاہدہ اور داخل تھے۔ آپ
ہمیشہ بوم اب، کن کو سامنے رکھتے تھے اور
آپ اسباب و نتائج کو غور سے ملاحظہ فرمادیے
پہلے سے ہوتے رہتے تھے ہاں یہ بھی ہے
کہ آپ ہمیشہ اصل مالک، بوم الدین سے
دعایاں بھی کرتے رہتے تھے۔ سیرت کو انجام
سبحان اور اعتبار اعلیٰ خدا تعالیٰ سے ہی کے
یا تقدیر ہیں ہے۔

یوم الدین کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ
دنیا میں مقابلہ اور سابقہ کا سلسلہ
 جاری ہے۔ انفرادی اور توہمی جود جہد
کی قیامت جاری رہے گی، مذہبی اور
اخلاقی اور روحانی اعتبار سے پتھر
دوسرے دینوں پر غلبہ حاصل کرے۔
تبیان حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ
اگر وہی دور میں دین اسلام ساری دنیا
میں پھیل جاتے گا۔ اور اسے نوع بشر
کے درمیان ہستہ بڑی اکثریت حاصل
ہوگی۔ اس وقت یہ بات ثابت ہو گی کہ
انہی تقاضوں کو دنیا میں بھی مخالفت دین
الہیہ کے لیے دنیا میں اور اس کے پیارے بھائی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس نعمت سے
ملاسٹایوم السعدین کا بویہ سال ہی۔
کسی دوسرے بھائی کو نعمت سالیوم
السعدین کی امتیاز عظیم الشان جلوہ گری
حاصل نہیں ہوئی۔ یہ امر مقدم ہے کہ رسول
کریم کے عظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے دور میں اسلام کی عالمگیر فتح ہو گی اور
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت مالکیت
مہر عظیم الشان اظہار ہو گا۔

دوسرے

شیخین مجددین

اہم ہائے ذیابکر

پہلے پڑھو حضرت

پیغمبر

پیغمبر

اس وقت جلوہ گری ہی ہے جب وہ حقیقت
رسمیت اور پرہیزگاری کی صفات کے ہفت
جو رسول کریم نے ہمیشہ مالکیت کی نعمت
کو مذکورہ بالا تین صفات کے ساتھ رکھا
اس لئے آپ کی مالکیت میں بھی شکوکہ
پیدا نہ کیا۔ ان کا پیغام بھی
اس میں صحت اور رحم کا پہلو غالب رہا۔
دین کے معنی آفریں اور دستور کا
دن بھی ہے۔ قیامت کے روز بھی اللہ
تعالیٰ کے اذن سے آپ کو امتیاز شہادت
عطا فرمائیگا۔ اور اس روز آپ مالکانہ
انداز سے اپنی امت کو ان کی شغافت
فرمائیں گے۔ دین کے معنی نظام اور تربیت
کے معنی ہیں۔ مالک و مذہب کے معنی ہیں۔
معاشرہ و تنظیم کے معنی ہیں۔ رسول کریم
آ لایا جو مذہب ان دنوں کی چھان چھی
ترقی چاہتا ہے جس رنگ میں رسول کریم
نے اپنے نظام سلطنت کو دنیا میں رواج
کیا اس سے ماوراء مذہب کے پیمانے چلتا ہے
حضور کو اپنی امت کی ایسی ہی نگہ تھی
جیسے وہ امت ان کی اپنی سمجھتی ہو۔ وہ تو
اپنی امت کے مالک تھے ہی انہیں
سارے امت ان دنوں کی بھی نگہ تھی اور ایسا
محسوس ہوتا تھا کہ اب نوع بشر کے
مالک ہیں۔ سب کے ساتھ عدل اور انصاف
سب کے ساتھ حق و صلوات پور سے
بھی آدم کی اخلاق اور روحانی اصلاح
کے لئے تنظیم ان کی دنیاوی ضرورتوں
میں انصاف و طور پر پوری ہونے کا انتظام
آپ مالک ان دنوں کے فرما تھے رہے۔
معاشرہ کا برہنہ ہر رنگ و نسل کے
لوگ عزیز و امیر، کاسے اور گورے
عرب و عجم سب حضور کی ملائکہ تھے کہ
عصہ دار بننے اور ایتھ نے محمد کریم
مالکیت کا ثبوت ہم پر کیا۔ اور آپ کی
سیرت کے مختلف پہلوؤں سے یہ پتہ چلتا
ہے کہ آپ کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی
تھی کہ نظام اسلامی پورے نوع بشر
کے لئے مستحکم اور زندہ رہ جائے۔
ہو جائے۔ اور آپ کا لایا ہوا احکام
دین مشرور و اشاعت کے اعتبار سے
بھی عطا کیا اور اب بھی جاری ہے۔
دین کے معنی نیچے کے معنی ہیں جنھوں
کی نسبت میں یہ بات موجود تھی کہ آپ
ہر وقت اعمال کے محتسب پر غور کیا

چونکہ اس کا جو تھا جلسہ ہار ہور
کو مستعد ہونے اور مجھے بگناہ
کے روزگار پر ہونے کو کہا گیا۔
میں نے فقہ آدم سے اپنی نظر پر مشورہ
کی مجھے درمیل یہ کہنا تھا کہ خدا کے نزدیک
آدم نے گناہ نہیں کیا جو گناہ ہوا وہ نہ سبیاں
اور اس کے ذریعہ کا نتیجہ تھا۔ اس لئے
آدم کو گناہ نہ رکھتا غلط ہے اور جب آدم
گناہ گرا میں تو پھر موردی گناہ کا تصور میں
غلط ہے۔
میں نے اسی سن میں ملائکہ۔ انیس
اور شجر موعود کی حقیقت پر میں روشنی
ڈالی۔ میں جب تقریر کے میٹھے گیا۔ تو
ڈاکٹر لیوک صاحب تقریر کو کھولے
ہوئے اور انہوں نے میری تقریر پر
مندرجہ ذیل اعتراضات کئے۔
آپ نے ایم ایس کو اسٹون اور پلوڈین
پارٹی کا لیڈر قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ انسان
سے بالکل ایک الگ مخلوق تھا۔ اور ارتقا
تھا۔
دوسرا اعتراض یہ تھا کہ گناہ اگر
موروثی نہیں تو نظری ضرور ہے۔
نیسرا اعتراض یہ کہ اگر آپ نے حقوق
اللہ میں سے بڑا گناہ مشترک کرنا دیا
حالا مشترک کا کوئی وجود ہی نہیں۔
ڈاکٹر لیوک نے جب تقریر میں شریک
تو میں نے حضور جلسہ سے جواب دینے
کی اجازت مانگی۔ انہوں نے تو انکار کر کے
چاہا مگر حاضرین نے کہا مردانہ کیا صورت
سبحان نے منصف طور پر کہا کہ مولوی
صاحب کو جواب کا مقدمہ چل جائے۔
حاضرین کے اعتراض پر صدر جلسہ نے مجھے
جواب دینے کی اجازت دے دی۔
میں نے جب کھڑے ہو کر حاضرین سے
کہا کہ آپ ڈاکٹر لیوک صاحب کے سوالات
کا اختصار سے جواب دہن گا۔ تو مجھوں
نے کہا کہ مختصر سوالات کی ضرورت نہیں۔ آپ
تفصیل سے جواب دیجئے۔ اس کا نتیجہ یہ
ہوا کہ پہلے تو میں نے ۵۰ منٹ تقریر کی
لیکن جواب دینے کے لئے تقریر کو ایک گھنٹے سے
زیادہ بولا۔ مجلس پر اسلامی خیالات کا
نظارے لگنے میں یہ سنا حضرت نے حضرت
نائی بی اللہ تعالیٰ خدا کی تعظیم پر محضرت
مستحق کر کے جواب دیا تو بھی حیرت زدہ
ہوئے۔ ڈاکٹر لیوک ایک لفظ نہ بول سکے
مگر تقریر پر غور مقرر تھے انہوں نے اور
پھر صدر جلسہ نے اپنے زبان پر کہا کہ
یہ آج کی مجلس پر تو اسلامی خیالات ہی کا
غلبہ رہا جلسہ ختم ہونے کے بعد حضور سے
مجھ کو دعا بخش ملے تھی۔ اور میں دعا بخش
کا یہ تخفیف کرنا چاہتا تھا کہ اگر کسی
پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ مجھ سے گھر میں گئے
مجھے وہ وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں

۱۵ ۲۸
۱۶ ۳۶
۱۷ ۴۴
۱۸ ۵۲

اس وقت جلوہ گری ہی ہے جب وہ حقیقت
رسمیت اور پرہیزگاری کی صفات کے ہفت
جو رسول کریم نے ہمیشہ مالکیت کی نعمت
کو مذکورہ بالا تین صفات کے ساتھ رکھا
اس لئے آپ کی مالکیت میں بھی شکوکہ
پیدا نہ کیا۔ ان کا پیغام بھی
اس میں صحت اور رحم کا پہلو غالب رہا۔
دین کے معنی آفریں اور دستور کا
دن بھی ہے۔ قیامت کے روز بھی اللہ
تعالیٰ کے اذن سے آپ کو امتیاز شہادت
عطا فرمائیگا۔ اور اس روز آپ مالکانہ
انداز سے اپنی امت کو ان کی شغافت
فرمائیں گے۔ دین کے معنی نظام اور تربیت
کے معنی ہیں۔ مالک و مذہب کے معنی ہیں۔
معاشرہ و تنظیم کے معنی ہیں۔ رسول کریم
آ لایا جو مذہب ان دنوں کی چھان چھی
ترقی چاہتا ہے جس رنگ میں رسول کریم
نے اپنے نظام سلطنت کو دنیا میں رواج
کیا اس سے ماوراء مذہب کے پیمانے چلتا ہے
حضور کو اپنی امت کی ایسی ہی نگہ تھی
جیسے وہ امت ان کی اپنی سمجھتی ہو۔ وہ تو
اپنی امت کے مالک تھے ہی انہیں
سارے امت ان دنوں کی بھی نگہ تھی اور ایسا
محسوس ہوتا تھا کہ اب نوع بشر کے
مالک ہیں۔ سب کے ساتھ عدل اور انصاف
سب کے ساتھ حق و صلوات پور سے
بھی آدم کی اخلاق اور روحانی اصلاح
کے لئے تنظیم ان کی دنیاوی ضرورتوں
میں انصاف و طور پر پوری ہونے کا انتظام
آپ مالک ان دنوں کے فرما تھے رہے۔
معاشرہ کا برہنہ ہر رنگ و نسل کے
لوگ عزیز و امیر، کاسے اور گورے
عرب و عجم سب حضور کی ملائکہ تھے کہ
عصہ دار بننے اور ایتھ نے محمد کریم
مالکیت کا ثبوت ہم پر کیا۔ اور آپ کی
سیرت کے مختلف پہلوؤں سے یہ پتہ چلتا
ہے کہ آپ کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی
تھی کہ نظام اسلامی پورے نوع بشر
کے لئے مستحکم اور زندہ رہ جائے۔
ہو جائے۔ اور آپ کا لایا ہوا احکام
دین مشرور و اشاعت کے اعتبار سے
بھی عطا کیا اور اب بھی جاری ہے۔
دین کے معنی نیچے کے معنی ہیں جنھوں
کی نسبت میں یہ بات موجود تھی کہ آپ
ہر وقت اعمال کے محتسب پر غور کیا

چونکہ اس کا جو تھا جلسہ ہار ہور
کو مستعد ہونے اور مجھے بگناہ
کے روزگار پر ہونے کو کہا گیا۔
میں نے فقہ آدم سے اپنی نظر پر مشورہ
کی مجھے درمیل یہ کہنا تھا کہ خدا کے نزدیک
آدم نے گناہ نہیں کیا جو گناہ ہوا وہ نہ سبیاں
اور اس کے ذریعہ کا نتیجہ تھا۔ اس لئے
آدم کو گناہ نہ رکھتا غلط ہے اور جب آدم
گناہ گرا میں تو پھر موردی گناہ کا تصور میں
غلط ہے۔
میں نے اسی سن میں ملائکہ۔ انیس
اور شجر موعود کی حقیقت پر میں روشنی
ڈالی۔ میں جب تقریر کے میٹھے گیا۔ تو
ڈاکٹر لیوک صاحب تقریر کو کھولے
ہوئے اور انہوں نے میری تقریر پر
مندرجہ ذیل اعتراضات کئے۔
آپ نے ایم ایس کو اسٹون اور پلوڈین
پارٹی کا لیڈر قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ انسان
سے بالکل ایک الگ مخلوق تھا۔ اور ارتقا
تھا۔
دوسرا اعتراض یہ تھا کہ گناہ اگر
موروثی نہیں تو نظری ضرور ہے۔
نیسرا اعتراض یہ کہ اگر آپ نے حقوق
اللہ میں سے بڑا گناہ مشترک کرنا دیا
حالا مشترک کا کوئی وجود ہی نہیں۔
ڈاکٹر لیوک نے جب تقریر میں شریک
تو میں نے حضور جلسہ سے جواب دینے
کی اجازت مانگی۔ انہوں نے تو انکار کر کے
چاہا مگر حاضرین نے کہا مردانہ کیا صورت
سبحان نے منصف طور پر کہا کہ مولوی
صاحب کو جواب کا مقدمہ چل جائے۔
حاضرین کے اعتراض پر صدر جلسہ نے مجھے
جواب دینے کی اجازت دے دی۔
میں نے جب کھڑے ہو کر حاضرین سے
کہا کہ آپ ڈاکٹر لیوک صاحب کے سوالات
کا اختصار سے جواب دہن گا۔ تو مجھوں
نے کہا کہ مختصر سوالات کی ضرورت نہیں۔ آپ
تفصیل سے جواب دیجئے۔ اس کا نتیجہ یہ
ہوا کہ پہلے تو میں نے ۵۰ منٹ تقریر کی
لیکن جواب دینے کے لئے تقریر کو ایک گھنٹے سے
زیادہ بولا۔ مجلس پر اسلامی خیالات کا
نظارے لگنے میں یہ سنا حضرت نے حضرت
نائی بی اللہ تعالیٰ خدا کی تعظیم پر محضرت
مستحق کر کے جواب دیا تو بھی حیرت زدہ
ہوئے۔ ڈاکٹر لیوک ایک لفظ نہ بول سکے
مگر تقریر پر غور مقرر تھے انہوں نے اور
پھر صدر جلسہ نے اپنے زبان پر کہا کہ
یہ آج کی مجلس پر تو اسلامی خیالات ہی کا
غلبہ رہا جلسہ ختم ہونے کے بعد حضور سے
مجھ کو دعا بخش ملے تھی۔ اور میں دعا بخش
کا یہ تخفیف کرنا چاہتا تھا کہ اگر کسی
پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ مجھ سے گھر میں گئے
مجھے وہ وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں

۱۵ ۲۸
۱۶ ۳۶
۱۷ ۴۴
۱۸ ۵۲
۱۹ ۶۰
۲۰ ۶۸
۲۱ ۷۶
۲۲ ۸۴
۲۳ ۹۲
۲۴ ۱۰۰
۲۵ ۱۰۸
۲۶ ۱۱۶
۲۷ ۱۲۴
۲۸ ۱۳۲
۲۹ ۱۴۰
۳۰ ۱۴۸
۳۱ ۱۵۶
۳۲ ۱۶۴
۳۳ ۱۷۲
۳۴ ۱۸۰
۳۵ ۱۸۸
۳۶ ۱۹۶
۳۷ ۲۰۴
۳۸ ۲۱۲
۳۹ ۲۲۰
۴۰ ۲۲۸
۴۱ ۲۳۶
۴۲ ۲۴۴
۴۳ ۲۵۲
۴۴ ۲۶۰
۴۵ ۲۶۸
۴۶ ۲۷۶
۴۷ ۲۸۴
۴۸ ۲۹۲
۴۹ ۳۰۰

تخریب و تفسیر اور واقفین و توف جدید کی اہمیت

ان محرم سید داؤد احمد صاحب لکھنؤ اور مولانا سید داؤد احمد صاحب لکھنؤ

میری بات ہے کہ یہ سب ایک تخریب
 پرست مقررہ کر رہا ہوں اور اس کی
 گرفتاری تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ دنیا کی
 حالت یہ نکلیات ہوں یا روحانی، بری تو جو پرست
 بڑی کے ساتھ اس طرف منزل ہونا چاہی
 ہے مجھے پھر کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی۔
 میں دن رات اُٹھتے بیٹھتے اس کے مقصد
 کے پائے کی فکر میں رہتا ہوں جو جب
 تک میرا ذہن مطمئن نہ ہو جائے مجھے نہیں
 نہیں ملتا۔ ذہن کے مطمئن ہونے کی صورت
 وہ ضرورتیں ہیں، اول، انسانی عقل و ضم فطریہ
 کرے کہ یہ تفسیر تک غلط ہے کونکر یہ
 تفسیر کے شر سے بڑھے اور اس کے بہت
 سارے جسمانی اور روحانی نقصانات
 ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی برود ضرورت
 ہیں وہ یا ایسا کونسی عقل و ضم نہ نکھڑے
 کہ یہ تفسیر تک درست ہے۔ لیکن یہ
 تفسیر تک عقلانی ہے پڑھے۔ اور اس کے
 بہت سارے جسمانی اور روحانی فوائد ہیں
 انفرادی اور اجتماعی برود ضرورت ہیں۔
 انفرادی اور اجتماعی برود ضرورت سے
 مکمل نظام اور تخریب، بقا مضبوطی دونوں
 پر ایک ہی جہت تک دنیا میں قائم رہ سکتی
 ہے۔ ایک ڈاکٹر اس وقت تک علم طب میں
 دسترس حاصل نہیں کر سکتا جب تک ای کے
 پاس زیادہ ذہنی تربیت نہیں جس خلائی
 مہارت تک کہ وہ اس میں دسترس سے
 آئے ہیں، اس علاقہ یا سائنس کا علم
 کے ڈاکٹر زیادہ تجربہ کار نہیں اور اپنے
 فن کے بارے میں زیادہ سوجھ بوجھ نہیں
 ہے جس کے نتیجے میں کوئی عالم اور کوئی جہل
 کوئی ذہن اور کوئی کند ذہن نہ جانتے کوئی ذہن
 کوئی سافرن جانتا ہے۔ ماحول کو خوشگوار اور
 پاکیزہ رکھنا ہی خوش انسان کیلئے بہت ضروری
 اور لازمی ہے لیکن انسانی عقل یا وجود پوری کوشش
 اور جہد و جد کے ہی مفید ہے کامیابی نہیں
 ہوتی وہ کھو گیا ہے اور یہ ہے اور کھائی ہوئی
 کامیابی نام اور اس کی کل جہدیں ایک دور سے
 سے پرست اور سڑا ہوا اور اس کی سب ساری
 حالتوں کے ہاتھ میں ہیں۔ انسانی عقل، ماحول
 اس کے اشارت اور اس کا ہوا کے اندر رہنے والے
 سینکڑوں ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں افراد
 کے جذبات، رغبتوں، انگیزاں اور ارادے اور
 ہاتھ پتے پر چھوڑا وہ منقطع حاصل نہیں کر سکتی
 اسلئے عقل ہی نہیں چھوڑ کر ہے کہ ہر انسان کی طرف
 منظم ہوں اور اس سے اپنی مشکلات کو دور

کرنے کے طلب کریں ایک کسان باوجود
 تمام کوششوں کے بھی اچھی زمین اچھا بیج اور
 اعلیٰ کوٹھی کا کھاد رکھنے کے بعد بھی فصل پیدا
 کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا جب تک آسمان
 سے بارش نہ ہو بارش کا ہونا اور ضرورت
 مطابق ہونا انسان کے اختیار سے باہر ہے۔
 ماحول کو درست کرنے کے لئے بھی عقلانی فی
 صدی کی صورت ضرورت ہے ہم جیڑی مسات پر نہیں
 کہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں یا کیزہ ماحول
 اور روحانی انقلاب برپا نہیں ہو سکتا اسلئے
 ہم ہماری ذہنی اور عقلی کمزوریوں کے بغیر
 ہی ہم خدا تعالیٰ کی مدد اس کے فضل اور رحمت
 حاصل کر سکتے ہیں۔ دعا میں زیادہ عمل اور خدائی
 سے پاک ہو کر ایسے کے مطابق وہ خدا تعالیٰ
 کی مدد سے فضل اور رحمت کو جذب کرنے کا
 باعث ہوگی۔
 سچ پہلو سے آتا ہے، یا ہے اہم اور سیر
 عمن مضرت صلیع مراد وحی اللہ تعالیٰ غرض نے دنیا
 کے موجود ماحول، اس کی ذلت، اس کے شر
 اور اس کے اثرات کو کس سے زیادہ اور غرضت
 محسوس کیا میرا زیادہ اور تفسیق باپ اپنے بچوں
 کو ایسے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے مجھے چاہیے
 برکت۔ رات کی بی بیوں کی طرف دعاؤں
 کے نتیجے میں میرے آنا کا کوشش میں خدا
 تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کا
 انعام نازل ہوا وہ انعام وقف جدید کی
 صورت میں جو ان کے لئے ہے میں حضرت صلیع
 مراد وحی اللہ تعالیٰ نے غم نے اپنے پیارے
 بچوں کی جماعت کو دیا۔
 یہ بہت ہی قیمتی زمین اور خوبصورت
 ہے ایک قیمتی زمین نہ رکھی جائے کہ ہے۔ آئندہ
 دانیائیں ہماری خوش نصیبی پر تکیہ کر لیں گی
 اور دعائیں بھی کہہ سکتے خوش قسمت لائیں گے
 جنہیں آشنا خدا رکھیں اور ان کی نیک نیتوں
 کی کوششوں اور قربانیوں کے نتیجے میں ہم بھی
 اجرت اور اسلام پائیے۔
 بس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولادوں
 اور نسلوں میں اہمیت اور اسلام قائم رہے کہ
 ہمیں کوششوں اور قربانیوں کے ذریعے سے
 وقفہ جدید کو کامیاب بنایا جائے۔ بی بیجے
 کہ ہم میں اسلام اور اخلاقیات ہانی ذریعے
 تو ہم دنیاوی قربت اور رحمت بھی محروم
 رہیں گے۔ یہی سبب ہے کہ ایک مرنے کی لڑکا
 میں کھلا اس کی صورت دجاہت اور انعامات
 کی کوئی اہمیت نہیں۔ وہ تو جبری کے تو ہے
 کے برہمنوں کی خلیفت نہیں رہے ہمارے

لئے عین وہی راستے ہیں۔ زندگی کی صورت
 میں موت کو پسند نہیں کرتا وہ کوشش کی اپنی
 زندگی کا خواہاں ہے۔ دنیا زندگی بڑھیں دنیا بڑھو
 ابی عزت ہو کبھی کم نہ ہو۔ اس شاندار زندگی
 اور عزت کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں چاہیے کہ
 اور بے مثال قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کرنا
 جو کلاس قربانی اور ایثار کی طرف تخریب
 واقعہ جدید ہماری رہنمائی کرتا ہے۔
 اسلام اور احمدیہ یقیناً حق ہیں۔ یہ سچا
 اور اسلام دنیا غلام احمد صاحب آبادی ہے
 تھا کے لئے بھیجے ہوئے ہیں اور ان کی
 خلافت برحق ہے یہ حقیقت ہے کہ یہ تمام
 باقی درست اور سچ ہیں، تو نہیں نہیں
 دل دہان سے سوچنا ہوگا کہ تخریب و تفسیر
 کا نام کسی معلومی انسان کا نہیں کہ وہ نہیں ہے
 بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو لا اور دکھانا اور ہمارے
 جہان کا ایک اہم اشارہ ہے جس کے بقصد
 قدرت میں زمین و آسمان کا ذوق فرہ اور
 پتہ پتہ ہے اس کے ایک بہت بڑے اور
 مفید و امرت مقام رکھنے والے خلیفہ کا پیش
 کر دیا گیا ہے۔ دنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ
 ایک انسان کے لئے لوگوں کی خوشامد کے
 عاشقی غلوں دکھانا چاہتا ہے اور جسے پانی
 سے کام لے کر عزت حاصل کرنے میں کامیاب
 ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کو اس وقت
 راضی نہیں کر سکتے، اسے ہارے آسمان، انکا
 اور دلوں کے بعد ہماری علم ہے جس خلافت
 کو راضی کرنے کے لئے تفسیر و تفسیر
 اور رحمت کے ساتھ آگے بڑھنا جو ہمیں
 کا آواز پر لیکھتے ہوئے ہے مثال آیت
 اور قربانی کا شاندار جذبہ کرنا جو سب بھر
 تقریباً نرسال بعد ایک آواز ہی ہے اس
 تخریب کو کامیاب بنا لے کیلئے یہ آواز ہی اللہ
 تعالیٰ کی طرف سے مثال شفاء پر نازل ہو
 سیرنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
 سلوا العزیز کہے۔
 ہمیں اس آواز کا بہت ہی پھر ٹیوں اور
 خاص ذریعہ سے جواب دینا ہے۔
 سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ
 اللہ تعالیٰ سلوا العزیز، انکسرتہ اللہ کے
 پڑھنا اور دلدار ہو کر خطہ جموں میں جماعت
 سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔
 ”جماعتیں ہمارے ہیں کہ ہمارے
 ہو کر ہیں اور ہمیں قائم رہے تو
 میں متعلق واقف دو وقتوں
 والے آپس بار بار ملنا ہمارے ہے۔“

ہی کہ ان واقفین کو سمجھانے سے
 شہر و رستم کی ضرورت ہے ہمیں
 کرے لیکن آپ کے اس طرف کوئی
 تو نہیں کی۔ اور یہ بڑا ظالم سواہل
 لئے ہم ہار دیکھنا ہوں کہ سب
 کھچکاؤں اور ہمارا کرو اور اس تخریب
 کا اہمیت آپ کے ذہن میں کر کے لے
 آپ کے ہر ظالم کروں کہ وہ مندرجہ
 کیے کم از کم ایک سوئے واقفین ہیں
 اس خلیفہ میں آپ کے ہر مفروضے
 ہیں کہ اور واقفین متعلق طور پر
 میں پہنچ جائے تو وہ ان کے ہر
 جماعت کی تربیت اور دیگر زراروں
 کو ادا کر کے رہتے اور ان طرح
 حاصل چاہیے اور اس میں زندگی کی
 ہی شرح پیدا ہونے کی لیکن اگر آپ
 حسب حق ہر سال اس تعداد میں
 دل کا بھی اہم ذکر تو ہمارے لئے
 کافی نہیں۔
 ہیں یہ سب شاہدوں کے ہر سال
 واقفین و تفسیر جدید کی کلاس میں جو
 جنوری تا مارچ کے شرعی ہوگی کہ ان
 ایک سو واقفین ہر سال اور جماعت
 کو چاہیے کہ اس طرف توجہ ہو
 میں اللہ تعالیٰ کو خوش اور راضی کر لیا کریں
 مرتبہ علاج ہے غلطی ہی اس میں ہے کہ اس تخریب
 باقی ہے جانے نہ دیا جائے ہم ایک تفسیر کو
 مفروضہ کی خدمت میں پیش کر کے اللہ تعالیٰ
 سے سید کو نوازے۔ اس معاملہ پر ہمیں غلطی
 خود بخود ہی گویا اللہ تعالیٰ نے کوشش دی ہے اور
 جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے جہان کا ناک ادا
 بادشاہ ہے کسی قوم ہاؤ سے خوش ہو جائے
 تو ہم اس کی نئی اور کامیابی کا کوئی اندازہ نہیں
 کر سکتے۔ اس لئے کا خود دوسرا ہی رتی اور
 انعامات اور موازہ کھول دیا جائے گا۔
 ہم ان لوگوں کو رشک کی نگاہوں سے نہ
 رہے ہیں جو غلطی اور اور لیکھتے ہوئے اپنی
 زندگیوں کو وقف کر کے تاکہ اللہ تعالیٰ کی توجہ
 عظمت و شہدوں اللہ تعالیٰ علی آدم
 عاشق و غافل اور قرآن شریف کی عظمت دیا
 میں قائم ہو جائے اور ایک ایک دل میں سلامی
 تسلیم ہو جائے اور یہ سب ہماری زندگی کا مقصد
 ایسے لوگوں ہی دنیا کے عظیم انسان ہیں جن
 کی کوششوں کے نتیجے میں ایک عظیم روحانی انقلاب
 دنیا میں ظاہر ہوگا۔ یہ وہ عظیم مستحکم ہیں جن کی
 شاندار لغت کے لئے آسمان سے فرشتوں کا
 نزول ہوگا۔ جماعتیں ہمارے لوگوں کو کہنے لگتے ہیں
 اور عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے
 مقام اور بزرگی کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔
 سو سب میں ان کا بہت ہی بلند انداز فکر مقام ہے
 ہم انہیں غلوں و غفلت سے ملامت نہیں کرتے ہیں۔
 میں چاہتا ہوں ہمارے بزرگوں اور بزرگوں

اسلام اور احمدیت کے متعلق قابل مطالعہ لٹریچر

انگریز اسلام اور احمدیت کے متعلق طوری معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نظارت و دعوت تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف تشریح کردہ مکتبہ ہوسٹل صاحب پندرہ زبان میں مطالعہ کریں۔ ان کے مطالعہ سے آپ کو حقیقی مذہب اور اس کی خصوصیات اور اس میں نہایت تسلی بخش طور پر پختہ دلانی سے آگاہی ہوگی اس نام کے قیام کی بہترین تجدید اور مذہب میں روحانی انقلاب کے لئے اسباب و ذرائع کو عمل میں لانے کی ضرورت ہے مکتبہ ہوسٹل صاحب پندرہ زبان کے لٹریچر میں لکھا ہے۔

- ۱۔ لائف آف محمد مجاہد بزبان انگریزی
 دیا ہوا تفسیر القرآن مصنف حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس حصہ کی ایک اشاعت برسریت البقی کے متعلق ہے۔ قیمت چار روپے۔ ۲/۔
- ۲۔ حضرت محمد کے پورے جیون بزبان ہندی قیمت چار روپے۔ ۴/۔
- ۳۔ اسلامی اصول کی فلاسفی تصنیف حضرت بانی سلسلہ عالمہ احمدیہ میں ہی انسان بزبان انگریزی اور دعوت بجا دعوت کی بحث و روشنی علوم کے ذرائع نیز فخران محمد کی تعلیم کی نفسیت، نقد و مزاج اور پردہ کی حکمت اور مسلمان جمہوریت کے مفہوم کی تفسیر قیمت ۲/۔ روپے
- ۴۔ اسلامی اصول کی فلاسفی بزبان اردو قیمت ۶۲ سٹے پیسے۔
- ۵۔ اسلامی اصول کی فلاسفی بزبان ہندی قیمت تین روپے۔ ۳/۔
- ۶۔ احمدیہ مودونٹ بزبان انگریزی امام جماعت احمدیہ کا اہل علموں جو مذہب عالم کا فلسفہ، عقائد، عقول و عقول کے مابین اور اسلام و احمدیت کی تعلیم اسی کے لئے اور احکام مابین تک ہیں بیان کر کے ان کی نفسیت کو ظاہر کیا گیا ہے قیمت ایک روپیہ۔ ۱/۔
- ۷۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام مجاہد انگریزی امام جماعت احمدیہ نے تصنیف فرمایا قیمت ۱/۔
- ۸۔ مسیح ہندوستان میں انگریزی تصنیف حضرت شیخ مودود علیہ السلام ان کتاب میں ہجرت کر کے کئی برس آئے اور یہیں پر تمام سرسید کے افادات پائے گئے ہیں اور آپ کے زندہ آسمان پر اٹھانے جانے کے باطن شریلی کی تردید کی گئی ہے قیمت ۲۵۔ ۲/۔ روپے
- ۹۔ حضرت مسیح کہاں فوت ہوئے؟ مولانا جمال الدین صاحب نے سابق امام بزبان انگریزی ہوا ہے سید انڈین۔ اس میں حضرت مسیح کے آسمان پر آنے اور وہاں پر کئی برس گزارنے کے بعد آپ کو زمین پر لے آئے گئے اور وہاں پر مسیح میں فوت ہوئے۔ قیمت ۲/۔ روپے
- ۱۰۔ مسیح بزبان انگریزی مصنفہ صفی مہدیہ الرحمن صاحبہ نے لکھی ہے۔ اس میں مسیح کے آسمان پر آنے اور وہاں پر کئی برس گزارنے کے بعد آپ کو زمین پر لے آئے گئے اور وہاں پر مسیح میں فوت ہوئے۔ قیمت ۲/۔ روپے
- ۱۱۔ مولوی مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت میں طبعی قبور اور ان سے چند سوالات کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ۔ امیران انٹرنیشنل کے لئے وفاق سلطان کو تبلیغ احمدیت کرتے ہوئے احمدیت کی تعلیم اور اس کے اصول، اخلاق و مسائل بیان کئے گئے ہیں قیمت ۳/۔ روپے
- ۱۲۔ دعوت لامیر بزبان اردو مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ امیران انٹرنیشنل کے لئے وفاق سلطان کو تبلیغ احمدیت کرتے ہوئے احمدیت کی تعلیم اور اس کے اصول، اخلاق و مسائل بیان کئے گئے ہیں قیمت ۳/۔ روپے
- ۱۳۔ تبلیغ ہدایت مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبہ۔ اس میں احمدیت کے امتیازی مسائل یعنی دولت شیخ نامہ شیخ وصال شیخ مودود مسلمانوں کو بتیہ کی تفصیل بحث عام ہم اور لطیف پیرایہ میں پیش کی گئی ہے قیمت ۳/۔ روپے
- ۱۴۔ مسلمان اتحاد کا گلدستہ مقبولیت حاصل کی سیکھ نہایت کی مستند توازن کے حوالوں سے موزون اور فہم کے لئے نثر گوارا مراسم اور تعلقات اور اتحاد کا مرقعہ ہر مذہب کے علماء اور اخبارات نے اس پر بہترین سٹیٹس دیئے قیمت ۲/۔ روپے۔
- ۱۵۔ جونوں پبل پرنسپل) صدر جہانگیر صاحب کا پنجابی ایڈیشن قیمت ۲/۔ روپے
- ۱۶۔ کشتی نوح بزبان اردو حضرت بانی سلسلہ عالمہ احمدیہ کی اپنی جماعت کو انجیل اور قرآن کریم کی تعلیم پر مومنانہ موازنہ قیمت ۶۲ سٹے پیسے۔
- ۱۷۔ احمدیت کیا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ کے سپیکٹور کے پمپر بزبان انگریزی قیمت ایک روپیہ
- ۱۸۔ اسلام کا اقتصادی نظام بزبان انگریزی قیمت ۲۵۔ ۲/۔ روپے
- ۱۹۔ سراج الدین عیسانی کے چار سوالوں کے جواب تصنیف حضرت شیخ مودود علیہ السلام قیمت ۲۵ سٹے پیسے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

نظارتِ عوت و تبلیغ قادیان زیر اہتمام تقسیم و ترسیل لٹریچر کا کام

بابت یکم مئی ۱۹۶۵ء تا سہ ماہ اپریل ۱۹۶۶ء

قرآن کریم کی بیان فرمودہ سیکھنے کی اور اذکار الصلوات اور نمازوں کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ہی اس عہد کی تشریح کی چیزوں کی ضرورت نہیں۔ درحقیقت ان چیزوں کی ضرورت صرف بہتر اور نیک نیتوں کے لیے ہے۔ زیادہ تر نشر و اشاعت سے بڑھ کر بہتر ذریعہ نہیں۔ جس کی ضرورت امام الزماں سیچہ، دورانِ غلبہ، الصلوات، السلام نے بالتمام اپنی اس کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ بلکہ جس کی ضرورت نہیں اور اذکار کے لیے آپ کے ذریعہ کی اس کو پہلی درجہ میں لٹریچر کی تصنیف اور اشاعت ہی بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ چنانچہ بخدا ان مشائخ کے ایک شاخہ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس خانہ کے سربراہوں کی ہے اور وہ معارف و عقائد سکھانے کے لیے جو ان کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ کی طاقت سے سلام ہو سکتی ہیں اور انسانی مخلقت نہیں ہو سکتی۔ اللہ کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔ وہ سرکاری شاخہ اس کا رازہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔ جو ہم اہمیت جگت کی طرف سے جاری ہے۔ (رسخ اسلام)

میں نے نشر و اشاعت اس کام کو سر انجام دے رہا ہے۔ اس میں صحت کے تحت پیش آمدہ ضرورت کے مطابق لٹریچر جاری کیا جاتا ہے۔ جو بہت بڑا کام احباب کے زیرِ مصلحتی تعاون کا محتاج ہے جس کے لیے اگر ہر بندہ دیکھے والا دوست سراہ ایک عین رقم صرف نشر و اشاعت کے لیے اپنے ذمے لے لے اور پھر ان کو وہی بلا تفریق اس کی ادائیگی کا اہتمام کرے تو اس کام کو زیادہ وسیع کیا جاسکتا ہے۔ اور اس آسانی پنیم کو زیادہ تر شرطیں پوری تلبیہ اور ایک پہنچایا جاسکتا ہے۔ زہر حال جہاں تک نظارت کے ائمہ اختیار کیا گیا ہے۔ ۱۰۰ فیصد سے بڑی کوششیں صرف کر رہے ہیں۔ چنانچہ شاخہ نشہ اور لٹریچر میں سے ضرورت قبول کیا گیا ہے۔ جس کی کوئی توجہ نہیں ہے۔ جو وہ وقت صرف ڈاک خرچہ برداشت کر کے صرف لٹریچر کے طلبہ و برتے ہیں ان کو صرف لٹریچر پہنچایا جاتا ہے۔ لیکن جہاں زیادہ اور جہاں میں ایسا بھی نہیں کر سکتے۔ انہیں مرکزی اخراجات پر صرف لٹریچر روانہ کیا جاتا ہے۔ اس سبب ان کے بارے میں اگر کوئی شکایت یا فریاد ہے۔ زیرِ مصلحت سے ثابت نہ کیا گیا ہے۔ اس کی اپنی سستی ہے۔ ذیل میں ماہ مئی ۱۹۶۵ء سے لے کر ماہ اپریل ۱۹۶۶ء تک سالانہ تعداد ان امور قادیان میں تقسیم شدہ لٹریچر کے مختلف گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس سال میں ۱۱۳۶ لٹریچر ڈسٹری بیوٹ احباب کو بھجوانے کے لیے تفصیل ذیل یہ درج ہے۔

مناظرہ عوت و تبلیغ قادیان

نمبر شمار	نام کتب	تعداد کتب	نمبر شمار	نام کتب	تعداد کتب
۱	تراویح عرب زبان انگریزی	۱۱۹	۱۳	یک کمال عوت ہونے لگتی	۲۵
۲	اسلامی اصول کی تلاشی	۱۹۹	۱۳	میں جہنم و مسلمان ہیں	۲۳۵
۳	حضرت صلح خود تلوں کے بات	۱۵	۱۵	محمد صوفی و سنی کی جگہ	۲۴۳
۴	دوسرے انگریزی	۳۱۶	۱۶	آگے تر مسلم انسانیت کے	۲۵۸
۵	بائبل کی رو سے مسیح کی تلبیہ پر	۴۰	۱۸	حسن۔ انگریزی	۲۶۸
۶	وفات نبی پانی انگریزی	۴۰	۱۸	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۷	ہمارے عقائد انگریزی	۴۰	۱۸	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۸	آپ اپنی قوم کے جس طرح سے	۴۰	۱۹	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۹	کر سکتے ہیں۔ انگریزی	۴۰	۲۰	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۰	اسلام نے خالی اخوت کئے	۴۰	۲۱	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۱	کیا کیا ہے۔ انگریزی	۴۰	۲۲	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۲	پوپ کی ایسی	۴۰	۲۳	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۳	خالی پیچیدگیوں کا حل	۴۰	۲۴	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۴	حضرت مسیح کے بارے میں	۴۰	۲۵	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۵	جبرائیل و جبرائیل	۴۰	۲۶	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۶	آدم و حوا	۴۰	۲۷	محمد صلیب قرآن	۲۶۹
۱۷	خاتم انبیاء	۴۰	۲۸	محمد صلیب قرآن	۲۶۹

نمبر شمار	نام کتب	تعداد کتب	نمبر شمار	نام کتب	تعداد کتب
۱	دہ ہزار گزریں بھین بندھی	۵۷	۱۱	اسلام اور حلالیت اور	۱۰۰
۲	حکومت وقت اور احمدی مسلمان	۵۸	۱۲	سیرت طیبہ سے روشنی اور	۱۰۱
۳	آسانی پنیم کا گنگوٹا گنگوٹا	۵۹	۱۳	اسلامی غلام انگریزی	۱۰۲
۴	کے نام بندھی	۶۳	۱۴	تعلیمات دینی اور	۱۰۳
۵	اسلامی اصول کی تلاشی بندھی	۶۰	۱۵	تعلیمات دینی اور	۱۰۴
۶	قرآن مجید کا پہلا پارہ بندھی	۶۱	۱۶	تعلیمات دینی اور	۱۰۵
۷	اسلامی غلام بندھی	۶۲	۱۷	تعلیمات دینی اور	۱۰۶
۸	آسانی پنیم	۶۳	۱۸	تعلیمات دینی اور	۱۰۷
۹	کرشن اور آسانی پنیم	۶۴	۱۹	تعلیمات دینی اور	۱۰۸
۱۰	تفاسیر و آد کوئی کتاب	۶۵	۲۰	تعلیمات دینی اور	۱۰۹
۱۱	تراویح پر بندھی	۶۶	۲۱	تعلیمات دینی اور	۱۱۰
۱۲	پنیم صلح بندھی	۶۷	۲۲	تعلیمات دینی اور	۱۱۱
۱۳	دو ترمی عقائد اور کاسراں	۶۸	۲۳	تعلیمات دینی اور	۱۱۲
۱۴	چولہا پھول زبان گورکھی	۶۹	۲۴	تعلیمات دینی اور	۱۱۳
۱۵	یہ اسلام کو کیوں ماننا	۷۰	۲۵	تعلیمات دینی اور	۱۱۴
۱۶	ہوں گورکھی	۷۱	۲۶	تعلیمات دینی اور	۱۱۵
۱۷	اسلامی غلام گورکھی	۷۲	۲۷	تعلیمات دینی اور	۱۱۶
۱۸	کے بارے داگورکھی	۷۳	۲۸	تعلیمات دینی اور	۱۱۷
۱۹	آسانی پنیم گورکھی	۷۴	۲۹	تعلیمات دینی اور	۱۱۸
۲۰	جماعت انہوں کے عقائد حالات اور	۷۵	۳۰	تعلیمات دینی اور	۱۱۹
۲۱	تالیف آن محمد زبان بندھی	۷۶	۳۱	تعلیمات دینی اور	۱۲۰
۲۲	اسلامی اصول کی تلاشی اور	۷۷	۳۲	تعلیمات دینی اور	۱۲۱
۲۳	درمیان اور	۷۸	۳۳	تعلیمات دینی اور	۱۲۲
۲۴	کشتی نوح اور	۷۹	۳۴	تعلیمات دینی اور	۱۲۳
۲۵	عقائد اہل باطن اور	۸۰	۳۵	تعلیمات دینی اور	۱۲۴
۲۶	مباحات مسعود اور	۸۱	۳۶	تعلیمات دینی اور	۱۲۵
۲۷	اسرار و الحوائج اور	۸۲	۳۷	تعلیمات دینی اور	۱۲۶
۲۸	سنت نبوت کی حقیقت	۸۳	۳۸	تعلیمات دینی اور	۱۲۷
۲۹	سیرت النبی لٹریچر مرزا	۸۴	۳۹	تعلیمات دینی اور	۱۲۸
۳۰	رضیہ الہیوں	۸۵	۴۰	تعلیمات دینی اور	۱۲۹
۳۱	کلام محمد اور	۸۶	۴۱	تعلیمات دینی اور	۱۳۰
۳۲	حضرت شیخ کبیر اور	۸۷	۴۲	تعلیمات دینی اور	۱۳۱
۳۳	نظام نو انگریزی	۸۸	۴۳	تعلیمات دینی اور	۱۳۲
۳۴	القرآن	۸۹	۴۴	تعلیمات دینی اور	۱۳۳
۳۵	عقائد اہل باطن اور	۹۰	۴۵	تعلیمات دینی اور	۱۳۴
۳۶	اسلام کا اقتصادی نظام انگریزی	۹۱	۴۶	تعلیمات دینی اور	۱۳۵
۳۷	سیرت طیبہ سے روشنی اور	۹۲	۴۷	تعلیمات دینی اور	۱۳۶
۳۸	اسلامی غلام انگریزی	۹۳	۴۸	تعلیمات دینی اور	۱۳۷
۳۹	تعلیمات دینی اور	۹۴	۴۹	تعلیمات دینی اور	۱۳۸
۴۰	تعلیمات دینی اور	۹۵	۵۰	تعلیمات دینی اور	۱۳۹
۴۱	تعلیمات دینی اور	۹۶	۵۱	تعلیمات دینی اور	۱۴۰
۴۲	تعلیمات دینی اور	۹۷	۵۲	تعلیمات دینی اور	۱۴۱
۴۳	تعلیمات دینی اور	۹۸	۵۳	تعلیمات دینی اور	۱۴۲
۴۴	تعلیمات دینی اور	۹۹	۵۴	تعلیمات دینی اور	۱۴۳
۴۵	تعلیمات دینی اور	۱۰۰	۵۵	تعلیمات دینی اور	۱۴۴

۱۱۳